ما قلّ و دلّ خیر ممّا کثر و الہیٰ

سبحان اللہ وبحمدہٖ

اردو دیوان غالب کی شرح

بطرز تازہ و پاکیزہ مفید منتہیان

جسکا تاریخی نام ہے

وثوق صراحت

جسکو

دبستانِ سخنوری کے اوستاد کامل حضرت مولانا مولوی
محمد عبد العلی المتخلّص والہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے تصنیف فرمایا

باہتمام زبیر علی مہتمم مطبع

مطبع نامی فخر نظامی واقع حیدرآباد دکن میں طبع ہوی
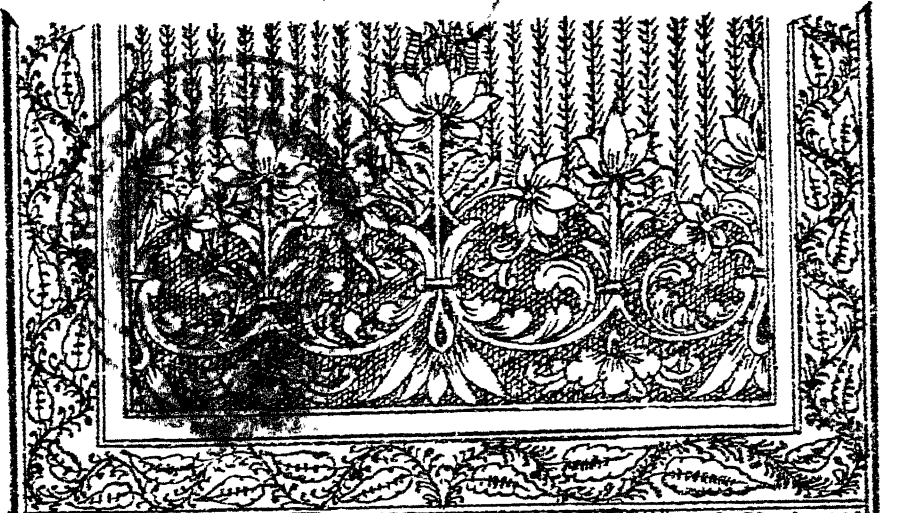
بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

ظاہر ہو کہ اس خاکسار کے والد مرحوم جب نظام کالج مین بی۔اے
کلاس کو اردو دیوان مرزا غالب دہلوی کا پڑہاتے تھے تو آسکے اُن
مقامات پر جنکو شرح طلب جانتے تھے اور ایسے مشکلات پر جنکو حل کے قابل
سمجھتے تھے شرح اور حل لکھدئے تھے۔ چاہتے تھے کہ نظر ثانی کے بعد
امیر ذی توقیر ارسطوی زمن قدردان علم و فن جامع امارت و فضیلت مستغنی
عن الالقاب عالیجناب **نواب عماد الملک بہادر ناظم تعلیمات**
ادام اللہ اقبالہ و اجلالہ کے جناب فیض مآب مین اس شرح کو پیش کرین
لیکن قضا را مرض دق سے بیمار ہو کر اس جہان فانی سے عالم باقی کیطرف

انتقال کر گئے لہذا یہہ ارادہ پورا نہوا۔ اگرچہ اس شرح پر نظرِ ثانی نہین
کی گئی لیکن نظرِ اوّل ہی مین جو کچھہ لکہا ہے نہایت غنیمت اور قابلِ قدر ہے
کیونکہ ایک فردِ کامل۔ سخنگو۔ سخندان۔ سخن فہم۔ اور مسلم الثبوت استاد
کی تصنیف ہے۔ اختصار کے ساتھہ دقایق کو اسطرح بیان فرمایا ہے
کہ مقصودِ قایل فوت نہو۔ کہین فوراً۔ کہین کچھہ توضیح و تامّل سے طالب العلم
کے ذہن نشین ہو جاے۔ حضرتِ مرحوم کی یہہ عادت تھی
کہ شرح کو بلا ضرورت ہرگز طول نہین دیتے تھے اور فرماتے تھے
کہ شرح مختصرِ مفید ہونی چاہئے۔

اب مجھکو جو مرحوم کے دیوان اور انشا کے چھپوانے سے
فرصت ملی تو اس شرح کو بھی صاف لکھکر اور اسکا تاریخی نام
وثوقِ صراحت رکھکر بغرضِ افادہ چھپوایا۔ امید ہے
کہ مقبولِ خاص و عام ہوگی فقط

الراقم

محمد عبد الواجد عفی عنہ

قطعہ تاریخیہ بزبان عالیشان فارسی در مرثیہ ملک الشعرای واقعی حضرت
مولانا مولوی محمد عبدالعلی والہ مرحوم از کلام بلاغت نظام
مخزن علوم و معدن فنون شاعر غرّای ہمہ دان مستغنی
عن الالقاب عالیجناب فیض مآب مولانا مولوی محمد عبدالحی
صاحب قبلہ المتخلص بوصف مددگار پیمایش و بندوبست
علاقہ سرکار عالی مدظلہ

بنام یگانہ نامانہ یزدان

والہ تخلص مولوی عبدالعلی	صہر من و عم من و استاد من
گوہر فشان جوہر نشان قدسی مکان	شیوا زبان جادو بیان شیرین سخن
کان ادب جان حسب شان نسب	بدر زمین صدر زمان فخر زمن
در شاعری زیر فلک بی شایبہ	بود ست او فرد فرید اندر دکن
شاعر چنان نادر بود کز آسمان	مدحش رسد صدگونہ چون سلوای من
فکرش چو نیسان ہر زمان گوہر فشان	طبعش روان مانند بحر موجزن
فکرش بگو سرچشمہ آب بقا	طبعش بگو سرچشمہ شہد و لبن

گرفیض او تا ثیر رود در گلستان ق در مهر او تا زان رود اندر چمن
آرد برون لعل بدخش از ناردان آرد بدر مهر درخش از نا رون
گه از دعا گه از اثر راند بیان گه از قضا گه از قدر گوید سخن
حرفش اگر ریزد اثر آرد بدر ق سودا ز سر درد از جگر رنج از بدن
کثرت ز گل ذلت ز ذل شدت ز غل نکهت ز گل حرمت ز مل جوشش ز دن
بر بست تا رخت سفر زین گلستان هرکس چو گل بر تن دریده پیرهن
سوی عدم رفتی چرا ای رهنما در قدسیان شاید شوی استاد فن
باشد بگورت شمع ایمن گلفشان وز رحمت یزدان ترا گردد کفن
وصف حزین بشنید تا این واقعه گردیده یکسر سینه کوب و نوحه زن
برخواند پیش سوگواران سال را با ناله پر درد در بیت الحزن

گشتند اکنون بی سر و پا از قضا
درس و کتب علم و بیان شعر و سخن

سنه ۱۳۱۱ هجری

فقط

ما قل ودل خیر مما کثر والہی

سبحان اللہ وبحمدہ

اردو دیوان غالب کی شرح

بطرز تازہ وپاکیزہ مفید منتہیان

جسکا تاریخی نام ہی

وثوق صراحت

جسکو

دبستان سخنوری کے اوستاد کامل حضرت مولانا مولوی
محمد عبدالعلی المتخلص بہ والہ (رحمتہ اللہ علیہ) نے تصنیف فرمایا

باہتمام وزیر علی مہتمم مطبع

مطبع نامی فخر نظامی واقع حیدرآباد دکن میں طبع ہوی
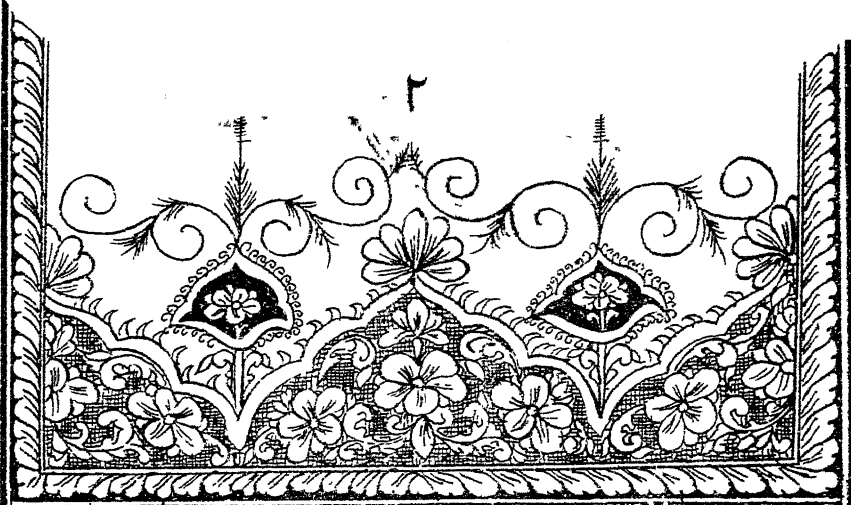
بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف

نقش فریادی ہے کس کی شوخیِ تحریر کا	١	کاغذی ہے پیرہن ہر پیکرِ تصویر کا

پیرہن کاغذی = فریادیون کا لباس جو قدیم مین دستور تھا - یہہ کنایہ ہے عجز و بیچارگی و تظلم و زاری سے -

جذبۂ بے اختیارِ شوق دیکھا چاہیے	٢	سینۂ شمشیر سے باہر ہے دم شمشیر کا

شوق = شوقِ عاشق جو شایقِ قتل ہے -

آشفتگی نے نقشِ سویدا کیا درست	٣	ظاہر ہوا کہ داغ کا سرمایہ دود تھا

پیچ و تابِ دودِ غم سے داغِ سویدا نقش پذیر ہوا ہے تو ظاہر ہوا کہ داغِ سوختہ کا سرمایہ دود تھا جیسے دودِ فتیلۂ چراغ -

تیشے بغیر مر نسکا کوہکن اسد	٤	سرگشتۂ خمارِ رسوم و قیود تھا

یعنی فرہاد اگر خمارِ رسم و قید کا سرگشتہ نہوتا تو بغیر ضرب تیشہ کے مرجاتا یہہ اسکے نقصانِ عشق کی علامت ہے ۔

عشق سے طبیعت نے زیست کا مزا پایا	۵	درد کی دوا پائی دردِ بے دوا پایا

زیست = زندگی جاوید ۔ درد کی دوا پائی = دردِ محرومی کی دوا پائی ۔
دردِ بے دوا پایا = عشق وہ درد ہے جسکی دوا نہین ۔

دوستدار دشمن ہے اعتمادِ دل معلوم	۶	آہ بے اثر دیکھی نالہ نارسا پایا
سادگی و پرکاری بیخودی و ہشیاری	۷	حسن کو تغافل مین جرأت آزما پایا
شوق ہر رنگ رقیب سر و ساماں نکلا	۸	قیس تصویر کے پردے مین بھی عریان نکلا

رقیب = دشمن ۔

زخم نے داد نہ دی تنگئ دل کی یارب	۹	تیر بھی سینۂ بسمل سے پرافشان نکلا

تنگئ دل = تنگئ دل جو تمنای تیر مین تھی ۔

دل حسرت زدہ تھا مائدہ لذت درد	۱۰	کام یاروں کا بہ قدرِ لب و دندان نکلا

اس مائدہ سے کامیابی یاران بقدر اُن کے دہان کے تھی ۔

ہے نوآموز فنا ہمت دشوار پسند	۱۱	سخت مشکل ہے کہ یہہ کام بھی آسان نکلا

یعنی اپنی ہمت دشوار پسند نے باآنکہ نوآموز فنا ہے آسانی سے مرحلۂ فنا کو طے کیا یہہ کام آسانی سے سرانجام پانا بڑی مشکل کی بات ہے کہ ہر ایک سے ہو نہین سکتا

دل مین پھر گریہ نے اک شور اٹھایا غالب	۱۲	آہ جو قطرہ نہ نکلا تھا سو طوفان نکلا

نہ نکلا تھا = بوجہ ضبط نہ نکلا تھا ۔

مجموعۂ خیال ابھی فرد فرد تھا	۱۳	تالیف نسخہ ہاے وفا کر رہا تھا مین

فرد فرد تھا = یعنی مجتمع نہوا تھا کم عمری مین ۔

اس رہگذر مین جلوۂ گل آگے گرد تھا	۱۴	دل تا جگر کہ ساحلِ دریاے خون ہے اب

رہگذرِ مذکور مین جو پیشتر نزاکتِ موفور کے سبب جلوۂ گل باعثِ گردِ کدورت تھا اب عاشقی مین اس دل وجگر کا یہہ حال ہے ۔

استاد فصیحی ؎ پامال دو صد قافلہ خون است درین راہ
آن دیدہ کہ از سایۂ مژگان گلہ دارد ۔ درین راہ = ای راہِ عشق ۔

کشایش کو ہمارا عقدۂ مشکل پسند آیا	۱۵	بہ فیضِ بیدلی نومیدیِ جاوید آسان ہے

عقدۂ مشکل = دلِ باختہ ۔

کہ اندازِ بخون غلتیدن بسمل پسند آیا	۱۶	ہواے سیرِ گل آئینۂ بے مہریِ قاتل

ہواے سیرِ گل = ہواے گلگشتِ قاتل ۔

آئینہ = نمایندہ ۔

بخون غلتیدن = بخون غلتیدن سیرِ گل مین ۔

ہے یہہ وہ لفظ کہ شرمندۂ معنی نہوا	۱۷	دہر مین نقشِ وفا وجہ تسلی نہوا

یعنی وفا لفظ بیمعنی ہے ۔

وہ ستمگر مرے مرنے پہ بھی راضی نہوا	۱۸	مین نے چاہا تھا کہ اندوہ وفا سے چھوٹون

وہ ستمگر مرے مرنے پہ بھی راضی نہوا = کیونکہ اسمین اندوہ وفا سے رہائی تھی -

دل گذرگاہ خیال می وساغر ہی سہی	۱۹	گرنفس جادہ سرمنزل تقوی نہوا

گرنفس جادۂ سرمنزل تقوی نہوا = اگر ہمارا دم باریک راستہ منزل ذکر الٰہی نہوا

ہون ترے وعدہ نکرنےمین بھی راضی کہ کبھی	۲۰	گوش منت کش گلبانگ تسلی نہوا

گلبانگ = آواز -

گوش منت کش گلبانگ تسلی نہوا = تسلی بخش وعدہ کا کبھی کان ممنون نہوا -

کس سے محرومی قسمت کی شکایت کیجے	۲۱	ہم نے چاہا تھا کہ مرجائین سو وہ بھی نہوا

مرجائین = جس سے نجات ملتی آفات سے

نہ آئی سطوت قاتل بھی مانع میرے نالونکو	۲۲	لیا دانتوںمین جوتنکا ہوا ریشہ نیستان کا

دانتون مین تنکا لینا = عاجزی وفروتنی کرنی - زنہار وامان چاہنا -

مری تعمیر مین مضمر ہے اک صورت خرابی کی	۲۳	ہیولی برق خرمن کا ہے خون گرم دہقان کا

ہیولی = مادّہ -

اُگا ہے گھر مین ہرسو سبزہ ویرانی تماشا کر	۲۴	مدار اب کھودنے پر گھاس کے ہے میرے دربان کا

مدار = گذران -

ہنوز اک پرتو نقش خیال یار باقی ہے	۲۵	دل افسردہ گویا حجرہ ہے یوسف کے زندان کا

خیال = تصوّر -

نہین معلوم کس کس کا لہو پانی ہوا ہوگا	۲۶	قیامت ہے سرشک آلودہ ہونا تیری مژگان کا

پانی ہوا ہوگا = بہا ہوگا ۔

نہوگا یک بیابان ماندگی سے ذوق کم میرا	۲۷	حباب موجۂ رفتار ہے نقشِ قدم میرا

یک بیابان = مرادِ کثرت ۔

سراپا رہنِ عشق و ناگزیر الفتِ ہستی	۲۸	عبادت برق کی کرتا ہوں اور افسوس حاصل کا

افسوس = مقتضای عالمِ زندگانی ۔

بقدرِ ظرف ہے ساقی خمارِ تشنہ کامی بھی	۲۹	جو تو دریای مے ہے تو میں خمیازہ ہوں ساحل کا
رنگِ شکستہ صبحِ بہارِ نظارہ ہے	۳۰	یہہ وقت ہے شگفتنِ گلہای ناز کا

رنگ شکستہ = رنگِ شکستہ عاشق کا ۔

گل ہاے ناز کا = گل ہاے نازِ معشوق کا ۔

ہیں بسکہ جوشِ بادہ سے شیشے اچھل رہے	۳۱	ہر گوشۂ بساط ہے سرِ شیشہ باز کا

ہر گوشۂ بساط ہے سرِ شیشہ باز کا = بلحاظ اُچھلنے شیشوں کے ۔

کاوش کا دل کرے ہے تقاضا کہ ہے ہنوز	۳۲	ناخن پہ قرض اس گرہ نیم باز کا

گرہ میں زر باندھنے کی وجہ سے لفظِ قرض مناسب گرہ ہے ۔

بزمِ شاہنشاہ میں اشعار کا دفتر کھلا	۳۳	رکھیو یارب یہہ درِ گنجینۂ گوہر کھلا
گرچہ ہوں دیوانہ پر کیوں دوست کا کھاؤں فریب	۳۴	آستیں میں دشنہ پنہاں ہاتھ میں نشتر کھلا

دشنہ = کٹاری ۔

نشتر = فصدِ دیوانہ کے لئے ہے ۔

مصرع اول	نمبر	مصرع ثانی
گو نہ سمجھون اُسکی باتین گو نپاؤن اُسکا بھید	۳۵	پر یہ کیا کم ہی کہ مجھسے وہ پری پیکر کھلا
کھلا = شگفتہ ہوا -		
منہ نہ کھلنے پر ہے وہ عالم کہ دیکھا ہی نہین	۳۶	زلف سے بڑھکر نقاب اوس شوخ کی منہ پر کھلا
کھلا = خوشنما ہوا - زیب دیا -		
در پہ رہنے کو کہا اور کہکے کیسا پھر گیا	۳۷	جتنے عرصہ مین مرا لپٹا ہوا بستر کھلا
جلد منحرف ہوا - پھر گیا = منحرف ہوا -		
کیون اندھیری ہی شب غم ہی بلاؤنکا نزول	۳۸	آج اُدھر ہی کو رہیگا دیدۂ اختر کھلا
اختر = طالع بد -		
کیا رہون غربت مین خوش جب ہو حوادث کا یہ حال	۳۹	نامہ لاتا ہے وطن سے نامہ بر اکثر کھلا
نامہ لاتا ہے وطن سے نامہ بر اکثر کھلا = جیسے غدر کے زمانہ مین -		
اسکی امت ہون مین میرے رہین کیون کام بند	۴۰	واسطے جس شہ کی غالب گنبد بیدر کھلا
شہ = سلطان انبیا علیہ السلام - گنبد بے در = آسمان - کھلا = شب معراج مین -		
وان کرم کو عذر بارش تھا عنان گیر خرام	۴۱	گریہ سے یان پنبۂ بالش کف سیلاب تھا
کرم کو = کرم یار کو -		

عنانگیر = روکنے والا -

خرام = رفتار -

عنانگیر خرام = روکنے والا رفتار کا -

قایل سنے (گراُن کو) کی جگھہ (کرم کو) کہاہے تاکہ مقصود مین تعقید معنوی ہو

یان سر پر شور بیخوابی سے تھا دیوار جو	۴۲	وان وہ فرق ناز محو بالش کمخواب تھا

دیوار جو = ٹکرانے -

یان نفس کرتا تھا روشن شمع بزم بیخودی	۴۳	جلوۂ گل وان بساط صحبت احباب تھا

جلوۂ گل الخ = بستر گل پر یار مصحبت یاران تھا یا یون کہیے محبوب ہم صحبت احباب تھا

ناگہان اس رنگ سے خونابہ ٹپکانے لگا	۴۴	دل کو ذوق کاوش ناخن سے لذت یاب تھا

خونابہ = اشارہ ہے طرف دوسری غزل کے -

ناخن = ناخن درد عشق -

نالۂ دل مین شب انداز اثر نایاب تھا	۴۵	تھا سپند بزم وصل غیر گو بیتاب تھا

دل اس بزم کا سپند سا جلرہا تھا اگر نالہ اسکا با اثر ہوتا تو سپند اپنی بزم وصل کا ہوتا جیسے غزل سابق سے واسوخت کا حال روشن ہے -

مقدم سیلاب سے دل کیا نشاط آہنگ ہے	۴۶	خانۂ عاشق مگر ساز صدای آب تھا

آہنگ = الاپ -

کچھہ نکی اپنی جنون نارسا نے ورنہ یان	۴۷	ذرہ ذرہ روکش خورشید عالم تاب تھا

کچھ نکی = کچھ رسائی نکی -

جنون = عشق -

روکش = مقابل -

یاد کرو وہ دن کہ ہر اک حلقہ تیرے دام کا	۴۸	انتظار صید مین اک دیدۂ بے خواب تھا

حلقہ = مشبہ -

دام = زلف -

دیدۂ = مشبہ بہ -

ایک ایک قطرہ کا مجھے دینا پڑا احساب	۴۹	خون جگر ودیعت مژگان یار تھا

ودیعت مژگان یار = امانت یار کے مژگان کی -

اب مین ہون اور ماتم یک شہر آرزو	۵۰	توڑا جو تونے آئینہ تمثال دار تھا

میرے آئینۂ دل مین تیری صورت تھی جس سے ہزارون آرزوئین زندہ تھین آئینہ دل جو ٹوٹ گیا تو وہ صورت مٹ گئی آرزوئین مردہ ہو گئین -

گلیوئین میری نعش کو کھینچے پھرو کہ مین	۵۱	جان دادۂ ہوائے سر رہگذار تھا

رہگذار = رہگذر محبوب یا مطلق محبوبان -

موج سراب دشت وفا کا نہ پوچھ حال	۵۲	ہر ذرہ مثل جوہر تیغ آبدار تھا

ذرہ ذرہ اس دشت کا نمایش جوہر آبدار تیغ رکھتا تھا یعنے سامان قتل و بلا کی تھا نہ سامان کامیابی -

کم جانتے تھے ہم بھی غم عشق کو پر اب	۵۳	دیکھا تو کم ہوے پہ غم روزگار تھا

غم روزگار برابر غم مذکور تھا ۔

بسکہ دشوار ہے ہر کام کا آسان ہونا	۵۴	آدمی کو بھی میسر نہیں انسان ہونا

انسان ہونا = سیرتِ انسانی کا پیدا کرنا ۔

لیگئے خاک مین ہم داغ تمنای نشاط	۵۵	تو ہو اور آپ بصد رنگ گلستان ہونا

گلستان ہونا = باغ باغ ہونا ۔

عشرتِ پارۂ دل زخم تمنا کھانا	۵۶	لذتِ ریشِ جگر غرقِ نمکدان ہونا

عشرت پارۂ دل = سوال ۔

زخم تمنا کھانا = جواب ۔

لذتِ ریش جگر = سوال ۔

غرق نمکدان ہونا = جواب ۔

شب خمارِ شوقِ ساقی رستخیز اندازہ تھا	۵۷	تا محیطِ بادہ صورت خانۂ خمیازہ تھا

رستخیز اندازہ = قیامت کی مانند ۔

یک قدم وحشت سے درسِ دفتر امکان کھلا	۵۸	جادہ اجزای دو عالم دشت کا شیرازہ تھا

جادہ اجزاے دو عالم دشت کا شیرازہ تھا = جادہ لازم صحرا اور صحرا کو وحشت لازم ہے ۔

مانع وحشت خرامی ہای لیلی کون ہے	۵۹	خانۂ مجنونِ صحرا گرد بے دروازہ تھا

خانۂ مجنون صحرا گرد = وہ خانۂ صحرا جسمین مجنون پھرا کرتے تھے -

پوچھ مت رسوائی انداز استغنای حسن	۶۰	دست مرہون حنا رخسار رہن غازہ تھا

رسوائی انداز استغنای حسن = رسوائی عاشق با استغنای معشوق حنا اور غازہ کے سبب کہ اون دونون کو بوسہ دے نہین سکتے بلحاظ بگڑنی رنگ کے

نالۂ دل نے دئے اوراق لخت دل بباد	۶۱	یادگار نالہ اک دیوان بے شیرازہ تھا
دوست غمخواری مین میری سعی فرماوینگے کیا	۶۲	زخم کے بھرنے تلک ناخن نہ بڑھ جاوینگے کیا

غمخواری = التیام زخم کے لئے ناخن کٹوانے مین جو سعی کی ہے یہی غمخواری ہے -

بے نیازی حد سے گذری بندہ پرور کب تلک	۶۳	ہم کہین گے حال دل اور آپ فرماوینگے کیا

بے نیازی = استغنای معشوق -

حضرت ناصح گر آوین دیدہ و دل فرش راہ	۶۴	کوئی مجھکو یہہ تو سمجھا دو کہ سمجھاوینگے کیا

دیدہ و دل اپنا -

فرش راہ اُسنکے -

سمجھاوین گے کیا مجھے -

آج وان تیغ و کفن باندھے ہوی جاتا ہون مین	۶۵	عذر میرے قتل کرنے مین وہ اب لاوینگے کیا

عذر میرے قتل کرنے مین وہ اب لاوینگے کیا = کیونکہ سامان شہادت موجود ہے -

گر کیا ناصح نے ہم کو قید اچھا یون سہی	۶۶	یہ جنون عشق کے انداز چھٹ جاوینگے کیا

انداز = قصد - ارادے -

خانہ زادِ زلف ہین زنجیر سی بھاگین گے کیون	۶۷	ہین گرفتارِ وفا زندان سی گھبراوینگے کیا

گرفتارِ وفا = زندانی وفا -

ہے اب اس معمورہ مین قحطِ غمِ الفت اسد	۶۸	ہمنے یہ مانا کہ دلّی مین رہین کھاوینگے کیا

معمورہ = دلی -

قحطِ غمِ الفت = غمِ عشقبازی کی قحط سالی -

یہ نہیں تھی ہماری قسمت کہ وصالِ یار ہوتا	۶۹	اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا

یہی انتظار ہوتا = الانتظار اشد الموت -

ترے وعدہ پر جئے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا	۷۰	کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا

جان جھوٹ = وعدۂ مذکور کو -

کہ = کیونکہ

اگر اعتبار ہوتا = اس وعدہ کا -

تری نازکی سے جانا کہ بندھا تھا عہد بودا	۷۱	کبھی تو نہ توڑ سکتا اگر استوار ہوتا

بودا = سست -

اگر استوار ہوتا = عہد مذکور -

یہ کہان کی دوستی ہے کہ بنے ہین دوست ناصح	۷۲	کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غمگسار ہوتا

کاش چارہ جو ہمارے ہوتے عاشقی مین اور وصالِ یار مین ہماری غمخواری

کرتے تدبیر سے ۔

غم اگرچہ جان گسل ہے یہ کہان بچین کہ دل ہے	۷۳	غمِ عشق گر نہوتا غمِ روزگار ہوتا

غم = غمِ عشق ۔
دل ہے = کوئی نہ کوئی غم اسکو ہوا ہی کرتا ہے ۔

کہون کس سے مین کہ کیا ہے شبِ غم بری بلا ہے	۷۴	مجھے کیا برا تھا مرنا اگر ایک بار ہوتا

مجھے کیا برا تھا مرنا اگر ایکبار ہوتا = غمِ فراق کی شب مین بلکہ مر مر کے اس رات مین جینا ہے ۔
شبِ غم = شبِ غمِ فراق ۔

ہوے مر کے ہم جو رسوا ہوے کیون نہ غرقِ دریا	۷۵	نہ کبھی جنازہ اُٹھتا نہ کہین مزار ہوتا

ہوے مر کے ہم جو رسوا = عشق مین ۔

اوسے کون دیکھ سکتا کہ یگانہ ہے وہ یکتا	۷۶	جو دوئی کی بو بھی ہوتی تو کہین دوچار ہوتا

دو آنکھین چار ہونا = کنایہ ہے ملاقات سے ۔

ہوس کو ہے نشاطِ کار کیا کیا	۷۷	نہو مرنا تو جینے کا مزا کیا

مرنا = فدا ہونا ۔
نہو مرنا تو جینے کا مزا کیا = فدا ہونا یار پر یا یہ کہ مر جائین تو ہوس کی بازیون سے رہائی ہو ۔ اوسوقت زندگی کا ثمرہ پایا ۔

تجاہل پیشگی سے مدعا کیا	۷۸	کہان تک اے سراپا ناز کیا کیا

کیا کیا = انجان بنکے بار بار پوچھنا -

نوازش ہای بیجا دیکھتا ہون	۷۹	شکایت ہای رنگین کا گلا کیا

نوازش ہای بیجا = بہ نسبت غیرون کے تمھاری بیجا نوازشین -
شکایت ہای رنگین کا گلا کیا = اپنی گفتگوے گلہ رنگین کا گلہ کیجیے -

نگاہ بے محابا چاہتا ہون	۸۰	تغافل ہای تمکین آزما کیا

بے محابا = بے تامل و لحاظ

تغافل = انجان ہو جانا - آنکھین چرانی -

تمکین آزما = صبر کو آزمانیوالے عاشق کے -

فروغ شعلۂ خس اک نفس ہے	۸۱	ہوس کو پاس ناموس وفا کیا

فروغ شعلۂ خس اک نفس ہے = تمثیل ہوس کی ہے -
ہوس کو پاس ناموس وفا کیا = یہہ پاس عشق کو ہوتا ہے یعنے
عاشق وفادار ہوتے ہین نہ بوالہوس -

نفس موج محیط بیخودی ہے	۸۲	تغافلہای ساقی کا گلا کیا

محیط = محیط شراب -

تغافلہای ساقی کا گلا کیا = تغافلہای ساقی سے جو بیخودی ہمین ہوی وہ
بمنزلۂ نشۂ شراب ہے پس ساقی کے شراب نہ دینے کا کیا گلہ -
دوسری توجیہ ساقی کی چشم مستانہ نے ہمین مست کر دیا ہے اس حالت کو دیکھ کر

وہ ہمین مے نہ دے تو کیا گلہ۔

دماغ عطر پیراہن نہیں ہے	۸۳	غم آوارگیہاے صبا کیا

اپنے یوسف کے پیرہن کی بو بسبب آوارگی صبا اگر ہم تک نہ پہونچی تو اچھا ہوا کہ دماغ اس عطر کے سونگھنے کا ہمین نتھا۔

دل ہر قطرہ ہے ساز انا البحر	۸۴	ہم اُسکے ہین ہمارا پوچھنا کیا

دل ہر قطرہ ہے ساز انا البحر = ہر ایک قطرہ کے دل سے انا البحر کا نغمہ نکل رہا ہے۔

ہمارا پوچھنا کیا کہ ہم کون ہین۔

محابا کیا ہے مین ضامن اِدہر دیکھ	۸۵	شہیدانِ نگہہ کا خونبہا کیا

مین ضامن کہ خونبہا کا طلبگار تیرے شہیدانِ نگہ سے کوئی نہو گا۔

سن اے غارتگرِ جنسِ وفا سن	۸۶	شکستِ قیمتِ دل کی صدا کیا

جنسِ وفا کنایہ ہے دل سے۔

یہہ بات سن لے کہ قیمتِ دل کی شکست آواز نہین رکھتی پس اسکو نہ توڑ اور جنسِ وفا کی غارتگری نکر۔ یا یہہ کہ شکستِ مذکور کی صدا پکارے کیا کہتی ہے۔؟ یہہ کہتی ہے کہ ای غارتگر جنسِ وفا ہماری آواز سن اور ہماری ضعیف نالی پر رحم کر۔

کیا کس نے جگرداری کا دعوی	۸۷	شکیبِ خاطرِ عاشق بھلا کیا

کس عاشق نے دلاوری کا دعوی صبر کرنے مین کیا ہے۔

ع زعشق تا بصبوری ہزار فرسنگ است -

یہہ قاتل وعدۂ صبر آزما کیون	٨٨	یہ کافر فتنۂ طاقت ربا کیا

قاتل = منادیٰ یا ایسا قاتل - مصرع ثانی بھی بدستور -

درخورِ قہر و غضب جب کوئی ہم سا نہوا	٨٩	پھر غلط کیا ہے کہ ہم سا کوئی پیدا نہوا

پھر غلط کیا ہے = یعنے یہہ دعویٰ صحیح ہے -

سب کو مقبول ہے دعویٰ تری یکتائی کا	٩٠	روبرو کوئی بتِ آئینہ سیما نہوا

روبرو = مقابل تیرا -

کم نہین نازشِ ہمنامیٔ چشمِ خوبان	٩١	ترا بیمار برا کیا ہے گر اچھا نہوا

ہمنامیٔ چشمِ خوبان = یعنے چشمِ بیمار کا ہمنام ہونا -

سینہ کا داغ ہے وہ نالہ کہ لب تک نگیا	٩٢	خاک کا رزق ہے وہ قطرہ کہ دریا نہوا

سینہ کا داغ ہے = باعثِ آزارِ سینہ ہے -

دریا نہوا = دریا سے جا نملا - یعنی اپنی اصل سے جدا ہوا سو خاک مین مل گیا -

نام کا میرے ہے جو دکھ کہ کسی کو نملا	٩٣	کام مین میرے ہے جو فتنہ کہ برپا نہوا

نام کا میرے ہے = خبر مقدم -

دُکھ = رنج

کام مین میرے = فکر کارین میرے -

ہر بُنِ مُو سے دمِ ذکر نہ ٹپکے خونناب	٩٤	حمزہ کا قصہ ہوا عشق کا چرچا نہوا

دمِ ذکر = وقتِ ذکر جس تذکرۂ عشق سے خونِ خالص ہر بُنِ مُو سے نہ ٹپکے وہ امیر حمزہ کا داستان ہے نہ عشق کی کہانی ۔

قطرہ مین دجلہ دکھائی نہ دیا اور جزو مین کُل	۹۵	کھیل لڑکون کا ہوا دیدۂ بینا نہوا

دیدۂ بینا نہوا = جو قطرہ مین دریا کو اور جزو مین کُل کو نہ دیکھے وہ دیدہ بازیچہ طفلان ہے

پئے نذر کرم تحفہ ہے شرمِ نارسائی کا	۹۶	بخون غلطیدۂ صد رنگ دعویٰ پارسائی کا

کرم = بخششِ الٰہی ۔

تحفہ ہے شرمِ نارسائی کا = خجلتِ ناتمامی کا ہدیہ ہے ۔

وہ کون ۔ ؟ ۔ یعنی صد رنگ سے خون مین لوٹا ہوا پارسائی کا دعویٰ ۔

نہو حسنِ تماشا دوست رسوا بیوفائی کا	۹۷	بہ مہرِ صد نظر ثابت ہو دعویٰ پارسائی کا

رُسوا بیوفائی کا = بدنام عہدِ دوستی پورا نکرنے کا یا عہدِ پارسائی کو ۔

صد نظر = صد دیدۂ نظّارگی ۔

دعویٰ پارسائی کا = دعویٰ حسنِ تماشا دوست کی پاکدامنی کا کہ محضرِ مذکور سے دعویٰ مزبور ثابت ہے ۔

زکاتِ حسن دے ای جلوۂ بینش کہ مہر آسا	۹۸	چراغِ خانۂ درویش ہو کاسہ گدائی کا

کاسہ گدائی کا = یعنی دیدہ دریوزہ گرِ دیدار ۔

نمارا جانکر بیجرم غافل تیری گردن پر	۹۹	رہا مانندِ خونِ بیگنہ حق آشنائی کا

نمارا = قتل نکیا ۔

جانگزیجرم = مجھکو بیگنہ جانکے -

غافل = اے غافل

حق آشنائی کا = حقِ عاشقی جو مقتضیٔ قتل تھا خون بیگنہ کی مانند تیری گردن پر رہگیا

تمنای زبان محوِ سپاسِ بیزبانی ہی	۱۰۰	مٹا جس سے تقاضا شکوہ بیدست وپائی کا

تمنای زبان = تقاضای مذکورِ ما بعد -

بیدست وپائی = ہماری بیدست وپائی مقتضی تمہاری تشریف آوری کی تھی بارے - ہماری بیزبانی نے یہہ تقاضا بھی کرنے ندیا اور بیزبانی کی سپاسگذار ہماری تمنای زبان ہے -

دہانِ ہر بتِ پیغارہ جو زنجیرِ رسوائی	۱۰۱	عدم تک بیوفا چرچا ہی تیری بیوفائی کا

حلقۂ دہان ہر ایک بُتِ طعنہ جو کا باہم مِل کے زنجیرِ رسوائی ہو گیا اس مصرع کے موافق ع حلقہ بر حلقہ چو افزود ہمان زنجیر ست -

لفظِ عدم مراعاتِ دہن ہے -

وہی اک بات ہی جو یان نفس وان نکہتِ گل ہی	۱۰۲	چمن کا جلوہ باعث ہی مری رنگین نوائی کا
ندی نامہ کو اتنا طول غالب مختصر لکھدی	۱۰۳	کہ حسرت سنج ہون عرضِ ستمہای جدائی کا

ہون = متکلم -

حسرت سنج ہون عرضِ ستمہای جدائی کا = جن حسرتون کا بیان ہو نہیں سکتا

دل کو ہم صرفِ وفا سمجھی تھی کیا معلوم تھا	۱۰۴	یعنے یہ پہلے ہی نذرِ امتحان ہو جائیگا

صرف وفا سمجھے تھے = وفا مین پایداری کریگا سمجھے تھے -

پہلے ہی نذر امتحان ہو جائیگا = امتحان وفا کے ابتدا ہی مین اس کا کام تمام ہوجائیگا

گر نگاہِ گرم فرماتی رہے تعلیم ضبط	۱۰۵	شعلہ خس مین جیسے خون رگ مین نہان ہو جائیگا

نگاہِ گرم = نظر مہر -

ہے خبر گرم اُن کے آنے کی	۱۰۶	آج ہی گھر مین بوریا نہوا

بوریا نہوا = بوریا نہوا بچھلانے -

کیا وہ نمرود کی خدائی تھی	۱۰۷	بندگی مین مرا بھلا نہوا

صنم کی بندگی مین اپنی بھلائی جو نہوی گویا صنم کی صاحبی نمرود کی خدائی تھی جس سے پرستارون کا بھلا نہوا -

جان دے دی ہوی اُسی کی تھی	۱۰۸	حق تو یون ہے کہ حق ادا نہوا

حق ادا نہوا = حق ادا نہوا جان کے دینے مین -

رہزنی ہے کہ دل ستانی ہے	۱۰۹	لیکے دل دلستان روانہ ہوا

کہ = کافِ تردید بمعنیٔ یا -

کچھ تو پڑھیے کہ لوگ کہتے ہین	۱۱۰	آج غالب غزلسرا نہوا

کچھ تو پڑھیے = کچھ تو پڑھیے حدیث نفس -

گلہ ہے شوق کو دل مین بھی تنگیٔ جا کا	۱۱۱	گہر مین محو ہوا اضطراب دریا کا
ہنوز محرمیٔ حسن کو ترستا ہون	۱۱۲	کرے ہے ہر بُنِ مو کام چشمِ بینا کا

کرے ہے = باآنکہ کرے ہے ۔

فلک کو دیکھکے کرتا ہون اُسکو یاد اسد ۱۱۳ جفا مین اُسکی ہے انداز کارفرما کا

کارفرما فلک ٹھہرا اور کارکن محبوب یا بالعکس ۔ توجیہ ثانی مین مبالغہ زیادہ ہے

قطرۂ مے بسکہ حیرت سے نفس پرور ہوا ۱۱۴ خطِ جامِ مے سراسر رشتۂ گوہر ہوا

حیرت سے = حیرت سے لبِ محبوب کی ۔

اہلِ بینش نے بحیرت کدۂ شوخیٔ ناز ۱۱۵ جوہرِ آئینہ کو طوطیٔ بسمل باندھا

ناز کی شوخی سے حیرت مُبدّل باضطراب ہو گئی ۔ تو جوہرِ آئینہ طوطیٔ مذبوح کے مانند تڑپھ رہے ہین ۔

یاس و امید نے یک عربدہ میدان مانگا ۱۱۶ عجزِ ہمت نے طلسمِ دلِ سائل باندھا

چونکہ دل سائل طلسم یاس و امید ہے اور سوال کی بنا پستِ ہمتی پر ہے اسلئے سائل کے دل کو جنگ گاہِ امید و یاس کہا ہے ۔

نہ بندھے تشنگیٔ ذوق کے مضمون غالب ۱۱۷ گرچہ دل کھول کے دریا کو بھی ساحل باندھا

نہ بندھی = باندھی نگئے ۔

یعنے تشنگیٔ شوق یہان تک ہے کہ جس کے مقابل دریا بمثابہ ساحل ہے ۔

بے مُے کسے ہے طاقتِ آشوبِ آگہی ۱۱۸ کھینچا ہے عجزِ حوصلہ نے خطِ ایاغ کا

بے خونِ دل ہے چشم مین موجِ نگہ غبار ۱۱۹ یہہ میکدہ خراب ہے مُے کے سراغ کا

باغِ شگفتہ تیرا بساطِ نشاطِ دل ۱۲۰ ابرِ بہار خمکدہ کس کے دماغ کا

تیرا باغِ شگفتہ یعنے گلزارِ حسن ہمارا بساطِ نشاطِ دل ہے۔ ابرِ بہار کی میکشی سے ہمارا دماغ تر و تازہ نہین ہوتا۔

وہ مرے چینِ جبین سے غمِ پنہان سمجھا | ۱۲۱ | رازِ مکتوب بہ بے ربطیٔ عنوان سمجھا

بیربطیٔ عنوان = عنوانِ نامربوط یعنے چین جو ضد ہے جبین کشادہ کا۔

یک الف بیش نہین صیقل آئینہ ہنوز | ۱۲۲ | چاک کرتا ہون مین جب سے کہ گریبان سمجھا

صیقل سے جو خط آئینہ پر پڑتا ہے وہ ہوبہو الف کے مانند ہوتا ہے تو خطِ مذکور ابھی الف ہی کی مشق کر رہا ہے۔ ہنوز روز اول ہے۔ مگر چاک گریبان اپنا کہ وہ بھی بصورتِ الف تھا سیکڑون شکلین اُسکی بدل گئین تو معلوم ہوا کہ مشقِ گریبان دری مین آئینہ مبتدی ہے اور حضرت **غالب** کا گریبان منتہی۔

بدگمانی نے نچاہا اُسے سرگرمِ خرام | ۱۲۳ | رخ پہ ہر قطرۂ عرق دیدۂ حیران سمجھا

کیونکہ گرمیٔ مشی عرق آور ہے اور قطرۂ عرق شبیہ دیدۂ حیران عاشق ہے۔

عجز سے اپنے یہ جانا کہ وہ بدخو ہوگا | ۱۲۴ | نبضِ خس سے تپشِ شعلۂ سوزان سمجھا

بدخو = افروختہ و سرکش۔

سفرِ عشق مین کی ضعف نے راحت طلبی | ۱۲۵ | ہر قدم سایہ کو مین اپنی شبستان سمجھا

لف و نشرِ مرتب۔

تھا گریزان مژۂ یار سے دل تا دمِ مرگ | ۱۲۶ | دفعِ پیکانِ قضا اس قدر آسان سمجھا

مگر کہان تک بھاگ سکیے آخر اسی کا کشتہ ہو گیا کیونکہ وہ مژگانِ قضا کا پیکان تھا جس کا دفع کرنا آسان نہین ہے۔

قضا و قدر مراعات النظیر ہے۔

اگر (دفع) کی جگہہ (زخم) بمعنیٔ جراحت ہوتا تو مناسب تھا۔

دل دیا جان کے کیون اسکو وفادار اسدؔ	۱۲۷	غلطی کی کہ جو کافر کو مسلمان سمجھا

جان کے = ایہامِ تناسب۔

پھر مجھے دیدۂ تر یاد آیا	۱۲۸	دل جگر تشنۂ فریاد آیا

دل = مبتدا۔

تشنہ جگر خبر ہے دل کی۔

یعنے دیدۂ تر کی یاد سے دل تشنہ جگر فریاد کا ہوا یعنے رونا پلانا جو لازمہ عاشقی کا ہے پھر تازہ ہوا۔

دم لیا تھا نہ قیامت نے ہنوز	۱۲۹	پھر ترا وقتِ سفر یاد آیا

پھر ترا وقتِ سفر یاد آیا = جسکے یاد آنے سے ہنگامۂ قیامت تازہ ہوا۔

سادگی ہائے تمنا یعنے +	۱۳۰	پھر وہ نیرنگِ نظر یاد آیا

یاد نیرنگ بازیٔ نظر محبوب بتقاضای سادگیٔ عشق ہے کیونکہ جس نیرنگ سے ایکبار آفتین اُٹھا چکے ہین دوبارہ اُسکا خیال کرنا محض نادانی ہوگی۔

عُذرِ واماندگی اے حسرتِ دل	۱۳۱	نالہ کرتا تھا جگر یاد آیا

اے حسرت دل مین نالہ کرتی رہگیا اور عذر رہجانے کا یاد آنا جگر کا ہے کہ اب جگر مین آہ باقی نرہی ۔

زندگی یون بھی گذرہی جاتی	۱۳۲	کیون ترا راہگذر یاد آیا

تیرا راہگذار جس پر میری زندگی کوئی دن بسر ہوئی تھی کیون یاد آگیا جسکے یاد آنے سے اب زندگی کا گذرنا مجھ پر سخت دشوار ہوگیا ہے ورنہ زندگی کسی حال گزرہی جاتی ۔

کیا ہی رضوان سے لڑائی ہوگی	۱۳۳	گھر ترا خلد مین گر یاد آیا

لڑائی ہوگی تکرار پر اس بات کی کہ تیرا گھر بہتر ہے نہ خلد ۔

آہ وہ جرأت فریاد کہان	۱۳۴	دل سے تنگ آکے جگر یاد آیا

دل سے تنگ آنیکی یہہ وجہ کہ پہلے کی مانند دل مین جراتِ فریاد نرہی لیکن جگر کہ جس سے شجاعت کا تعلق ہے یاد آگیا پر کیا فایدہ کہ اب وہ جرات اسمین بھی باقی نرہی ۔

کوئی ویرانی سی ویرانی ہے	۱۳۵	دشت کو دیکھکے گھر یاد آیا

دو پہلو ہین دشت دلکشائی مین گھر جیسا ہے یا اپنا گھر ویرانی مین دشت جیسا ہے ۔

مین نے مجنون پہ لڑکپن مین اسد	۱۳۶	سنگ اٹھایا تھا کہ سر یاد آیا

یعنے اپنے سر کی چوٹ یاد آئی اسلئے طفلی مین مجنون کے سر پر سنگ اندازی نکی گویا لڑکپن سے قایل نے آپکو شوریدہ سر فرض کیا ہے جسکے سبب سنگ

طفلان کا مزہ چکھہ چکا ہے -

ہوئی تاخیر تو کچھہ باعث تاخیر بھی تھا	۱۳۷	آپ آتے تھے مگر کوئی عنان گیر بھی تھا

کوئی = غیر یا رقیب -

عنان گیر = مانع ومزاحم -

تم سے بیجا ہے مجھے اپنی تباہی کا گلا	۱۳۸	اُسمین کچھہ شائبۂ خوبئ تقدیر بھی تھا

شائبۂ خوبئ تقدیر = آمیزش ومیل بدئ مُقدر کا -

تو مجھے بھول گیا ہو تو پتا بتلادون	۱۳۹	کبھی فتراک مین تیرے کوئی نخچیر بھی تھا

کبھی فتراک مین تیرے کوئی نخچیر بھی تھا = کیا تسمۂ شکاربند مین تیرے کوئی شکار بھی تھا - ؟ - یہہ مراد اپنی گرفتاری سے ہے زمانۂ سابق مین -

قید مین ہے ترے وحشی کو وہی زلف کی یاد	۱۴۰	ہان کچھہ اک رنج گرانبارئ زنجیر بھی تھا

ہان کچھہ اک رنج گرانبارئ زنجیر بھی تھا = گرفتارئ یادِ زلف کے علاوہ گرانئ زنجیر کا کسیقدر رنج بھی تھا مگر آن کجا واین کجا -

بجلی اک کوند گئی آنکھون کے آگے تو کیا	۱۴۱	بات کرتے کہ مَین لب تشنۂ تقریر بھی تھا

بجلی = یہہ کنایہ چمک سے دانتون کی ہے بات کرنے مین -

بجلی کو باران لازم ہے - باران تراوشِ تقریر کو قرار دیا ہے جو چارۂ لب تشنگی ہے -

یوسف اُسکو کہون اور کچھہ نکہے خیر ہوی	۱۴۲	گر بگڑ بیٹھے تو مَین لائق تعذیر بھی تھا

کچھ نکہی = مجھے برا نکہا اُس نے -
لائق تعذیر بھی تھا = برا کہنے کے علاوہ سزا کے لائق بھی مین تھا -

دیکھکر غیر کو ہو کیون نہ کلیجا ٹھنڈا	۱۴۳	نالہ کرتا تھا ولے طالب تاثیر بھی تھا

نالہ کرتا تھا غیر کے تقرب سے مگر میرے نالہ کی تاثیر نے اُسکو یار کی نزدیکی سے دُور کردیا -

پیشہ مین عیب نہین رکھئے نہ فرہاد کو نام	۱۴۴	ہم ہی آشفتہ سرون مین وہ جوان میر بھی تھا

ہم آشفتہ سرانِ محبت مین فرہاد پیشہ ور میرِ زمرہ بھی تھا یا جوان مرگیا تھا - دو پہلو مین -

ہم تھے مرنیکو کھڑے پاس نہ آیا نہ سہی	۱۴۵	آخر اُس شوخ کی ترکش مین کوئی تیر بھی تھا

پاس = ایہام بمعنی پاسداری یا نزدیکی یعنی پاس نہ آنا سہی نہوا کیونکہ اس شوخ کی ترکش مین کوئی تیر نہین تھا جو پاس آیا ہوتا -

پکڑے جاتے ہین فرشتونکے لکھے پر ناحق	۱۴۶	آدمی کوئی ہمارا دمِ تحریر بھی تھا

فرشتون = کراماً کاتبین -

لب خشک در تشنگی مردگان کا	۱۴۷	زیارت کدہ ہون دل آزردگان کا

تشنگی مین موے ہوے جو لوگ ہین گویا مین اُنکا لب خشک ہون -
چونکہ مُردے کی زیارت کیا کرتے ہین مین زیارت گاہ ہون اپنے غمگسارانِ آزردہ دل کا -

ہمہ نا امیدی ہمہ بدگمانی ۔ ۱۴۸ ۔ مین دل ہون فریب وفا خوردگان کا

مین بالکل نا امید اور بالکل بدگمان ہون یہہ دو صفتین دل فریب خوردگان وفاے بیوفایان کی ہین گویا مین وہی دل ہون -

تو دوست کسی کا بھی ستمگر نہوا تھا ۔ ۱۴۹ ۔ اورون پہ ہی وہ ظلم کہ مجھہ پر نہوا تھا

حالانکہ وہ ظلم جو اورون پر ہوا تھا مجھہ پر ہونا تھا - تونے بحیلۂ دوستی وہ ظلم جو عین مطلوب میرا تھا مجھہ پر نکیا یہہ محض دشمنی ٹھہری تو حقیقۃً تو میرا بھی دوست نتھا اگر میرا دوست ہوتا تو وہ ستم جو اورون پر کر رہا ہے پہلے مجھپر کرتا - خلاصہ محبوب کا ظلم زیادہ سے زیادہ بھی ہو مرغوب عاشق صادق ہی -

چھوڑا مہ نخشب کیطرح دستِ قضا نی ۔ ۱۵۰ ۔ خورشید ہنوز اُسکے برابر نہوا تھا

چھوڑا = چھوڑا چاہِ مغرب مین -

توفیق باندازۂ ہمت ہی ازل سے ۔ ۱۵۱ ۔ آنکھون مین ہی وہ قطرہ کہ گوہر نہوا تھا

یعنے آنسو اگر گوہر ہوتا تو صدف مین ہوتا نہ آنکھہ مین پس آنسو علوِّ ہمت سے گوہر نہوا تو چشمِ مردم یا چشمِ عاشق مین اُسکی جاے ہوی -

جب تک کہ ندیکھا تھا قدِ یار کا عالم ۔ ۱۵۲ ۔ مین معتقدِ فتنۂ محشر نہوا تھا

جب قامتِ یار کا تماشا دیکھا تو ہنگامہ محشر کا معتقد ہوا اور ایمان لایا کہ فتنۂ محشر برحق ہے - یہہ ندیکھے تک دہریون کے مانند منکرِ قیامت تھا -

مین سادہ دل آزردگیٔ یار سے خوش ہون ۔ ۱۵۳ ۔ یعنے سبقِ شوق مکرر نہوا تھا

حالانکہ آزردگی یار کی جو تکرارِ شوق سے پہلے ہوئی محلِ خوشی نتھی کیونکہ یہہ انداز نازِ حُسن کے ہین - تکرارِ مذکور کے بعد وہ آزردگی نرہتی معاملہ دیگر گون ہو جاتا پس میری خرسندی سادہ دلی سے تھی -

دریای معاصی تنک آبی سی ہوا خشک	۱۵۴	میرا سرِ دامن بھی ابھی تر نہوا تھا

میرے دامن کا کنارہ دریای معاصی کا پانی بیکر ہنوز تر بھی نہوا تھا کہ دریاے مذکور خشک ہوگیا -

شب کہ وہ مجلس فروزِ خلوتِ ناموس تھا	۱۵۵	رشتۂ ہر شمع خارِ کسوتِ فانوس تھا

ناموس = شرم وحیا -

مجلس افروزی شمع بسببِ بےپردگی اور رسوائی کے مایۂ آزارِ فانوس تھی -

مشہدِ عاشق سی کوسون تک جو اُگتی ہی حنا	۱۵۶	کسقدر یارب ہلاکِ حسرتِ پابوس تھا

کسقدر عاشق کشتۂ حسرتِ پابوسیٔ معشوق کا تھا کہ جس کے مشہد یعنی قبر سے کوسون تک مہندی کے جھاڑ اوگے ہوے ہین تا بذریعہ حنا ہی مشہد کے پابوسی بعدِ مُردن حاصل ہو -

حاصلِ الفت نہ دیکھا جز شکستِ آرزو	۱۵۷	دل بدل پیوستہ گویا یک لبِ افسوس تھا

جیسے دو لب باہم ملے ہوے اِفسوس کرنے مین جدا ہوتے ہین دل ہای پیوستہ کا بھی یہی حال ہے کہ اُن کے ملاپ مین پھوٹ پڑجاتی ہے -

کیا کہون بیماری غم کی فراغت کا بیان	۱۵۸	جو کہ کھایا خونِ دل بی منتِ کیموس تھا

غم = غم عشق ۔

صاحب کو دل نہ دینے پہ کتنا غرور تھا	۱۵۹	آئینہ دیکھ اپنا سا منہ لیکے رہ گئے

دل نہ دینے پر پشیمان ہوگئے اور اپنے پر آپ فریفتہ و حیران ہوگئے ۔

اُس کی خطا نہیں ہے یہ میرا قصور تھا	۱۶۰	قاصد کو اپنے ہاتھ سے گردن نہ مارئے

پس اپنے ہاتھ سے میری گردن مارئے ۔

جس دل پہ ناز تھا مجھے وہ دل نہیں رہا	۱۶۱	عرضِ نیازِ عشق کے قابل نہیں رہا

میں اظہارِ نیازمندیٔ عاشقی کے لائق نہ رہا کیونکہ وہ دل جس پر مجھے ناز تھا کہ عہدہ برآئے نازِ معشوق کا ہوگا اب وہ دل نہ رہا ۔

ہوں شمعِ کشتہ درخورِ محفل نہیں رہا	۱۶۲	جاتا ہوں داغِ حسرتِ ہستی لئے ہوئے

روشن ہے کہ شمعِ مُردہ کو محفل سے نکالدیتے ہیں ۔

شایانِ دست و بازوئے قاتل نہیں رہا	۱۶۳	مرنے کی اے دل اور ہی تدبیر کر کہ میں

شایانِ دست و بازوئے قاتل نہیں رہا بسبب حقیری اور ناچیزی کے ۔

یاں امتیازِ ناقص و کامل نہیں رہا	۱۶۴	بر روئے شش جہت درِ آئینہ باز ہے

شش جہت کے منہ پر دروازہ آئینہ کا کھلا ہے یعنے آئینہ کے گھر جسکا جی چاہے چلا آئے ۔ یہاں خوب و زشت دونوں برابر ہیں ۔ آئینہ کنایہ ہے دلِ سادہ دلاں یا صاف ضمیران یا روشندلاں سے ۔

غیر از نگاہ اب کوئی حائل نہیں رہا	۱۶۵	وا کر دئے ہیں شوق نے بندِ نقابِ حُسن

حُسن = حسنِ حقیقی یا مجازی -
نگاہ = نگاہِ قاصرِ نظارگیان کہ دیکھنے پر قادر نہین ہے -

گو مین رہا رہینِ ستم ہاے روزگار	۱۶۶	لیکن ترے خیال سے غافل نہین رہا

یعنے مکروہاتِ زمانہ کی قید مین بھی تجھکو نہ بھولا -

دل سے ہواے کشتِ وفا مٹگئی کہ وان	۱۶۷	حاصل سواے حسرتِ حاصل نہین رہا

ہوا = آرزو -

بیدادِ عشق سے نہین ڈرتا مگر اسد	۱۶۸	جس دل پہ ناز تھا مجھے وہ دل نہین رہا

ناز تھا = ناز تھا بیدادِ عشق سہنیکا -
اس مقطع مین مطلع کے مصرعِ آخر کی تضمین ہے -

ذرہ ذرہ ساغرِ میخانۂ نیرنگ ہے	۱۶۹	گردشِ مجنون بہ چشمک ہاے لیلا آشنا
شوق ہے سامان طرازِ نازشِ اربابِ عجز	۱۷۰	ذرہ صحرا دستگاہ و قطرہ دریا آشنا

شوق کی سامان پردازی نے ذرہ اور قطرۂ ضعیف کو صحرا اور دریا تک پہونچا دیا جس والا دستگاہی اور آشنائی پر وہ ناز کرتے ہین - دوسری تقریر - اربابِ عجز ذرہ و قطرۂ ناچیز ہین جنکا سامان بوازِ افتخارِ شوق ہوا اور بوسیلہ اسکے ذرہ صاحبِ جاگیرِ صحرا اور قطرہ دریا کا آشنا ہو گیا - لفظِ آشنا ضدِ بیگانہ و بمعنی شناکنندہ ایہامی لفظ و مناسبِ دریا ہے -

مَین اور اک آفت کا ٹکڑا وہ دلِ وحشی کہ ہے	۱۷۱	عافیت کا دشمن اور آوارگی کا آشنا

اور = عطفِ ملازمہ -

شکوہ سنج رشک ہمدیگر نرہنا چاہئے	۱۷۲	میرزانو مونس اور آئینہ تیرا آشنا

زانو = آئینۂ زانو -

عاشق اور معشوق ایک ہی چیز کے آشنا ہوتے تو رشک ہمدیگر لازم آتا -

کوہکن نقاشِ یک تمثالِ شیرین تھا اسد	۱۷۳	سنگ سی سر مار کر ہووی نہ پیدا آشنا

یعنے فرہاد نے فقط تصویرِ شیرین کو پیدا کیا نہ شیرین کو -

ذکر اُس پری وش کا اور پھر بیان اپنا	۱۷۴	بنگیا رقیب آخر تھا جو رازدان اپنا

پھر = علاوہ - تشہیر -

مے وہ کیون بہت پیتے بزمِ غیر مین یارب	۱۷۵	آج ہی ہوا منظور اُن کو امتحان اپنا

آج ہی جو مین بھی شریکِ بزم ہون -

منظر اک بلندی پر اور ہم بنا سکتے	۱۷۶	عرش سے ادھر ہوتا کاشکے مکان اپنا

منظر = جھروکہ -

دے وہ جسقدر ذلت ہم ہنسی مین ٹالین گے	۱۷۷	بارے آشنا نکلا انکا پاسبان اپنا

اُنکا پاسبان جسقدر ہماری تذلیل کرے ہم ہنسی مین ٹالین گے کیونکہ آشنائی باتون سے آزردہ نہین ہوتے - دوسرے مصرع مین تعقیدِ لفظی ہے

سُرمۂ مفتِ نظر ہون مری قیمت یہہ ہی	۱۷۸	کہ رہے چشمِ خریدار پہ احسان میرا

خریدار کو کوئی چیز مفت ہاتھہ آئے تو وہ احسان پذیر ہوگا پس خریدار پر منت کا

ہونا یہی میری قیمت ہے کہ وہ بے اجرت مجھ سے منفعت پائے ۔

رخصتِ نالہ مجھے دے کہ مبادا ظالم	۱۷۹	تیرے چہرے سے ہو ظاہر غمِ پنہاں میرا

ضبطِ نالہ سے رُک رُک کر میں مر جاؤں اُسوقت میرے غمِ پنہاں کا اثر یعنی یوں مر جانیکا غم تیرے چہرہ سے نمایاں ہو۔

غافل بوہم ناز خود آرا ہے ورنہ یاں	۱۸۰	بے شانۂ صبا نہیں طرہ گیاہ کا

محبوبانِ طناز اپنی خود آرائی پر غافلانہ ناز کر رہے ہیں وِالّا دنیا میں کوئی طرّہ گیاہِ ناچیز کا بے شانہ زنیٔ مشاطہ صبا نہیں ہے جَلَّ قُدْرَتُہٗ ۔

بزمِ قدح سے عیش تمنا نرکھ کہ رنگ	۱۸۱	صیدِ ز دام جستہ ہے اس دامگاہ کا

مجلسِ شراب سے زندگانیٔ خوش کی تمنّا نکر۔ کیونکہ رنگ جو شراب پینے سے چہرہ پر آتا اور نشہ اُترتے ہی اُڑ جاتا ہے دامگاہِ بزمِ قدح کا ایک شکار رمیدہ ہے۔

رحمت اگر قبول کرے کیا بعید ہے	۱۸۲	شرمندگی سے عُذر نکرنا گناہ کا

گناہ کے عُذر نکرنے کو جسکا منشا شرمندگی ہے اگر رحمت قبول کرے تو بعید نہیں ہے

حریفِ جوششِ دریا نہیں خودداریٔ ساحل	۱۸۳	جہاں ساقی ہو تو باطل ہے دعویٰ ہوشیاری کا

حریف = مقابل ۔

خودداری = ضبطِ خود ۔

تجھ سے قسمت میں مری صورتِ قفلِ ابجد	۱۸۴	تھا لکھا بات کے بنتے ہی جدا ہو جانا

بات کا بننا مراد ترتیب حروف ابجد سے ہے قفل مذکور پر ۔

دل سے مٹنا تری انگشتِ حنائی کا خیال	۱۸۴	ہو گیا گوشت سے ناخن کا جدا ہو جانا

گرنہین نکہتِ گل کو تری کوچہ کی ہوس | ۱۸۶ | کیون ہے گردِ رہ جولانِ صبا ہوجانا

اگر بوے گل کو تیری گلی مین آنے کی آرزو نہین ہے تو اُسکا گردِ راہِ صبا ہوجانا کس سلئے ہے - خوشبو کا گردِ راہِ ہوا ہوجانا کنایہ ہے اسکی ہمراہی سے کمال خاکساری کے ساتھہ -

تاکہ تجھ پر کھُلے اعجازِ ہوای صیقل | ۱۸۷ | دیکھہ برسات مین سبز آئینہ کا ہوجانا

آئینہ = آئینۂ فولادی -

ردیف باے ابجد

پھر ہوا وقت کہ ہو بال کشا موجِ شراب | ۱۸۸ | دے بطِ مے کو دل و دستِ شناموجِ شراب

یہہ غزل صفتِ باران مین بعنوانِ بہاریہ ہے -
پھر ہوا وقت = موسمِ برسات وقتِ میکشی ہے -
بطِ مے = صراحیِ مے بصورتِ بط -

پوچھہ مت وجہ سیہ مستیِ اربابِ چمن | ۱۸۹ | سایۂ تاک مین ہوتی ہے ہوا موجِ شراب

یعنے سایۂ تاک کے اثر سے موجِ ہوا موجِ شراب ہوجاتی ہے - یہی سبب ہے سیہ مستیِ گل و شجر کا - سیاہ رنگ سبز اشجار و سایہ دونون کی مناسبت

جو ہوا غرقۂ مے بختِ رسا رکھتا ہے | ۱۹۰ | سر سے گذرے پہ بھی ہے بالِ ہما موجِ شراب

سر سے گذرنا بہ نسبت شراب کے حد سے تجاوز کرنا نشہ کا ہے - اور بہ نسبت

ہما کے دور ہونا سایۂ ہما کا ہے سر سے - لفظ رسا مناسب مقام ہے -

ہے یہہ برسات وہ موسم کہ عجب کیا ہے اگر | ۱۹۱ | موج ہستی کو کرے فیض ہوا موج شراب

موج ہستی کو کرے فیض ہوا موج شراب = یعنی ہستی کو مستی شراب کی بخشے -

چار موج اُٹھتی ہے طوفان طرب سے ہر سو | ۱۹۲ | موج گل موج شفق موج صبا موج شراب

چار موج = گرداب -

جسقدر روح نباتی ہے جگر تشنۂ ناز | ۱۹۳ | دے ہے تسکین بدم آب بقا موج شراب

جسقدر قوۃ نامیہ یعنی ترقی حسن پر ناز کرنیکی مشتاق ہے اوسیقدر اُسکو موج شراب بدم آب حیات تسکین بخش ہے - شراب باعث آب و تاب حسن اور لازم موسم باران ہے -

موجۂ گل سے چراغان ہے گذرگاہ خیال | ۱۹۴ | ہے تصور مین زبس جلوہ نما موج شراب

جوش و کثرت گل چراغان ہے تو متصور چراغان مذکور کی موج شراب ٹھری بمنزلہ روغن کے -

نشہ کے پردے مین ہے محو تماشاے دماغ | ۱۹۵ | بسکہ رکھتی ہے سر نشو و نما موج شراب

لفظ پردہ مناسب باغ و دماغ مناسب ہے سر نشا و نما کے بطرز ایہام التناسب نشہ و نشو اشتقاق ہے

ایک عالم پہ ہین طوفانی کیفیت فصل | ۱۹۶ | موجۂ سبزۂ نوخیز سے تا موج شراب

کیفیت = چیگونگی - نشہ -

شرح ہنگامۂ ہستی ہے زہے موسم گل | ۱۹۷ | رہبر قطرہ بدریا ہے خوشا موج شراب

شرح ہنگامہ ہستی ہے زہے موسم گل = یعنے برہان حدوث عالم موسم بہار ہے -

عرفی ؎ ای بطبع باغ کون از بہر برہان حدوث طرح رنگ آمیزی از فصل خزان

انداختہ - رہبرِ قطرہ بدریا ہی خوشا موج شراب - قطرہ = وجود آدمی - دریا = خودِ شراب
یا ذاتِ پاکِ جناب باری - رہبر = رہبری باین طریق کہ خودی سے باہر کردے
اور اپنے کو بھلا دے ہے -

ہوش اڑتے ہین مری جلوۂ گل دیکھ کے اسد	۱۹۸	پھر ہوا وقت کہ ہو بال کشا موجِ شراب

مصرع اول مطلع کی تضمین ہے مقطع مین - موج شراب کی بال کشائی کو ہوش کا اڑنا
لازم ہے اور مطلق پرواز کی بال کشائی ملزوم -

ردیف تاے قرشت

افسوس کہ دیدان کا کیا رزق فلک نے	۱۹۹	جن لوگون کی تھی درخورِ عقدِ گہر انگشت

دیدان = بکسر دالِ مہملہ و یاے معروف جمع دودہ بمعنی کرم -

کافی ہے نشانی تری چھلے کا نہ دینا	۲۰۰	خالی مجھے دکھلا کے بوقتِ سفر انگشت

نشانی کا نہ دینا ہی عین نشانی ہے -

رہا گر کوئی تا قیامت سلامت	۲۰۱	پھر اک روز مرنا ہے حضرت سلامت

ایک روز = وہی روزِ قیامت -

علی الرغم دشمن شہیدِ وفا ہون	۲۰۲	مبارک مبارک سلامت سلامت

دشمن = رقیب بیوفا -

نہین گر سر و برگِ ادراکِ معنی	۲۰۳	تماشای نیرنگِ صورت سلامت

نیرنگ = عجائب -

مند گئیں کھولتے ہی کھولتے آنکھیں غالب ۲۰۴ یار لائے مری بالیں پہ اسے پر کسوقت

یار مفعول - لائے کے فاعل احباب - ضمیر راجع یار کیطرف - کسوقت کا بیان
مصرع اول مین ہے - مصرع ثانی کی ترکیب فارسی ہے نہ اردو -

آمد خط سے ہوا ہے سرد جو بازار دوست ۲۰۵ دود شمع کشتہ تھا شاید خط رخسار دوست

شمع کشتہ کنایہ ہے بجھی ہوی شمع حسن سے جسکا دھوان خط ہے اور خط سے گرمی ہنگامہ حسن سرد ہوجاتی ہے -

ای دل نا عاقبت اندیش ضبط شوق کر ۲۰۶ کون لاسکتا ہے تاب جلوۂ دیدار دوست

شوق = شوقِ دیدار -

خانۂ ویران سازی حیرت تماشا کیجیے ۲۰۷ صورت نقش قدم ہون رفتۂ رفتار دوست

جیسے خانۂ ویرانی و پامالی نقش قدم کی بسبب اسکی حیرت کے بیحس و حرکت ہونیکی ہے اسیطرح
مجھ محو رفتار دوست کا حال عالم بیخودی مین ہے یعنے اسکی رفتار سے خانہ
نقش قدم کی مانند میرا خانۂ تن بھی پامال ویرانی ہو رہا ہے -

چشم ما روشن کہ اوس بیدرد کا دل شاد ہے ۲۰۸ دیدۂ پرخون ہمارا ساغر سرشار دوست

ہمارے چشم خون پالا کو دیکھکر - (غیر یون کرتا ہے میری پرسش اسکی ہجر مین)
سے (ہنسکے کرتا ہے بیان شوخئ گفتار دوست) تک قطعہ بند ہے -

جب کہ مین کرتا ہون اپنا شکوۂ ضعف دماغ ۲۰۹ سر کرے ہے وہ حدیث زلف عنبر بار دوست

عنبر مضعف دماغ ہے -

غزل اپنی مجھے جی سے پسند آتی ہے آپ ۲۱۰ ہے ردیف شعر مین غالب زبس تکرار دوست

زلبس تکرار دوست = وجہ پسندیدگی ۔

ردیف جیم عربی

گلشن مین بندوبست برنگ دگر ہی آج	۲۱۱	قمری کا طوق حلقۂ بیرون در ہی آج

آج ہمارا محبوب خوش قامت سیر و تماشا کا باعث غیرت سیر چمن کو آتا ہے اس لیئے قمری کو ممانعت اور اسکا طوق گلو حلقۂ بیرون در ہے ۔

آتا ہے ایک پارۂ دل ہر فغان کیساتھ	۲۱۲	تار نفس کمند شکار اثر ہے آج

اسمین قسمت بد کی شکایت اور فغان کے اثر بالعکس کی حکایت ہے یعنے تار نالہ صید مدعا کا کمند ہونے کے عوض پارۂ دل کا کمند ہے ۔

لو ہم مریض عشق کے بیمار دار ہین	۲۱۳	اچھا اگر نہو تو مسیحا کا کیا علاج

حمایت کی راہ سے پوچھتے ہین ۔ سوال مین دو پہلو ہین ایک یہہ کہ مسیحا کا علاج کچھہ اچھا نہین ۔ دوسرا مسیحا علیہ السلام کو العیاذ باللہ کیا سزا دینی چاہیے مسیحا کی جگہہ طبیبونکا لفظ ہوتو انسب اور مقتضای پاس ادب ہے

ردیف جیم پارسی

نفس نہ انجمن آرزو سے باہر کھینچ	۲۱۴	اگر شراب نہین انتظار ساغر کھینچ

آرزو کو انتظار لازم ہے ۔ مصرع ثانی مین کھینچنا بدو معنی ہے ایک پینا (ایہام) دوسرا اٹھانا ۔ اگر شراب کھینچنے کو نہو اسکے انتظار ہی کو کھینچ ۔

کمال گرمی سعی تلاش دید نپوچھہ	۲۱۵	برنگ خار مرے آئینہ سے جوہر کھینچ

میرے آئینۂ دل کی نہایت گرم رفتاری تلاش دید مین نپوچھہ کہ بیان سے

باہر ہے - جوہر اس آئینہ کے جو کانٹے ہوکے پائے دلمین چبھہ رہے ہین اُنکو کھینچ ڈال - ایسا نہو کہ آتش گرمی رفتار سے یہہ خار رشک جانین -

تجھے بہانۂ راحت ہے انتظار اے دل	۲۱۶	کیا ہے کسنے اشارہ کہ نازِ بستر کھینچ

انتظار کو سکون لازم ہے - سکون کو راحت - راحت کو بستر - اور بستر کا ناز اُٹھانا مراد ہے بستر کی منت اُٹھانے سے حصولِ راحت مین -

تری طرف ہے بحسرت نظارۂ نرگس	۲۱۷	بکوریٔ دل وچشمِ رقیب ساغر کھینچ

تری = خطاب بہ حبیب بقرینہ رقیب - نرگس = جو ساغر بدست ہے بکوریٔ دل وچشم = کنایہ ہے علی الرغم کسی کے کچھہ کام کرنے سے -

بہ نیم غمزہ ادا کرحقِ ودیعتِ ناز	۲۱۸	نیامِ پردۂ زخمِ جگر سے خنجر کھینچ

ودیعتِ ناز خنجر ہے جو نیام مین پردۂ زخمِ جگرِ عاشق کے پنہان ہے - اسکو کھینچ لے اور حق ودیعتِ مذکور کا نیم غمزہ سے ادا کر کیونکہ مطلوب عاشق یہی نیم غمزہ ہے - وہ کشتۂ اسی خنجر بیداد کا ہے نہ خنجر فولاد کا -

مرے قدح مین ہی صہبائے آتش پنہان	۲۱۹	بروئے سفرہ کبابِ دلِ سمندر کھینچ

آتش پنہان = آتشِ دل -

ردیف دال غیر منقوطہ

حسن غمزے کی کشاکش سے چھٹا میرے بعد	۲۲۰	ہارے آرام سے ہین اہلِ جفا میرے بعد

ہارے = بارے (نسخہ)

منصبِ شیفتگی کے کوئی قابل نہ رہا ۲۲۱ ہوئی معزولیٔ انداز و ادا میرے بعد

کوئی = کوئی عاشق -

شمع بجھتی ہے تو اُسمین سے دھوان اُٹھتا ہے ۲۲۲ شعلۂ عشق سیہ پوش ہوا میرے بعد

خون ہے دل خاک مین احوالِ بتان پر یعنے ۲۲۳ اُنکے ناخن ہوے محتاجِ حنا میرے بعد

خاک = قبر - اُن کے ناخن جو خونِ مذکور سے حنائی ہوتے تھے اور محتاجِ حنا نتھی میرے بعد محتاج حنا ہوی -

درخورِ عرض نہین جوہرِ بیداد کو جا ۲۲۴ نگہ ناز ہے سرمہ سے خفا میرے بعد

یہان عرض و جوہر حکمت کی مشہور اصطلاح ایہام تناسب ہے - لفظ جوہر مناسب سنگ - جوہر بیداد کنایہ سرمہ سے ہے یعنے نگاہ ناز معشوق سرمہ سے میرے بعد خفا ہے - کیونکہ جوہر بیداد کے قابل اظہار اب کوئی جاے نہ رہی -

ہے جنون اہلِ جنون کیلئے آغوشِ وداع ۲۲۵ چاک ہوتا ہے گریبان سے جدا میرے بعد

جنون اہلِ جنون سے اور چاک گریبان سے میرے بعد الوداع ہوتے ہین کیونکہ اب دنیا مین کوئی دیوانہ لایقِ صحبت اور کوئی گریبان قابل چاک نہ رہا -

ردیف راے مہملہ

وفورِ اشک نے کاشانہ کا کیا یہہ رنگ ۲۲۶ کہ ہوگئے مرے دیوار و در در و دیوار

دیوار شق ہو کے بصورتِ در ہوگئی اور درِ گل و لاسے بند ہو کر بصورت دیوار ہوگیا -

جو ہے تجھے سرِ سوداے انتظار تو آ ۲۲۷ کہ ہین دکانِ متاعِ نظر در و دیوار

لفظ سودا بمعنی شوقِ مفرط و خریداری کے معنی سے مناسب کان یعنی تجھے سودے کی انتظار
[illegible] کہ خیال ہے تو آج آخر یہ متاعِ نظارہ کی ہو جاے - نظر در و دیوار پر
پڑتی ہے خصوصاً کو [illegible] در و دیوار کی دکان ہے متاعِ نظر کہا - واللہ اعلم

وہ آرہا مرے ہمسایہ مین تو سایہ سے ۲۲۸ ہوے فدا در و دیوار پر در و دیوار

سایہ سے = سایہ سے اُسکے یا سایہ کی مانند -

نپوچھہ بیخودیِ عیشِ مقدمِ سیلاب ۲۲۹ کہ ناچتے ہین پڑے سر بسر در و دیوار

مقدم = آمد -

نہ کہہ کسی سے کہ غالب نہین زمانہ مین ۲۳۰ حریفِ رازِ محبت مگر در و دیوار

اے غالب رازِ عاشقی کسی سے نہ کہہ کیونکہ زمانہ مین حریف یعنے ہمدم اس راز کا
کوئی نہین ہے بجز در و دیوار کے - در و دیوار سے راز کہنا اُنکا [illegible] راز سے ہے

کہتے ہین جب رہی نہ مجھے طاقتِ سخن ۲۳۱ جانون کسی کے دل کی مین کیونکر کہے بغیر

جب رہی نہ مجھے طاقتِ سخن کمالِ ضعف یا نزع مین -

جی مین ہی کچھہ نہین ہے ہمارے وگرنہ ہم ۲۳۲ سر جاے یا رہے نہ رہین پر کہے بغیر

جی = دل -

مقصد ہے ناز و غمزہ ولے گفتگو مین کام ۲۳۳ چلتا نہین ہے دشنہ و خنجر کہے بغیر

گفتگو = شعر و سخن - دشنہ و خنجر = جو تشبیہ ناز و غمزہ مین -

ہر چند ہو مشاہدۂ حق کی گفتگو ۲۳۴ بنتی نہین ہے بادہ و ساغر کہے بغیر

مشاہدہ = یعنے مراقبہ - بادہ = کنایہ شراب معرفت الٰہی جل شانہ سی - ساغر = کنایہ دل عارف سی -

کیون جل گیا نہ تاب رخ یار دیکھکر | ۲۳۵ | جلتا ہون اپنی طاقت دیدار دیکھکر

جلتا ہون = ایہام - سوز و گداز مین ہون یا آتش غم مین جلتا ہون -

کیا آبروے عشق جہان عام ہو جفا | ۲۳۶ | رکھتا ہون تم کو بے سبب آزار دیکھکر

عام ہو جفا = خاص عاشق پر نہو بلکہ اہل ہوس پر بھی ہو - بے سبب = کیونکہ سبب آزار عشق ہی نہ ہوس

آتا ہی میری قتل کو پر جوش رشک سے | ۲۳۷ | مرتا ہون اسکے ہاتھ مین تلوار دیکھکر

جوش رشک = کہ تلوار کو دست بوسی نصیب ہوی نہ مجھے یا رشک اپنا اپنے
نفس پر کہ ایسے قاتل کے مقتول ہوے - مرتا ہون = بے تلوار مارے مرتا ہون -

ثابت ہوا ہے گردن مینا پہ خون خلق | ۲۳۸ | لرزے ہے موج مے تری رفتار دیکھکر

کیونکہ تیری رفتار مستانہ کا سبب شراب ہوی اور اس رفتار سے [illegible] ان کا
خون گردن مینا پر ثابت ہوا اسلیے موج مے بخوف گرفتاری لرزان اور لرزانی موج مے کی عیان ہی -

بکجاتے ہین ہم آپ متاع سخن کی ساتھ | ۲۳۹ | لیکن عیار طبع خریدار دیکھکر

یعنے ہم خود مملوک و بندہ ہو جاتے ہین اپنے خریدار سخن و طلبگار کلام کے
مگر جب خریدار موصوف عیار سخن سمجھ رکھتا ہو والا فلا -

زنار باندھ سبحۂ صد دانہ توڑ ڈال | ۲۴۰ | رہرو چلے ہے راہ کو ہموار دیکھکر

رشتۂ زنار مین ہمواری ہے بخلاف سبحہ کہ اسمین نشیب و فراز ہر قدم پر ہے

ان آبلون سے پاؤن کی گھبرا گیا تھا مین | ۲۴۱ | جی خوش ہوا ہے راہ کو پر خار دیکھکر

جی خوش ہوا ہے راہ کو پُر خار دیکھکر = کیونکہ کانٹون سے آبلے پھوٹ جائینگے -

کیا بدگمان ہے مجھ سے کہ آئینہ مین مرے ۲۴۲ طوطی کا عکس سمجھے ہے زنگار دیکھکر

یعنے بدگمانی میری وابستگی کی کرتا ہے صورت غیر کے ساتھ - زنگار و طوطی مین بوجہ سبزی مشابہت - اور طوطی و آئینہ مین الفت ہے جیسے بلبل و گل مین -

گرنی تھی ہم پہ برق تجلی نہ طور پر ۲۴۳ دیتے ہین بادہ ظرف قدح خوار دیکھکر

ـــــ گرنی تھی ہم پہ برق تجلی = کیونکہ ہم مصداق خر موسیٰ صعق نہوتے -

سر پھوڑنا وہ غالب شوریدہ حال کا ۲۴۴ یاد آگیا مجھے تری دیوار دیکھکر

سر پھوڑنا = تیری دیوار پر سر پھوڑنا -

لرزتا ہے مرا دل زحمت مہر درخشان پر ۲۴۵ مین ہون وہ قطرۂ شبنم کہ ہو خار بیابان پر

فکر خستگی دست مہر سے جو میرے لینے مین متصور ہے میرا دل لرزتا ہے کیونکہ شبنم کو نوک خار پر سے لینا خلش دست رنجگی سے خالی نہوگا -

نہ چھوڑی حضرت یوسف نے یان بھی خانہ آرائی ۲۴۶ سفیدی دیدۂ یعقوب کی پھرتی ہے زندان پر

یعنے یوسف علیہ السلام نے خانۂ زندان کو بھی خانۂ چشم یعقوب کی مانند سفید کیا - دیدۂ یعقوب علیہ السلام جو ہجر یوسف مین روتے روتے سفید ہوگیا تو سفیدی اسکی چونا ہو کے زندان یوسف پر پھر گئی -

فنا تعلیم درس بیخودی ہون اُس زمانہ سے ۲۴۷ کہ مجنون لام الف لکھتا تھا دیوار دبستان

تعلیمِ فنا یافتہ یاد ہندہ درسِ بیخودی کا اُس زمانہ سے ہون کہ قیس دیوارِ مکتب پر ابتدائی مشق لام الف کی جو عبارت کلمۂ لا نفی سے ہے کر رہا تھا - نقطِ فنا و تعلیم و درس و مکتب مناسبِ مجنون - کیونکہ قیس فنا فی اللیلی کے مقام مین اور تعلیم یافتہ مکتب صورت و معنی تھے -

فراغت کس قدر رہتی مجھے تشویش مرہم سے	۲۴۸	بہم گر صلح کرتے پارہاے دل نمکدان پر

تشویش = فکر - نمکدان = جو باعثِ مضرتِ زخم ہے عموماً اور سبب لذتِ جراحت ہے خصوصاً عاشقون کے لئے -

نہین اقلیمِ الفت مین کوئی طومارِ ناز ایسا	۲۴۹	کہ پشتِ چشم سے جسکی نہووے مُہر عنوان پر

اقلیمِ الفت = اقلیمِ عاشقی - طومارِ ناز = طومارِ نازِ معشوقی - پشتِ چشم = کنایۂ تغافل و اغماض و چشم پوشی سے ہے جو لازمِ نازِ معشوقی ہے - چشم کی تشبیہ اس حالت مین مُہر سے ظاہر ہے - دراصل یہہ محاورہ فارسی ہے - کہتے ہین پشتِ چشم دیدن یعنے بے توجہی دیکھنی - بینش کشمیری ؎ غیر پشتِ چشم دیدن حاصلی بینش نداشت ٭ ہمچو ابرو بر سرِ ہر دیدہ منزل داشتم ٭ اسیطرح پشتِ چشم نازک کردن و تنک کردن ناز و اغماض و تغافل کرنا اور آزردگی نازآمیز بیدماغی و رنجش ظاہر کرنی ناز و غرور سے دیکھنا طغرا ؎ چنان پشتِ چشمی تنک کردہ است ٭ کہ رطلِ گران را سبک کردہ است -

مجھے اب دیکھکر ابرِ شفق آلودہ یاد آیا	۲۵۰	کہ فرقت مین تری آتش برستی تھی گلستان پر

یاد آیا کہ وہ ابر شفق آلودہ تھا بادۂ آتش پرستی تھی۔

بجز پرواز شوق ناز کیا باقی رہا ہوگا ۲۵۱ قیامت اک ہوائے تند ہے خاک شہیداں پر

چونکہ قیامت ہنجار ناز یار رفتار ناز سے معشوق کے تشبیہ ہے اسلئے صرصر کی مانند خاک شہیدان عشق پر سے گذرے گی ذرہ ذرہ کو اس خاک کے برباد کر گئی اسطرح کہ خاک مذکور سے کچھ باقی نرہا الا پرواز شوق یعنے رسائی اشتیاق نازکی کہ وہ ایک باقی رہگئی واللہ اعلم۔

نہ لڑ ناصح سے غالب کیا ہوا گر اس نے شدت کی ۲۵۲ ہمارا بھی تو آخر زور چلتا ہے گریبان پر

شدت = سختی۔ ناصح منع عاشقی میں ہم سے جنگ بشدت کریگا تو ہم بھی تنگ آکر اپنے یا ناصح کے گریبان سے شدت کرینگے یعنے زور سے اس کو چاک چاک کرینگے۔

ہے بسکہ ہر اک انکی اشارے مین نشان اور ۲۵۳ کرتے ہین محبت تو گذرتا ہے گمان اور

گمان اور = یہ معلوم کرین کہ یہہ ہمارا عاشق ہے۔ پھر ناز و انداز معشوقانہ ہم سے شروع کرین۔

یارب وہ نہ سمجھے ہین نہ سمجھینگے مری بات ۲۵۴ دے اور دل انکو جو نہ دے مجھکو زبان اور

دے اور دل اُن کو = کہ بات کا ادراک کرسکین۔

ابرو سے ہے کیا اس نگہ ناز کو پیوند ۲۵۵ ہے تیر مقرر مگر اسکی ہے کمان اور

مصرع ثانی یون ہو تو لا ثانی ہوگا مصرع پر اور ہے یہہ تیر اور اوسکی ہے کمان اور۔

تم شہر مین ہو تو ہمین کیا غم جب اُٹھین گے ۲۵۶ لے آئین گے بازار سے جاکر دل و جان اور

جب تم جیسے دلبر جا نربا شہر مین ہو تو ہمین غم اپنی گرفتاری کا کچھ نہین ہے - ہم بازار جائینگے تو نقد دل و جان کشتگان عشق تمھارے لئے اور لے آئینگے - کوئی ہم سے مواخذہ نکریگا کیونکہ معاملہ شہیدان محبت کی بازخواست ہوتی نہین دوسرا - اور بمعنی دیگران یعنے رقیبان لیا جاوے - یعنے جب ہم دنیا سے اُٹھ جائینگے تو ہمین فکر کیا ہے - تمھین دل دینے والے بوالہوس بازار سے دل و جان مول لائینگے - ظاہر ہے یہہ چیزین بازار مین بکتی نہین - اسمین طعن و تعریض ہے واللہ اعلم -

ہرچند سبکدست ہوے بت شکنی مین	۲۵۷	ہم ہین تو ابھی راہ مین ہے سنگ گران اور

یعنے خودشکنی ہنوز نکی اور بت نفس کو نتوڑا -

مرتا ہون اُس آواز پہ ہرچند سر اُڑ جاے	۲۵۸	جلاد کو لیکن وہ کہے جائین کہ ہان اور

کشتہ اُنکی آواز ہان اور کا ہون کہ سر اوڑ جائے تو بھی جلاد سے وہ کہے جاتے ہین کہ اور ہاتھ لگائے جا -

لوگون کو ہے خورشید جہانتاب کا دھوکا	۲۵۹	ہر روز دکھاتا ہون مین اک داغ نہان اور

اک داغ نہان ہے جسکو خورشید گمان کرتے ہین -

لیتا نہ اگر دل تمھین دیتا کوئی دم چین	۲۶۰	کرتا جو نہ مرتا کوئی دن آہ و فغان اور

لیتا = چین لیتا - کرتا = آہ و فغان کرتا -

صفای حیرت آئینہ ہے سامان زنگ آخر	۲۶۱	تغیر آب برجا ماندہ کا پاتا ہے رنگ آخر

یہہ دعوی ہے کہ صفای حیرت آخر کو سامانِ کدورت ہو جاتا ہے - مصرعِ ثانی اسکی دلیل ہے - صفای حیرتِ آئینہ مبدل بزنگ کی تمثیل آب برجا ماندہ سے جو متغیّر ہو جاسے ایک تازہ مضمون ہے -

جنون کی دستگیری کس سے ہو گر ہو نہ عریانی | ۲۶۲ | گریبان چاک کا حق ہو گیا ہے میری گردن پر

جب عریانی دستگیرِ جنون ہے تو بجنونِ گریبان چاک کا حق میری گردن پر ہو گیا ہے - گردن بھی جامہ سے باہر اور ننگی ہوا کرتی ہے اسلیئے مین عریان ہو کے لباس اپنی گردن سے کھینچ کے مجنون کے گلے مین ڈال دیتا ہون کہ وہ گریبان بالا کی گریبان حسبِ لخواہ اپنے چاک کیا جاسے -

برنگِ کاغذِ آتش زدہ نیرنگِ بیتابی | ۲۶۳ | ہزار آئینہ دل باندھے ہے بالِ یک تپیدن پر

نیرنگ یعنے شعبدہ بیتابی بمقدارِ ہزار آئینۂ دل ہر رنگِ کاغذِ آتش زدہ یک بالِ تپش پر باندھے ہے - بالِ تپش تمثیلِ کاغذِ آتش زدہ اور شرار افشانی کا غذِ مذکور تمثیلِ ہزار آئینۂ دل ہے -

فلک سے ہم کو عیشِ رفتہ کا کیا کیا تقاضا ہی | ۲۶۴ | متاعِ بردہ کو سمجھے ہوے ہین قرض رہزن پر

ہم اور وہ بے سببِ رنج آشنا دشمن کہ رکھتا ہی | ۲۶۵ | شعاعِ مہر سے تہمت نگہ کی چشمِ روزن پر

بے سبب رنج = آزردہ بیوجہ ہونیوالا - آشنا دشمن = دشمن اپنے دوست کا - تہمت = بدگمانی -

فنا کو سونپ گر مشتاق ہی اپنی حقیقت کا | ۲۶۶ | فروغِ طالعِ خاشاک ہے موقوف گلخن کا

گلخن = آتشدان حمام -

کہ مشق ناز کر خون دو عالم میری گردن پر	۲۶۷	اسد بسمل ہے کس انداز کا قاتل سے کہتا ہے

اے قاتل موافق اُس انداز دلپسند کے جسکا بسمل اسد ہے ناز کی مشق تو کئے جا
مین جو ترغیب اس قتل کی دلانیوالا ہون دو عالم کا خون میری گردن پر ہوگا تجھپر

تکلف برطرف ملجائیگا تجھ سا رقیب آخر	۲۶۸	ستمکش مصلحت سے ہون کہ خوبان تجھپہ عاشق ہین

پس میرا رقیب جو تجھ سا ہوگا مین اُس سے دل لگاؤنگا اور تجھے مارے رشک کے
اپنے رقیب کا رقیب بناؤنگا - بنا برین مصلحت تیرا ستمکش محبت ہون -

اس مضمون مین ایک نیا انداز واسوخت کی ادا پر ہے -

ہون در پہ ترے ناصیہ فرسا کوئی دن اور	۲۶۹	مٹ جائیگا سر گر ترا پتھر نہ گھسے گا

تیرا سنگ آستان نہ گھسیگا میرا سر تو گھس کے مٹ جائیگا اسلئے ہون
در پہ الخ -

مانا کہ ہمیشہ نہین اچھا کوئی دن اور	۲۷۰	آئے ہو کل اور آج ہی کہتے ہو کہ جاؤن

نہین = نہ ہوگے -

کیا خوب قیامت کا ہے گویا کوئی دن اور	۲۷۱	جاتے ہوئے کہتے ہو قیامت کو ملین گے

اس دن کے سوا جو آج جاتے ہو قیامت کا کوئی دوسرا دن نہین ہے
کہ ہمارے حق مین قیامت عظمی یہی ہے -

کرتا ملک الموت تقاضا کوئی دن اور	۲۷۲	تم کونسے تھے ایسے کھرے داد و ستد کے

تقاضا = تم سے نقدِ جان کا تقاضا ۔

مجھ سے تمہیں نفرت سہی نیّر سے لڑائی	۲۷۳	بچوں کا بھی دیکھا نہ تماشا کوئی دن اور
گذری نہ بہر حال یہ مدت خوش و ناخوش	۲۷۴	کرنا تھا جوانمرگ گذارا کوئی دن اور

قطعہ بند ہے ۔ خوش و ناخوش = نفرت و لڑائی میں ۔

ناداں ہو جو کہتے ہو کہ کیوں جیتے ہیں غالبؔ	۲۷۵	قسمت میں ہے مرنے کی تمنا کوئی دن اور

تمنائے مرگ میں تلخ کامی سے بسر کرنا کوئی دن اور قسمت میں غالب کی ہے ۔

ردیف زای معجمہ

فارغ مجھے نہ جان کہ مانند صبح و مہر	۲۷۶	ہے داغِ عشق زینتِ جیبِ کفن ہنوز

فارغ = بعدِ مردن عشق سے فارغ ۔

ہے نازِ مفلساں زرِ از دست رفتہ پر	۲۷۷	ہوں گلفروشِ شوخیِ داغِ کہن ہنوز

ناز = کہ ہم بھی کبھی ایسے زردار تھے ۔

میخانۂ جگر میں یہاں خاک بھی نہیں	۲۷۸	خمیازہ کھینچے ہے بتِ بیدادفن ہنوز

خاک بھی نہیں = خاک بھی نہیں چہ جائے خون ۔ خمیازہ کھینچے ہے = ہمارے خونِ جگر کی شراب پینے کیلئے انگڑائی لیتا ہے ۔

حریفِ مطلبِ مشکل نہیں فسونِ نیاز	۲۷۹	دعا قبول ہو یا رب کہ عمرِ خضر دراز

ہمارا افسونِ نیاز مدعیٔ مطلبِ مشکل نہیں ۔ عمرِ خضر جو خود دراز ہے ہم دعا گو

اسکے ہین - اس دعا کی قبولیت اور مطلب کی سہولت ظاہر ہے -

نہو بہرزہ بیابان نورد وہم وجود	۲۸۰	ہنوز تیرے تصور مین ہی نشیب و فراز

بیہودہ وہم وجود کا صحرانورد نہو کہ یہہ بیابان پُر از نشیب و فراز ہے - نشیب و فراز کنایہ زمین و آسمان سے ہے - دوسرا یہ تیرا تصور ہنوز ناہموار اور اُس مین پستی و بلندی باقی ہے تو زمین و آسمان کو جو موہوم اور معدوم ہین یا ہونیوالے ہین موجود تصور کرتا ہے -

وصال جلوہ تماشا ہے پر دماغ کہان	۲۸۱	کہ دیجے آئینۂ انتظار کو پرداز

جلوہ تماشا = تماشا جلوۂ جمال کا دکھانے والا - پرداز = بدالِ مہملہ صیقل -

ہر ایک ذرۂ عاشق ہے آفتاب پرست	۲۸۲	گئی نہ خاک ہوئ پر ہوائے جلوۂ ناز

ایک ایک ذرہ ذرۂ خاکِ عاشق آفتابِ جلوۂ نازِ معشوق کا پرستار ہے - ذرات کا آفتاب پرست ہونا یعنے ہوای مہر مین پرواز کرنا آشکار رہے -

نپوچھہ وسعتِ میخانۂ جنون غالب	۲۸۳	جہان یہ کاسۂ گردون ہے ایک خاک انداز

جنون = عشق - خاک انداز = بسکونِ کاف ظرفی است از آہن کہ خاک و خاشاک خانہ را پس از روبیدن در آن کردہ بیرون ریزند خواجہ حافظ گفتہ ؎ خیز و در کاسۂ زر آبِ طربناک انداز ❊ پیشتر زانکہ شود کاسۂ سر خاک انداز - انجمن آرا -

بوسعتِ سعی کرم دیکھہ کہ سرتاسر خاک	۲۸۴	گذرے ہے آبلہ پا ابر گہر بار ہنوز

کریون کی فراخی کوشش کرم کو دیکھ کہ تمام روے زمین پر ابر گہر بار آبلہ پا
گذرتا ہے - آبلہ کنایہ قطراتِ باران سے اور گوہر بھی کنایہ انہین قطرون سے
ہے جو صدف مین جاکر موتی بنتے ہین - فافہم -

یک قلم کاغذِ آتش زدہ ہی صفحۂ دشت | ۲۸۵ | نقش پا مین ہی تپ گرمیٔ رفتار ہنوز

ہمارے نقشِ قدم مین گرمیٔ رفتار کا بخار ہنوز باقی ہے جس سے صفحۂ دشت
یکسر کاغذِ آتش زدہ کی مانند جل رہا ہے -

کیونکر اُس بت سے رکھون جان عزیز | ۲۸۶ | کیا نہین ہے مجھے ایمان عزیز

وہ صنم میرا ایمان ہے تو جان ایمان پر سے قربان ہے -

دل سے نکلا پہ نہ نکلا دل سے | ۲۸۷ | ہے ترے تیر کا پیکان عزیز

نکلا بسبب نکالنے کے اور نہ نکلا یعنے بھولا گیا بسبب عزیز ہونے کے شیخ
فرماتے ہین ؎ ای موسِ روزگار سعدی ؛ رفتی و نرفتی از ضمیرم -

تاب لائے ہی بنیگی غالب | ۲۸۸ | واقعہ سخت ہے اور جان عزیز

واقعہ سخت ہے = جیسے ہنگامۂ غدر ہندوستان کا اور جان کا بچا لیجانا اس سے
بہ تحمّل شدائد ناگزیر تھا -

نہ گل نغمہ ہون نہ پردۂ ساز | ۲۸۹ | مین ہون اپنی شکست کی آواز

شکست کی آواز = اسمین ایہام ہے بمعنی صیتِ ہزیمت یا اپنے شیشۂ
دل کے شکست کی آواز ہون نہ نغمۂ خوشدلی -

تو اور آرایشِ خمِ کاکل ÷	۲۹۰	مین اور اندیشہ ہای دور ودراز

اندیشہ ہاے دور و دراز = بمقتضای بدگمانیٔ عشق کہ اغیار کی بزم آرائی وصال یا عاشقانِ نو کی دلربائی کیواسطے یہہ سنگار ہو رہا ہے - لطفِ دور و دراز برعایت کاکل ہویدا ہے -

لافِ تمکین فریبِ سادہ دلی	۲۹۱	ہم ہین اور راز ہای سینہ گداز

ایسے دلگداز اسرارِ عاشقی کا مین رازدار ہون کہ سامع اُن کو سُنکر اگر لافِ صبر و تحمل مارے لاف زنی اُسکی فریبِ نادانی سے ہوگی -

ہون گرفتارِ الفتِ صیّاد	۲۹۲	ورنہ باقی ہے طاقتِ پرواز

گرفتارِ الفتِ صیّاد ہون اس لئے اُڑ نہین جاتا -

وہ بھی دن ہو کہ اس ستمگر سے	۲۹۳	ناز کھینچون بجاے حسرتِ ناز

حسرت = ارمان -

ردیف سین مُھملہ

مژدہ ای ذوقِ اسیری کہ نظر آتا ہے	۲۹۴	دامِ خالی قفسِ مرغِ گرفتار کے پاس

چاہئے کہ ہم بھی مرغِ مذکور کی مانند اسیرِ دامِ مستورِ مسطور ہو جائین -

جگرِ تشنۂ آزار تسلی نہوا -	۲۹۵	جوے خون ہم نے بہائی بُنِ ہر خار کے پاس

جوے خون بہائی آبلون سے -

مین بھی رُک رُک کے نہ مرتا جو زبان کے بدلے	۲۹۶	دشنہ اک تیز سا ہوتا مرے غمخوار کے پاس

غمخوار = ناصح -

دیکھکر تجکو چمن بسکہ نمو کرتا ہے	۲۹۷	خود بخود پونچے ہے گل گوشۂ دستار کے پاس
نمو = بالیدگی -		

ردیف شین معجمہ

فروغ حسن سے ہوتی ہے حل مشکل عاشق	۲۹۸	نہ نکلے شمع کے پاسے نکالے گر نہ خار آتش
خار یعنی رشتۂ شمع - خار مفعول - آتش فاعل - نہ نکلے = خار نہ نکلے -		

ردیف عین مہملہ

جادۂ رہ خور کو وقت شام ہے تار شعاع	۲۹۹	چرخ وا کرتا ہے ماہ نو سے آغوش وداع
خور = خورشید -		
رخ نگار سے ہے سوز جاودانی شمع	۳۰۰	ہوئی ہے آتش گل آب زندگانی شمع
رخ نگار = جو بمنزلۂ آتش گل ہے - آتش گل = سرخی گل یعنی رخ نگار گلعذار		
زبان اہل زبان میں ہے مرگ خاموشی	۳۰۱	یہ بات بزم میں روشن ہوئی زبانی شمع
یہ بات = مرگ خاموشی -		
کرے ہے صرف بایمائے شعلہ قصہ تمام	۳۰۲	بطرز اہل فنا ہے فسانہ خوانی شمع
ترے خیال سے روح اہتزاز کرتی ہے	۳۰۳	بجلوہ ریزی باد و بہ پرفشانی شمع
اہتزاز = جنبش خوشحالی - بجلوہ = بای تشبیہ - پرفشانی = بال افشانی -		
نشاط داغ غم عشق کی بہار نہ پوچھ	۳۰۴	شگفتگی ہے شہید گل خزانی شمع

شگفتگی = بہار کی شگفتگی - شہید - کُشتہ - گلِ خزانیٔ شمع = گلِ خزان زدۂ شمع یعنے سوختہ و پژمردہ جسکو گلگیر قطع کرتی ہے -

نکیون ہو دل یہ مرے داغِ بدگمانیٔ شمع	۳۰۵	جلے ہے دیکھکے بالین یار پر مجھکو

بدگمانیٔ شمع = عشقِ شمع کی بدگمانی یار کے ساتھ -

ردیف فا

مجبوریان تلک ہوئے ای اختیار حیف	۳۰۶	ہیم رقیب سے نہین کرتے وداعِ ہوش

مجبور = ناچار - ہیم رقیب سے نہین کرتے وداعِ ہوش = کیونکہ رقیب محبوب کے روبرو بیہوش دیکھکے سمجھیگا کہ عاشق ہے -

ای ناتمامیٔ نفسِ شعلہ بار حیف	۳۰۷	جلتا ہے دل کہ کیون نہ ہم اِکبار جل گئے

ناتمامی = نقص -

ردیفِ کافِ عربی

ورنہ ہوتا ہے جہان مین کسقدر پیدا نمک	۳۰۸	گردِ راہِ یار ہے سامانِ نازِ زخمِ دل

نمک دنیا مین ایسا کتنا ہوتا ہے جو سامانِ ناز اپنے زخمِ دل کا ہوتا - یہ صفت سامان ہونے کی صرف غبارِ راہِ یار ہی مین ہے -

نالۂ بلبل کا درد اور خندۂ گل کا نمک	۳۰۹	مجھکو ارزانی رہے تجکو مبارک ہوجیو

ارزانی = میسّر - مین جو عاشقِ نالان ہون میرے نالہ کو یا دل کو دردِ نالۂ بلبل میسّر ہوجیو - تو جو معشوقِ خندان ہے تیرے لب یا چہرہ کو

خندۂ گل کا نمک مبارک ہوجیو - یہ دونون دعائیہ جملہ متضمنِ صنعتِ تقسیم ہین -

شورِ جولان تھا کنارِ بحر پر کس کا کہ آج	۳۱۰	گردِ ساحل ہے بزخمِ موجۂ دریا نمک

گردِ ساحل ہے الخ = بتاثیر اُس شور کے -

داد دیتا ہے مرے زخمِ جگر کی واہ واہ	۳۱۱	یاد کرتا ہے مجھے دیکھے ہے وہ جس جا نمک
چھوڑ کر جانا تنِ مجروح عاشق حیف ہے	۳۱۲	دل طلب کرتا ہے زخم اور مانگے ہین اعضا نمک

چھوڑ جانا قاتل کا -

غیر کی منت نہ کھینچون گا پئے توقیرِ درد	۳۱۳	زخم مثلِ خندۂ قاتل ہے سرتاپا نمک

منت = احسانِ نمک پاشی - زخم = خود اپنا زخم -

یاد ہین غالب تجھے وہ دن کہ وجدِ ذوق مین	۳۱۴	زخم سے گرتا تو مین پلکون سے چنتا تھا نمک

وجدِ ذوق = شیفتگی وحالتِ شوق -

آہ کو چاہئے اک عمر اثر ہوتے تک	۳۱۵	کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہوتے تک

سر ہوتے تک = رہا ہوتے یعنے دراز ہوتے تک -

عاشقی صبر طلب اور تمنا بیتاب	۳۱۶	دل کا کیا رنگ کرون خونِ جگر ہوتے تک

مصرعِ ثانی ایسا ہوتا تو اچھا ہوتا مصرع رنگ اِس دل کا ہو گیا خون جگر ہوتے تک

غمِ ہستی کا اسد کس سے ہو جز مرگ علاج	۳۱۷	شمع ہر رنگ مین جلتی ہے سحر ہوتے تک

ردیف کاف فارسی

گر تجھکو ہے یقین اجابت دعا نمانگ | ۳۱۸ | یعنی بغیر یک دلِ بے مدعا نمانگ

دعا نمانگ کسی مدعا کے لئے۔

ردیفِ لام

ہے کس قدر ہلاک فریبِ وفای گل | ۳۱۹ | بلبل کے کاروبار پہ ہین خندہای گل

ہلاک = کشتہ۔

آزادیِ نسیم مبارک کہ ہرطرف | ۳۲۰ | ٹوٹے پڑے ہین حلقۂ دامِ ہوای گل

ٹوٹے پڑے ہین فصلِ خزان مین۔

جو تھا سو موج رنگ کے دھوکے مین مر گیا | ۳۲۱ | ای وای نالۂ لبِ خونین نوای گل

والّا موج مذکور نالۂ خونینِ گل تھا۔ مرنے والے پر نالۂ مذکور گویا نوحۂ ماتم ہے

ایجاد کرتی ہے اسے تیرے لئے بہار | ۳۲۲ | میرا رقیب ہے نفس عطرسای گل

اسے = گل یا بوے گل کو تیری ہم آغوشی یا شامّہ افروزی کے لئے۔

نفس = بو۔ نکہت۔

تیرے ہی جلوہ کا ہے یہ دھوکا کہ آج تک | ۳۲۳ | بے اختیار دوڑے ہے گل درقفای گل

چونکہ موسم بہار کی جلوہ گری مین تیرے ہی جلوۂ حسن کا دھوکا تھا اُسکے دیکھنے کو گل پس گل دوڑے جاتے ہین۔

ردیف میم

غم نہین ہوتا ہے آزادون کو بیش از یک نفس | ۳۲۴ | برق سے کرتے ہین روشن شمع ماتم خانہ ہم

محفلین برہم کرے ہے گنجفہ باز خیال ۳۲۵ ہین ورق گردانی نیرنگ یک بتخانہ ہم

گنجفہ باز خیال یعنے شاعر - نیرنگ = یعنے نیرنگِ خیال - بُت خانہ باعتبار بُتان مضامین کہا -

باوجودِ یک جہان ہنگامہ پیدائی نہین ۳۲۶ ہین چراغانِ شبستانِ دلِ پروانہ ہم

ضعف سے ہی نے قناعت سے یہ ترک جستجو ۳۲۷ ہین وبالِ تکیہ گاہ ہمت مردانہ ہم

دائم الحبس اس مین ہین لاکھون تمنائین اسد ۳۲۸ جانتے ہین سینہ پرخون کو زندان خانہ ہم

بنالہ حاصلِ دلبستگی فراہم کر — متاعِ خانۂ زنجیر جز صدا معلوم

دلبستگی = عاشقی -

مجکو دیارِ غیر مین مارا وطن سے دور ۳۲۹ رکھ لی مِرے خدا نے مری بیکسی کی شرم

بیکسی = جو وطن مین مین بیکس تھا -

وہ حلقہ ہائے زلف کمین مین ہین ای خدا ۳۳۰ رکھ لیجو میرے دعوی وارستگی کی شرم

کمین = قابو یا گھات مین میری گرفتاری کے - وارستگی = آزادی -

ردیف نون

دل تو دل وہ دماغ بھی نہ رہا ۳۳۱ شورِ سودائے خط وخال کہان

وہ دماغ = جسمین شورِ سودای خال وخط رہا کرتا تھا -

تھی وہ یک شخص کے تصوّر سے ۳۳۲ اب وہ رعنائی خیال کہان

ایک شخص کے = محبوب یا آشنا کے - رعنائی = زیبائی وآراستگی -

فکرِ دنیا مین سر کھپاتا ہون ۳۴۳ مین کہان اور یہ وبال کہان

آج ہم اپنی پریشانیٔ خاطر اُن سے ۳۴۴ کہنے جاتے تو ہین پر دیکھئے کیا کہتے ہین

کیا کہتے ہین = ہم یا وہ -

اگلے وقتون کے ہین یہ لوگ انھین کچھ نہ کہو ۳۴۵ جو مُی و نغمہ کو اندوہ ربا کہتے ہین

مَی و نغمہ اب اندوہ فزا ہین -

دل مین آجائے ہے ہوتی ہے جو فرصت غش سے ۳۴۶ اور پھر کونسے نالہ کو رسا کہتے ہین

دل مین آجائے ہے = محبوب دل مین آجاتا ہے نہ آنکھون مین - دوسرے مصرع مین تعریض ہے نارسائی پر نالہ کی -

پای افگار پہ جب سے تجھے رحم آیا ہے ۳۴۷ خارِ رہ کو ترے ہم مِہرگیا کہتے ہین

مِہرگیا = ایک جڑی ہے الحُب کی -

اک شرر دل مین ہے اُس سے کوئی گھبرائےگا کیا ۳۴۸ آگ مطلوب ہے ہم کو جو ہوا کہتے ہین

شرر = سوزِ عشق - ہوا = عشق و محبت -

دیکھئے لاتی ہے اُس شوخ کی نخوت کیا رنگ ۳۴۹ اُسکی ہر بات پہ ہم نامِ خدا کہتے ہین

نامِ خدا = کلمۂ تحسین بحذفِ بای موحدہ ب پیر نہین میر جی کاہلی اللہ رے
نام خدا ہو جوان کچھ تو کیا چاہیے - نام خدا = ماشاء اللہ -

آبرو کیا خاک اُس گل کی کہ گلشن مین نہین ۳۵۰ ہے گریبان ننگِ پیراہن جو دامن مین نہین

دامن مین نہین = بسبب صد چاک ہونے کے -

ضعف سے ای گریہ کچھ باقی مرے تن مین نہین ۳۴۱ رنگ ہو کر اُڑ گیا جو خون کہ دامن مین نہین

(گریہ) کی جگہ (اشک) یعنی قطرۂ آب چشم ہو تو کلام مطابق اقتضای مقام ہوگا۔

ہوگئے ہین جمع اجزاے نگاہِ آفتاب ۳۴۲ ذرّے اُسکے گھر کی دیوارون کے روزن مین نہین

ہوگئے ہین جمع نظّارہ کی محویت مین۔

قطرہ قطرہ اک ہیولی ہے نئے ناسور کا ۳۴۳ خون بھی ذوق درد سے فارغ مرے تن مین نہین

ہیولی = محلِ صورت جسمی۔

عہدے سے مدحِ ناز کے باہر نہ آسکا ۳۴۴ اگر اک ادا ہو تو اسے اپنی قضا کہون

ایک عہدہ مدح مذکور کا ادا ہو یا ایک ادای ناز تیری ہو تو اپنی موت ہے۔ ادائین بکثرت ہون تو اللہ کی پناہ۔

حلقے ہین چشم ہای کشادہ بسوی دل ۳۴۵ ہر تارِ زلف کو نگہِ سرمہ سا کہون

حلقے = حلقے زلف کے ۔ نگہِ سرمہ سا = نگہ سرمہ آلود حلقہ ہاے زلف کے آنکھون کی۔

مین اور صد ہزار نوای جگر خراش ۳۴۶ تو اور ایک وہ نشنیدن کہ کیا کہون

اور = عطفِ ملازمہ ۔ نوای جگر خراش = باتین دل وجگر کی خستہ کرنیوالی نشنیدن کہ کیا کہون = نہ سننا نوای جگر خراش کا جس کے نسننے کی تعریف کیا کرون یا تیرا ہی تجاہلاً کہنا کہ کیا کہون۔

ظالم مرے گمان سے مجھے منفعل نہ چاہ ۳۴۷ ہے ہے خدا نکردہ تجھے بیوفا کہون

گمان سے = ظن خیر سے جسکا بیان مصرع ثانی مین ہے -

مہربان ہوکے بلالو مجھے چاہو جس وقت	۳۴۸	مین گیا وقت نہین ہون کہ پھر آبھی نسکون

گیا وقت = زمانۂ ماضی -

ضعف مین طعنۂ اغیار کا شکوہ کیا ہے	۳۴۹	بات کچھ سر تو نہین ہے کہ اُٹھا بھی نسکون

اُٹھا بھی نسکون = ایہام برداشت -

زہر ملتا ہی نہین مجھکو ستمگر ورنہ	۳۵۰	کیا قسم ہے ترے ملنے کی کہ کھا بھی نسکون

کھا بھی نسکون = زہر کو -

ہم سے کھل جاؤ بوقت مے پرستی ایکدن	۳۵۱	ورنہ ہم چھیڑینگے رکھکر عذر مستی ایکدن

عذر مستی = بہانۂ بدشرابی -

غرّۂ اوجِ بنای عالمِ امکان نہو	۳۵۲	اس بلندی کے نصیبون مین ہے پستی ایکدن

غرّہ = مغرور و فریفتہ - بنا = مرتبہ - عالمِ امکان = دنیا -

نغمہ ہای غم کو بھی ای دل غنیمت جانئے	۳۵۳	بے صدا ہوجائیگا یہ سازِ ہستی ایکدن

نغمہ ہاے غم کی جگہہ نالہ ہاے غم ہو تو مناسبِ مقام ہے -

ہم پر جفا سے ترکِ وفا کا گمان نہین	۳۵۴	اک چھیڑ ہے وگرنہ مراد امتحان نہین

جفاے محبوب سے ہماری ترکِ وفا کا گمان کہ ہم کو عاشقِ بیوفا سمجھ کے جفا کرتا ہے نہین ہے بلکہ جفا کاری لازم حسن کی ہے مقصد محبوب کا ہمارا امتحان نہین ہے -

کس منہ سے شکر کیجئے اس لطفِ خاص کا ۔ ۳۵۵ ۔ پرسش ہے اور پای سخن درمیان نہین

پرسش ہے اور پای سخن درمیان نہین = ہمارے پوچھنے کو آئے ہین مگر مارے شرم کے بات نہین کرتے ۔

ہم کو ستم عزیز ستمگر کو ہم عزیز ۔ ۳۵۶ ۔ نا مہربان نہین ہے اگر مہربان نہین

بوسہ نہین نہ دیجئے دشنام ہی سہی ۔ ۳۵۷ ۔ آخر زبان تو رکھتے ہو تم گر دہان نہین

دہان معدوم ہے تو بوسہ معلوم یعنے بوجہ تنگی دہان گویا نہین ہے تو بوسہ اسکا کہان ۔

ہر چند جانگدازی قہر و عتاب ہے ۔ ۳۵۸ ۔ ہر چند پشت گرمی تاب و توان نہین

جان مطرب ترانۂ ہل من مزید ہے ۔ ۳۵۹ ۔ لب پردہ سنج زمزمۂ الامان نہین

قطعہ بند ہے ۔ جان گدازی قہر و عتاب = محبوب کے قہر و عتاب کی جانگدازی ۔ پشت گرمی تاب و توان = ہم کو پشتی بانی تحمل و طاقت ۔

خنجر سے چیر سینہ اگر دل نہو دو نیم ۔ ۳۶۰ ۔ دل مین چھری چبھو مژہ گر خونچکان نہین

ہے ننگ سینہ دل اگر آتشکدہ نہو ۔ ۳۶۱ ۔ ہے عار دل نفس اگر آذر فشان نہین

قطعہ بند ہے ۔ چیر = خطاب عام بعشاق ۔ آذر = آتش ۔

نقصان نہین جنون مین بلا سے ہو گھر خراب ۔ ۳۶۲ ۔ سو گز زمین کے بدلے بیابان گران نہین

سو گز زمین = گھر ۔ بدلے = عوض ۔ بیابان گران نہین = صحرا گران قیمت نہین ہے باین وسعت جو سو گز زمین کے عوض ہاتھ آئے ۔

کہتے ہین کیا لکھا ہی تری سرنوشت مین	٣٦٣	گویا جبین پہ سجدۂ بت کا نشان نہین

سجدۂ بت = خطِ سرنوشت یہی ہے -

پاتا ہون اُس سے داد کچھ اپنے کلام کی	٣٦٤	روح القدس اگرچہ مرا ہمزبان نہین

جبرئیل علیہ السلام میرے کلام کی داد دینے والے ہین -

روح القدس = جبرئیل علیہ السلام -

جان ہی بہاے بوسہ ولے کیون کہے ابھی	٣٦٥	غالب کو جانتا ہے کہ وہ نیم جان نہین

نیم جان نہین = ابھی شوقِ بوسہ مین نیم جان نہین ہے -

مانعِ دشت نوردی کوئی تدبیر نہین	٣٦٦	ایک چکر ہے مرے پانون مین زنجیر نہین

چکر = ایہام بمعنی گردش و حلقۂ زنجیر -

شوق اس دشت مین دوڑاے ہے مجھکو کہ جہان	٣٦٧	جادہ غیر از نگہِ دیدۂ تصویر نہین

دشت = دشتِ بے کنار و سر ورگم - جادہ غیر از نگہِ دیدۂ تصویر نہین = جادہ معدوم و ناپیدا ہے جیسے نگاہ دیدۂ تصویر مین -

حسرت لذت آزار رہی جاتی ہے	٣٦٨	جادۂ راہ وفا جز دمِ شمشیر نہین

رہی جاتی ہے اگر اس جادہ پر سلوک نکرین -

رنج نومیدیِ جاوید گوارا رہیو	٣٦٩	خوش ہون گر نالہ زبونی کش تاثیر نہین

زبونی کش = عاجزی اُٹھانیوالا -

سر کھجاتا ہی جہان زخم سر اچھا ہوجاے	٣٧٠	لذت سنگ باندازۂ تقریر نہین

سر کھجاتا ہے = ایہام پھر زخم سنگ کھانے کیلئے اور خراش مین جو ایک مزہ
ہوتا ہے معلوم ہے - سنگ = سنگِ طفلان جسکے مارین جراحت و التیام
دونون کا اثر ہے - سر کھجانا = کنایہ ہے دوبارہ مار کھانیکی خواہش پیدا
ہونے سے - نظیر اسکی سر توقع خاریدن یعنی متوقع شدن -

جب کرم رخصتِ بیباکی و گستاخی دے | ۳۷۱ | کوئی تقصیر بجز خجلتِ تقصیر نہین

کرم = کرمِ محبوب - کوئی تقصیر الخ بیباکی تقصیر سے شرمندہ ہونا ہی
بڑی تقصیر ہے -

مست مردمکِ دیدہ مین سمجھو یہ نگاہین | ۳۷۲ | ہین جمع سویدائی دلِ چشم مین آہین

مردمک = پتلی - سویدا = نقطۂ سیاہ -

الفتِ گل سے غلط ہی دعوی وارستگی | ۳۷۳ | سرو ہے باوصف آزادی گرفتار چمن

وارستگی = رہائی یعنے دعوی آزادی الفتِ گل سے اگر سرو بھی کرے تو
غلط ہے - ثبوت اسکا دوسرے مصرع مین دیکھیو -

عشق تاثیر سے نومید نہین | ۳۷۴ | جانسپاری شجرِ بید نہین

شجر بید نہین کہ بے ثمر ہو -

سلطنت دست بدست آئی ہے | ۳۷۵ | جامِ مے خاتمِ جمشید نہین

دست بدست = یہ لفظ تلازمات جام سے ہے - خاتمِ جمشید نہین
کہ صرف جمشید کی انگشت پر منحصر ہو -

ہے تجلّی تری سامانِ وجود	۳۷۶	ذرّہ بے پرتوِ خورشید نہین
رازِ معشوق نہ رسوا ہو جائے	۳۷۷	ورنہ مرجانے مین کچھ بھید نہین

نہ رسوا ہو جائے کہ فلانے معشوق کا عاشق مرگیا اور رازِ معشوق کھل گیا

گردشِ رنگِ طرب سے ڈر ہے	۳۷۸	غمِ محرومیِ جاوید نہین

محرومیِ جاوید = کہ اس مین رنگِ طرب کے تغیّر کا کچھ ڈر ہی نہین -

جہان تیرا نقشِ قدم دیکھتے ہین	۳۷۹	خیابان خیابان ارم دیکھتے ہین

خیابان = کیاریان چمن کی - اِرَم = باغِ شدّاد -

دل آشفتگان خالِ کنجِ دہن کے	۳۸۰	سویدا مین سیرِ عدم دیکھتے ہین
تماشا کر اے محوِ آئینہ داری	۳۸۱	تجھے کس تمنا سے ہم دیکھتے ہین

آئینہ داری = آئینہ بینی -

سراغِ تفِ نالہ لے داغِ دل سے	۳۸۲	کہ شبرو کا نقشِ قدم دیکھتے ہین
ملتی ہے خوے یار سے نار التہاب مین	۳۸۳	کافر ہون گر نہ ملتی ہو راحت عذاب مین

خوی یار سے = تیزی خوی یار سے - نار = دوزخ - کافر ہون = قسمیہ

عذاب = عذاب دوزخ -

قاصد کے آتے آتے خط اک اور لکھ رکھون	۳۸۴	مین جانتا ہون جو وہ لکھین گے جواب مین

یعنے وہ لکھین گے کہ مطلبِ خط معلوم نہوا یا نویسندہ کون ہے -

جو منکرِ وفا ہو فریب اُس پہ کیا چلے	۳۸۵	کیون بدگمان ہون دوست سے دشمن کی باب مین

جو منکر وفا ہو = یعنے محبوب - فریب = فریب وفاداری رقیب -
دوست = حبیب - دشمن = رقیب -

مین مضطرب ہون وصل مین خوفِ رقیب سے	۳۸۶	ڈالا ہے تم کو وہم نے کس پیچ وتاب مین
مین اور حظِ وصل خداساز بات ہے	۳۸۷	جان نذر دینی بھول گیا اضطراب مین

ق

قطعہ بند ہے - خوف = کہین وصل سے مطلع نہو جاے - وہم = وہم اسکا
کہ نجیالِ وصال دوسرے محبوب کے مین مضطرب ہون - اور = عطف
استبعاد - حظِ وصل = اشعارِ مابعد مین حظِ وصل کا بیان ہے -
خداساز بات ہے = اتفاقی امر ہے جو کچھ قدر حظ وصل پایا اور اضطراب
مین جان دینی بھول گیا تو پھر حظ کامل وصل کیا اُٹھایا ہوگا -

تیوری چڑھی ہوئی ہے جو اندر نقاب کے	۳۸۸	ہے اک شکن پڑی ہوی طرف نقاب مین

تیوری چڑھی ہوئی محبوب کی - طرف = کنارہ -

لاکھون لگاؤ ایک چرانا نگاہ کا	۳۸۹	لاکھون بناؤ ایک بگڑنا عتاب مین

لگاؤ = دلبستگی - چرانا نگاہ کا = شرم کے مارے چرانا نگاہ کا -
ایک بگڑنا = ایک بگڑنا محبوب کا کہ ان لاکھون کو برباد کردے -

وہ نالہ دل مین خس کے برابر جگہ نپاے	۳۹۰	جس نالہ سے شگاف پڑے آفتاب مین

جگہ = منزلت - شگاف پڑے آفتاب مین = شگاف پڑے آفتاب مین
مگر محبوب کے دل مین اثر نکرے -

وہ سحر مدعا طلبی مین نہ کام آئے	٣٩١	جس سحر سے سفینہ رواں ہو سراب مین

وہ سحر مدعا طلبی مین نہ کام آئے = وہ افسون و جادو طلبِ وصل مین کام نہ آئے ۔

کل کے لئے کر آج نہ خسّت شراب مین	٣٩٢	یہ سوءِ ظن ہے ساقیِ کوثر کے باب مین

کل = ایہام - کل قیامت کے روز ساقیِ کوثر تنگدلی نفرمائینگے ۔

جان کیون نکلنے لگتی ہے تن سے دمِ سماع	٣٩٣	گر وہ صدا سمائی ہے چنگ و رباب مین

سماع = راگ - وہ صدا = صدائے نغمہ جو جان بخش ہے یا صدائے الست بمذہبِ صوفیہ ۔

اُتنا ہی مجکو اپنی حقیقت سے بُعد ہے	٣٩٤	جتنا کہ وہمِ غیر سے ہون پیچ و تاب مین

اپنی حقیقت = مَن عَرَفَ نَفسَہُ فَقَد عَرَفَ رَبَّہُ - وہمِ غیر سے = عالم کو غیر اللہ جاننے سے ۔

اصل شہود و شاہد و مشہود ایک ہے	٣٩٥	حیران ہون پھر مشاہدہ ہے کس حساب مین

شہود = دیدن - شاہد = بینندہ - مشہود = دیدہ شدہ - مشاہدہ = دیدن
حیران ہون = کیونکہ مشاہدہ مین دوئی پائی گئی بلحاظ مشاہدہ و مشہود کے

ہے مشتمل نمودِ صور پر وجودِ بحر	٣٩٦	یان کیا دھرا ہے قطرہ و موج و حباب مین

یہان کیا دھرا ہے بجز بحر کے ۔

شرم اک ادائے ناز ہے اپنے ہی سے سہی	٣٩٧	ہین کتنے بے حجاب کہ ہین یون حجاب مین

ناز ہے = ناز محبوب ہے کہ اپنے سے شرماتا ہے۔ ہین کتنے بے حجاب = ہین کتنے سب حجاب در باطن۔ ہین یون حجاب مین = ہین یون حجاب مین بظاہر

آرایش جمال سے فارغ نہین ہنوز	۳۹۸	پیش نظر ہے آئینہ دائم نقاب مین

فارغ نہین = فارغ نہین حجاب مین بھی۔

ہے غیب غیب جسکو سمجھتے ہین ہم شہود	۳۹۹	ہین خواب مین ہنوز جو جاگے ہین خواب مین

غیب الغیب = وجود باری تعالے۔ یعنے عالم ظاہر بھی از روی ماہیت عالم غیب الغیب ہے۔

حیران ہون دل کو روؤن کہ پیٹون جگر کو مین	۴۰۰	مقدور ہو تو ساتھ رکھون نوحہ گر کو مین

ساتھ رکھون نوحہ گر کہ رونے پیٹنے۔

چھوڑا نہ رشک نے کہ ترے گھر کا نام لون	۴۰۱	ہر اک سے پوچھتا ہون کہ جاؤن کدھر کو مین

پوچھتا ہون بطریق تجاہل۔

جانا پڑا رقیب کے در پر ہزار بار	۴۰۲	اے کاش جانتا نہ ترے رہگذر کو مین

جانا پڑا بگڑے ہوے یا از راہ خوشامد۔

ہے کیا جو کس کے باندھیے میری بلا ڈرے	۴۰۳	کیا جانتا نہین ہون تمھاری کمر کو مین

میری بلا ڈرے اس بات سے کہ کمر لچک جایگی۔

لو وہ بھی کہتے ہین کہ یہہ بے ننگ و نام ہے	۴۰۴	یہہ جانتا اگر تو لٹاتا نہ گھر کو مین

وہ = جنکے لئے گھر لٹا دیا۔

چلتا ہون تھوڑی دور ہر اک تیز رو کے ساتھ ۴۰۵ پہچانتا نہین ہون ابھی راہبر کو مین

پہچانتا نہین ہون = تعریض ہے ہادیان شریعت پر -

خواہش کو احمقون نے پرستش دیا قرار ۴۰۶ کیا پوجتا ہون اُس بت بیدادگر کو مین

خواہش = ہوا پرستی - اُس بت بیدادگر کو نہین پوجتا بلکہ اپنی خواہش نفس کو پوجتا ہون -

پھر بیخودی مین بھول گیا راہ کوی یار ۴۰۷ جاتا وگرنہ ایک دن اپنی خبر کو مین

جاتا وگرنہ ایک دن اپنی خبر کو مین = یعنے اپنے کو وہین چھوڑ آیا -

اپنے پہ کر رہا ہون قیاس اہل دہر کا ۴۰۸ سمجھا ہون دلپذیر متاع ہنر کو مین

اہل زمانہ کو اپنے مانند ہنرمند سمجھا ہون کہ المرء یقیس علی نفسہ -

ذکر میرا بہ بدی بھی اُسے منظور نہین ۴۰۹ غیر کی بات بگڑ جاے تو کچھ دور نہین

ازبسکہ میرا ذکر بہ بدی بھی ناگوار طبع معشوق ہے تا بہ نیکی چہ رسد پس بات رقیب کی میری بدی کی بابت بگڑ جاے تو کچھ دور نہین -

وعدہ سیر گلستان ہی خوشا طالع شوق ۴۱۰ مژدہ قتل مقدر ہے جو مذکور نہین

سیر گلستان = کنایہ خونریزی عاشق سے ہے - شوق = یعنے آرزوے عاشق قتل ہونے پر دست معشوق سے - مذکور نہین = مذکور نہین وعدہ سیر گلستان مین -

شاہد ہستی مطلق کی کمر ہے عالم ۴۱۱ لوگ کہتے ہین کہ ہی پر ہمین منظور نہین

ہستیٔ مطلق = باری تعالی بقولِ صوفیہ وجودیہ - لوگ کہتے ہین کہ ہے =
یعنے محبوب کی کمر ہے - ہمین منظور نہین = کیونکہ کمر معدوم ہے - مفروض
موہوم ہے -

قطرہ اپنا بھی حقیقت مین ہے دریا لیکن	۲۱۲	ہم کو تقلیدِ تنک ظرفیٔ منصور نہین

تنک ظرفی - کم ظرفی -

حسرت اے ذوقِ خرابی کہ وہ طاقت نہ رہی	۲۱۳	عشقِ پُر عربدہ کی گون تنِ رنجور نہین

گون = بوزن عون - مؤنث - قابو و فرصت - گونا بالفتح - مذکر - بخانہ آوردنی وس ۱۲ دلیل ساطع

ظلم کر ظلم اگر لطف دریغ آتا ہو	۲۱۴	تو تغافل مین کسی رنگ سے معذور نہین

ہر چند تغافل ظلم مین ایک امر پسندیدہ ہے مگر تجھ سے پسندیدہ نہین کیونکہ
تیرا ظلم مطلوبِ عاشقان ہے - کسی رنگ سے = ظلم سے خواہ لطف سے پس
بوجہِ تغافل جو تیری خاص صفت ہے نہ ظلم ظلم ہوگا نہ لطف لطف -

صاف دُردی کشِ پیمانۂ جم ہین ہم لوگ	۲۱۵	وائے وہ بادہ کہ افشردۂ انگور نہین

جمشید موجدِ شراب اور یہہ قصہ طلب بات ہے - وائے وہ بادہ کہ الخ
= پس ہمکو شرابِ انگوری چاہئے -

ہون ظہوری کے مقابل مین خفائی غالب	۲۱۶	میرے دعوی پہ یہہ حجت ہے کہ مشہور نہین

مشہور نہین = ہین مشہور نہین -

نالہ جز حسنِ طلب اے ستم ایجاد نہین	۲۱۷	ہے تقاضائے جفا شکوۂ بیداد نہین

عشق و مزدوریِ عشرت گہِ خسرو کیا خوب ۔ ۱۸ ۔ ہم کو تسلیم نکو نامیِ فرہاد نہین

عشرتگہ = مکانِ بے ستون ۔ ہم کو تسلیم نکو نامی الخ = کیونکہ فرہاد عشرتگہِ پرویز کا کہ رقیب فرہاد ہے مزدور ٹھہرا ۔

کم نہین وہ بھی خرابی مین پہ وسعت معلوم ۔ ۱۹ ۔ دشت مین ہے مجھے وہ عیش کہ گھر یاد نہین

وسعت = گھر کی وسعت مقابلہ مین صحرا کے ۔

اہل بینش کو ہے طوفانِ حوادث مکتب ۔ ۲۰ ۔ لطمۂ موج کم از سیلیِ استاد نہین

مکتب = مدرسہ کسب دیدہ وری و حصول آگہی ۔

وائے محرومیِ تسلیم و بداحالِ وفا ۔ ۲۱ ۔ جانتا ہے کہ ہمین طاقت فریاد نہین

ہم تسلیم و وفاداری کے سبب فریاد نہین کرتے اور اسوجہ سے محروم مین یعنی باآنکہ محبوب جانتا ہے تقاضائے وفا ہم فریاد نہین کرتے ۔ نکرنا فریاد کا باعثِ محرومی ہوا کیونکہ وہ دادرسی ہمارے عشق کی نہین کرتا ۔ دوسرا یہہ کہ جانتا ہے ہم فریاد کر نہین سکتے اسلئے ظلم و بیداد ہم پر زیادہ کرتا ہے حالانکہ فریاد نکرنا ہمارا بنابر وفا ہے جو سبب ہماری محرومی و ناکامی کا ہوا واللہ اعلم ۔

سبدِ گل کے تلے بند کرے ہے گلچین ۔ ۲۲ ۔ مژدہ اے مرغ کہ گلزار مین صیاد نہین

زہے قسمتِ بلبل کہ گلچین اسکو سبدِ خالی کے نیچے بند کرتا ہے کیونکہ گلزار مین اگر صیاد ہوتا تو قفس مین بند کرتا ۔

نفی سے کرتی ہے اثبات تراوش گویا	۴۲۳	دی ہے جای دہن اُسکو دم ایجاد نہین

یعنے قضا و قدر نے محبوب کو دہن دینے کی جگھہ لفظ نہین کا دی ہے کہ کلمہ نفی کا ہے جسکے دینے سے نہ دینا ثبوت ہوا ۔

کم نہین جلوہ گری مین ترے کوچہ سے بہشت	۴۲۴	یہی نقشہ ہے ولے اسقدر آباد نہین
دو نو جہان دیکے وہ سمجھے یہہ خوش رہا	۴۲۵	یان آپڑی یہہ شرم کہ تکرار کیا کرین

تکرار کیا کرین اس بضاعتِ اندک کے دینے پر درعوض اپنی ذات کے ۔

تھک تھک کے ہر مقام پہ دو چار رہگئے	۴۲۶	تیرا پتا نپائین تو ناچار کیا کرین

ناچار کیا کرین جو رہ نجائین ۔

کیا شمع کے نہین ہین ہوا خواہ اہل بزم	۴۲۷	ہو غم ہی جانگداز تو غمخوار کیا کرین

غم = شعلۂ شمع ۔

ہوگئی ہی غیر کی شیرین بیانی کارگر	۴۲۸	عشق کا اُسکو گمان ہم بےزبانون پر نہین

دعوی عشق مین غیر اگرچہ کاذب ہے مگر بسبب اسکی شیرین بیانی کے معشوق اُسکو صادق جانتا ہے اور ہم پہ عشق کا گمان بھی نہین کرتا بسبب ہماری بے زبانی کے اگرچہ ہم عاشق صادق ہین ۔

قیامت ہے کہ سن لیلی کا دشتِ قیس مین آنا	۴۲۹	تعجب سے وہ بولا یون بھی ہوتا ہے زمانہ مین

وہ = قیس

دلِ نازک پہ اُسکے رحم آتا ہے مجھے غالب	۴۳۰	نکر سرگرم اُس کافر کو الفت آزمانے مین

نگہ گرم اُس کا فر کو امتحان مین میرے عشق کے کہ اُس کا دل نازک اس کا تاب نہ لا سکیگا ۔

دل لگا کر لگ گیا اُن کو بھی تنہا بیٹھنا ۔۔ ۴۳۱ ۔۔ بارے اپنی بیکسی کی ہم نے پائی داد یان

بارے اپنی بیکسی الخ = کہ وہ بھی ہمارے مانند عاشقِ بیکس بن بیٹھے ۔

یہ ہم جو ہجر مین دیوار و در کو دیکھتے ہین ۔۔ ۴۳۲ ۔۔ کبھی صبا کو کبھی نامہ بر کو دیکھتے ہین

صبا کا راستہ بالاے دیوار اور قاصد کا اندرونِ در تو یہہ لف و نشرِ مرتب ہے ۔

کوئی کہے کہ شبِ مہ مین کیا بُرائی ہے ۔۔ ۴۳۳ ۔۔ بلا سے آج اگر دن کو ابر و باد نہین

کیا برائی ہے شراب پینے ۔

جو آؤن سامنے اُنکے تو مرحبا نکہین ۔۔ ۴۳۴ ۔۔ جو جاؤن وان سے کہین کو تو خیر باد نہین

کہین کو = کسی طرف کو ۔ خیر باد = خدا حافظ یہہ کلمۂ رخصت ہے ۔ مرحبا کی اصل یہہ ہے رحبت الدار لک مرحبا ۔ دوست اپنے گھر آئے تو کہتے ہین یعنے ہمارا گھر کشادہ ہے تمہارے لئے ۔

کبھی جو یاد بھی آتا ہون مین تو کہتے ہین ۔۔ ۴۳۵ ۔۔ کہ آج بزم مین کچھ فتنہ و فساد نہین

کہ آج بزم مین الخ = غالب کے نہونے سے ۔

تم اُن کو وعدہ کا ذکر اُن سے کیون کرو غالب ۔۔ ۴۳۶ ۔۔ یہہ کیا کہ تم کہو اور وہ کہین کہ یاد نہین

تیری توسن کو صبا باندھتے ہین ۔۔ ۴۳۷ ۔۔ ہم بھی مضمون کی ہوا باندھتے ہین

توسن = بچھیرا ۔

آہ کا کس نے اثر دیکھا ہے ۴۳۸ ہم بھی اک اپنی ہوا باندھتے ہین

ہوا = خواہش۔

تیری فرصت کے مقابل اے عمر ۴۳۹ برق کو پابہ حنا باندھتے ہین

پابہ حنا = بے رفتار۔

قید ہستی سے رہائی معلوم ۴۴۰ اشک کو بے سروپا باندھتے ہین

قید مذکور سے کسی کو رہائی نہین ہے یہان تک آنسو کو حالت بی سروپائی مین باندھتے ہین۔ باندھتے ہین = ایہام بمعنی قید مین باندھنے کے اور مضمون مین لانے کے یعنے اشک بے سروپا پر بھی رحم نہین کرتے۔

غلطیہاے مضامین مت پوچھ ۴۴۱ لوگ نالہ کو رسا باندھتے ہین

لوگ نالہ کو الخ = حالانکہ نارسا ہے۔

اہل تدبیر کی واماندگیان ٭ ٭ ۴۴۲ آبلون پر بھی حنا باندھتے ہین

واماندگیان = ایک تو آبلہ کی واماندگی دوسری آبلہ پر حنا لگانے کی۔

سادہ پرکار ہین خوبان غالب ۴۴۳ ہم سے پیمان وفا باندھتے ہین

سادہ پرکار = بظاہر سادہ بباطن پرکار۔

زمانہ سخت کم آزار ہے بجان اسد ۴۴۴ وگرنہ ہم توقع زیادہ رکھتے ہین

توقع = توقع آزار کی۔

کیون گردش مدام سے گھبرا نجای دل ۴۴۵ انسان ہون پیالہ و ساغر نہین ہون مین

گردش = ایہام - مُدام = ایہام بمعنے ہمیشہ و شراب -

یارب زمانہ مجکو مٹاتا ہے کس لیئے	۴۴۶	لوح جہان پہ حرف مکرر نہین ہون مین

حرفِ مکرّر = حرف دو بارہ نوشتہ شدہ - یہہ کنایہ اپنی یکتائی سے ہے -

حد چاہیئے سزا مین عقوبت کیواسطے	۴۴۷	آخر گناہگار ہون کافر نہین ہون مین

عقوبت = عذاب -

کسواسطے عزیز نہین جانتے مجھے	۴۴۸	لعل و زمرد و زر و گوہر نہین ہون مین

از قسم جمادات ہوتا تو عزیز ہوتا - یا استفہام استحقاری ہے -

کرتے ہو مجکو منعِ قدمبوس کس لیئے	۴۴۹	کیا آسمان کے بھی برابر نہین ہون مین

آسمان کو منع نکرین اور مجھی منع کرین -

سب کہان کچھ لالہ و گل مین نمایان ہوگئین	۴۵۰	خاک مین کیا صورتین ہونگی کہ پنہان ہوگئین

خاک مین الخ یعنے کیسی کیسی صورتین ہونگی کہ زیرِ خاک پنہان ہو گئین -

یاد تھین ہم کو بھی رنگارنگ بزم آرائیان	۴۵۱	لیکن اب نقش و نگارِ طاقِ نسیان ہوگئین

یعنے ہم بزم آرائیون کو بھول گئے حوادثِ زمان یا نسیانِ پیری سے -

قید مین یعقوبؑ نے لی گو نہ یوسفؑ کی خبر	۴۵۲	لیکن آنکھین روزنِ دیوارِ زندان ہوگئین

لی گو نہ یوسف کی خبر = گو کہ خبر نہ لی یا کسیقدر یا دشوار وزی سے خبر لی -
لیکن آنکھین روزنِ دیوارِ زندان ہوگئین = یعنے مگر روتے روتے آنکھین
کور ہوگئین -

سب رقیبون سی ہون ناخوش پر زنانِ مصر سی ۔ ۴۵۳ ۔ ہی زلیخا خوش کہ محوِ ماہِ کنعان ہوگئین

رقیب = عاشق ایک معشوق کے ۔ زنانِ مصر سے زلیخا خوش ہے کہ محوِ ماہِ کنعان ہوگئین اور زلیخا کو عشقِ یوسفؑ مین معذور رکھا ۔

جوے خون آنکھون سے بہنے دو کہ ہی شامِ فراق ۔ ۴۵۴ ۔ مین یہ سمجھونگا کہ شمعین دو فروزان ہوگئین

ان پریزادون سی لینگی خلد مین ہم انتقام ۔ ۴۵۵ ۔ قدرتِ حق سی یہی حورین اگر وان ہوگئین

پریزادان = محبوبانِ دنیا ۔ ہوگئین = آگئین یا بن گئین ۔

مین چمن مین کیا گیا گویا دبستان کھل گیا ۔ ۴۵۶ ۔ بلبلین سنکر مرے نالے غزلخوان ہوگئین

کھل گیا = چمن مین کھل گیا ۔

وہ نگاہین کیون ہوی جاتی ہین یارب دلکے پار ۔ ۴۵۷ ۔ جو مری کوتاہیِ قسمت سی مژگان ہوگئین

وہ نگاہین باوجود کوتاہ ہونے کے مژگان کی مانند دل کے پار ہوی جاتی ہین ۔

بسکہ روکا مین نے اور سینہ مین ابھرین پی بپی ۔ ۴۵۸ ۔ میری آہین بخیۂ چاکِ گریبان ہوگئین

ابھرین = بلند ہوین ۔

دیوانگی سے دوش پہ زنار بھی نہین ۔ ۴۵۹ ۔ یعنے ہماری جیب مین اک تار بھی نہین

تارِ جیب کو زنارِ دوش قرار دیا ہے بسبب صنم پرستی کے ۔

دل کو نیازِ حسرتِ دیدار کر چکے ۔ ۴۶۰ ۔ دیکھا تو ہم مین طاقتِ دیدار بھی نہین

نیازِ حسرتِ دیدار = نذرِ حسرتِ دیدار نہ دیدار ۔

ملنا ترا اگر نہین آسان تو سہل ہے ۔ ۴۶۱ ۔ دشوار تو یہی ہے کہ دشوار بھی نہین

یعنے ملنا تیرا اگر مشکل ہوتا تو یہہ امر بہ مجبوری مجھپر آسان ہوتا با آنکہ تیرا ملنا آسان ہے مگر تو نہین ملتا - یہہ امر دشوار ہے - دیگر ہر ایک سے تیرا ملنا اگر مشکل ہوتا یہہ امر مجھپر بھی آسان ہوتا مگر مشکل یہہ ہے کہ اغیار سے ملنا آسان اور یہہ امر مجھپر دشوار ہے - واللہ اعلم -

بے عشق عمر کٹ نہین سکتی ہے اور یان | ۴۶۲ | طاقت بقدرِ لذتِ آزار بھی نہین

لذتِ آزار = مزۂ رنج عاشقی -

شوریدگی کے ہاتھ سے ہے سر وبالِ دوش | ۴۶۳ | صحرا مین ایخدا کوئی دیوار بھی نہین

شوریدگی = آشفتہ سری - کوئی دیوار بھی نہین = جس سے سرِ شوریدہ کو پھوڑ لے

ڈر نالہ ہاے زار سے میرے خدا کو مان | ۴۶۴ | آخر نوای مرغِ گرفتار بھی نہین

آخر نوای مرغ الخ = کیا میرا نالۂ زار نواے مرغِ گرفتار کے برابر نہین ہے -

دل مین ہے یار کی صفِ مژگان سے روکشی | ۴۶۵ | حال آنکہ طاقتِ خلشِ خار بھی نہین

روکشی = مقابلہ -

ہوی ہے مانعِ ذوقِ تماشا خانہ ویرانی | ۴۶۶ | کفِ سیلاب باقی ہے برنگِ پنبہ روزن مین

کفِ سیلاب جس سے خانہ ویرانی ہوی

ودیعت خانۂ بیدادِ کاوشہای مژگان ہون | ۴۶۷ | نگینِ نامِ شاہد ہے مری ہر قطرۂ خون تن مین

مین سراپا امانت خانہ ہون کاوشِ مژگانِ شاہد کا - میرے تن مین ہر قطرۂ خون کا نام معشوق کا نگینہ ہے کہ اُس کے مژگانِ مہر تیز کی کاوش سے نگینہ پر میرے

ہر قطرۂ خون کے نام محبوب کا کندہ ہے۔

نکوہش مانع بیربطی شور جنون آئی	۴۶۸	ہوا ہے خندۂ احباب بخیہ جیب و دامن مین

نکوہش = احباب کی ملامت جسکا خندہ اانت لازم ہے - خندہ = خندۂ دندان نما جو بخیہ سے تشبیہ ہے -

ہوئے اُس مہروش کے جلوۂ تمثال کے آگے	۴۶۹	پرافشان جوہر آئینہ مین مثل ذرہ روزن مین

تمثال = صورت -

نجانون نیک ہون یا بد ہون پر صحبت مخالف ہے	۴۷۰	جو گل ہون تو ہون گلخن مین جو خس ہون تو ہون گلشن مین

گل = جسکی جگھ گلشن ہے - خس = جسکی جگھ گلخن ہے -

ہزارون دل دئے جوشِ جنون عشق نے مجھکو	۴۷۱	سیہ ہوکر سویدا ہوگیا ہر قطرہ خون تن مین
اسد زندانی تاثیر الفت ہای خوبان ہون	۴۷۲	خم دست نوازش ہوگیا ہے طوق گردن مین
مزے جہان کے اپنی نظر مین خاک نہین	۴۷۳	سوائے خون جگر سو جگر مین خاک نہین

دنیا کے مزے کچھ نہین ہین مگر خون جگر کا پینا عاشقی مین بامزہ تھا سو وہ خون بھی اب جگر مین نرہا -

مگر غبار ہوے پر ہوا اُڑا لیجاے	۴۷۴	وگرنہ تاب و توان بال و پر مین خاک نہین

غبار ہوے پر = بال و پر غبار ہوے پر -

یہ کس بہشت شمائل کی آمد آمد ہے	۴۷۵	کہ غیر جلوۂ گل رہگذر مین خاک نہین

خاک = گرد -

بھلا اُسے نہ سہی کچھ مجھی کو رحم آتا ۔ ۴۷۶ ۔ اثر مرے نفسِ بے اثر مین خاک نہین

اُسے نہ سہی = محبوب کو مجھ پر رحم نہ سہی - رحم آتا = میرے حال پر رحم آتا -

خیالِ جلوۂ گل سے خراب ہین میکش ۔ ۴۷۷ ۔ شرابخانہ کے دیوار و در مین خاک نہین

گل = ایہام - مقصود شراب ہے - خراب = مست -

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیون ۔ ۴۷۸ ۔ روئین گے ہم ہزار بار کوئی ہمین ستائے کیون

کوئی = یارِ دل آزار یا ناصحِ ملامت شعار -

جب وہ جمالِ دلفروز صورتِ مہرِ نیمروز ۔ ۴۷۹ ۔ آپ ہی ہو نظارہ سوز پردہ مین منہ چھپائے کیون

صورتِ مہرِ نیم روز = دوپہر کے آفتاب کی مانند - آپ ہی ہو الخ = نگاہ بینندگان کو جلادے اور یہہ دیکھہ نسکین - پھر روپوشی کس لئے -

دشنۂ غمزہ جانستان ناوکِ ناز بے پناہ ۔ ۴۸۰ ۔ تیرا ہی عکسِ رخ سہی سامنے تیرے آئے کیون

ناوکِ ناز بے پناہ = ناوکِ ناز تیرِ بے زنہار ہے - تیرا ہی عکسِ رخ الخ = یعنے تو ہی ہی آئینہ مین اپنا مقابل کیون ہو - جس دشنہ و ناوک سے اپنے تو خود دلفگار ہو جاسے -

حسن اور اُسپہ حسنِ ظن رہ گئی بوالہوس کی شرم ۔ ۴۸۱ ۔ اپنے پہ اعتماد ہے غیر کو آزمائے کیون

حسنِ ظن = محبوب کا حسنِ ظن بوالہوس کی نسبت - اپنے پہ = اپنی عفتِ حسن پر یا حسنِ ظن پر -

وان وہ غرورِ عز و ناز یان یہ حجابِ پاسِ وضع ۔ ۴۸۲ ۔ راہ مین ہم ملین کہان بزم مین وہ بلائے کیون

حجاب پاس وضع = شرم وضعداری -

ہان وہ نہین خداپرست جاؤ وہ بیوفا سہی ۴۸۳ جسکو ہو دین و دل عزیز اسکی گلی مین جاے کیون

وہ = محبوب - جاؤ = خطاب بناصح - جسکو = جس شخص کو -

غالب خستہ کے بغیر کونسے کام بند ہین ۴۸۴ روئیے زار زار کیا کیجیے ہاے ہاے کیون

طنز آمیز گفتگو ہے دوست کے ساتھہ -

غنچۂ ناشگفتہ کو دور سے مت دکھا کہ یون ۴۸۵ بوسہ کو پوچھتا ہون مین منہ سے مجھے بتا کہ یون

غنچۂ ناشگفتہ کو چمن مین دور سے مت دکھا کہ ایسی صورت بوسہ چینی ہے بلکہ اپنے دہن و لب سے بتا کہ بوسہ یون لیتے ہین -

پرسش طرز دلبری کیجیے کیا کہ بن کہے ۴۸۶ اسکے ہر اک اشارہ سے نکلے ہے یہ ادا کہ یون

یہہ ادا کہ یون = یہہ بیان کہ یون ہوا کرتی ہے طرز دلبری -

رات کیوقت مے پیے ساتھہ رقیب کو لئے ۴۸۷ آئے وہ یان خدا کرے پر نکرے خدا کہ یون

تمہارے مے پیے آئے - ساتھہ رقیب کو لئے نہ آئے - یہہ لف و نشر مرتب ہے -

غیر سے رات کیا بنی یہہ جو کہا تو دیکھئے ۴۸۸ سامنے آن بیٹھنا اور یہہ دیکھنا کہ یون

سامنے آن بیٹھنا الخ = سامنے ناز سے آن بیٹھنا اور منہ بنا کے کہنا کہ ایسی بنی

بزم مین اسکے روبرو کیون نہ خموش بیٹھیے ۴۸۹ اسکی تو خامشی مین بھی ہے یہی مدعا کہ یون

بزم = جو محفل یار و اغیار ہے - خامشی مین = چپ بیٹھنے مین جو شیوہ محبوب کا ہے - یون = خاموش بیٹھے -

میں نے کہا کہ بزم ناز چاہیے غیر سے تہی ۔ (۴۹۰) ۔ سنکے ستم ظریف نے مجکو اٹھا دیا کہ یون

یون = ایسی تہی چاہیے -

مجھ سے کہا جو یار نے جاتے ہیں ہوش کس طرح ۔ (۴۹۱) ۔ دیکھکے میری بیخودی چلنے لگی ہوا کہ یون

باد سحر چلنے لگی اور بتانے لگی کہ ہوش عاشقون کے معشوقون کے روبرو یون اڑتے جاتے ہین -

کب مجھکو کوی یار مین رہنے کی وضع یاد تھی ۔ (۴۹۲) ۔ آئینہ دار بن گئی حیرت نقش پا کہ یون

آئینہ دار = نمایندہ - حیرت نقش پا = رہنے کی وضع ہی -

گر ترے دل مین ہو خیال وصل مین شوق کا زوال ۔ (۴۹۳) ۔ موج محیط آب مین مارے ہے دست و پا کہ یون

یعنے خیال اسکا کہ وصل مزیل شوق ہے تو دیکھ موج کو کہ دست و پا مارے ہے کہ یون محیط سے کنارہ کش ہوتے ہین - واللہ اعلم -

ردیف واو

حسد سے دل اگر افسردہ ہے گرم تماشا ہو ۔ (۴۹۴) ۔ کہ چشم تنگ شاید کثرت نظارہ سے وا ہو

خطاب بزاہد جو خوبرویون کو دیکھ نسکے -

بقدر حسرت دل چاہیے ذوق معاصی بھی ۔ (۴۹۵) ۔ بھرون یک گوشۂ دامن گر آب ہفت دریا ہو

آب ہفت دریا = تر دامنی معاصی کے لئے -

اگر وہ سرو قد گرم خرام ناز آجاوے ۔ (۴۹۶) ۔ کف ہر خاک گلشن شکل قمری نالہ فرسا ہو

کف ہر خاک گلشن = ہر کف خاک گلشن -

طاعت مین تا رہے نہ مے و انگبین کی لاگ | ۴۹۷ | دوزخ مین ڈالدو کوئی لیکر بہشت کو

لاگ = خلاف - دوزخ مین بہشت کو ڈالدو تا کہ مے اور انگبین کی لاگ نرہے کیونکہ مے آتش دیدہ ہے اور جوئے عسل جنت آتش دیدہ نہین ہے جب یہہ بھی آتش دیدہ ہوجاے تو دونون مساوی ہوجاوینگے -

ہون منحرف نہ کیون رہ و رسم ثواب سے | ۴۹۸ | ٹیڑھا لگا ہے قط قلم سرنوشت کو

منحرف = برگشتہ -

غالب کچھ اپنی سعی سے لہنا نہین مجھے | ۴۹۹ | خرمن جلے اگر نہ ملخ کھائے کشت کو

لہنا = یافت ونصیب - خرمن جلے الخ = یعنے ملخ سے اپنا کشت بچے تو برق سے نہ بچے -

وارستہ اُس سے ہین کہ محبت ہی کیون نہو | ۵۰۰ | کیجے ہمارے ساتھ عداوت ہی کیون نہو

وارستہ = آزاد -

چھوڑا نہ مجھ مین ضعف نے رنگ اختلاط کا | ۵۰۱ | ہے دل پہ بار نقش محبت ہی کیون نہو

دل یہانتک ضعیف ہوگیا کہ نقش محبت کو بھی اُٹھا نہین سکتا -

ہے مجھ کو تجھ سے تذکرۂ غیر کا گلا | ۵۰۲ | ہرچند بر سبیل شکایت ہی کیون نہو

بر سبیل شکایت ہی کیون نہو تذکرۂ غیر -

پیدا ہوئی ہے کہتے ہین ہر درد کی دوا | ۵۰۳ | یون ہو تو چارۂ غم الفت ہی کیون نہو

پیدا ہوئی ہے الخ = حدیث لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ - یوں ہو تو الخ =
ہر درد کی دوا ہو اور علاج غم الفت ہی کا نہو یعنی جیسے گویا غم مذکور درد نہیں ہے -

ڈالا نہ بیکسی نے کسی سے معاملہ	۵۰۴	اپنے سے کھینچتا ہوں خجالت ہی کیوں نہو

معاملہ یعنی کام اپنا نہ بن آنیکی شرمندگی آپ سے کھینچتا ہون نہ دوسرے سے

ہے آدمی بجائے خود اک محشر خیال	۵۰۵	ہم انجمن سمجھتے ہیں خلوت ہی کیوں نہو

خلوت انجمن ہے کیونکہ آدمی خود محشر خیال ہے -

ہنگامہ زبونیٔ ہمت ہے انفعال	۵۰۶	حاصل نکیجے دہر سے عبرت ہی کیوں نہو

زبونی = عجز - انفعال = خجالت - عبرت بھی زمانے سے نہ لیجئے کہ لینا عجز ہمت اور اوسکا حاصل خجالت ہے -

وارستگی بہانۂ بیگانگی نہیں	۵۰۷	اپنے سے کر نہ غیر سے وحشت ہی کیوں نہو
مٹتا ہے فوت فرصت ہستی کا غم کوئی	۵۰۸	عمر عزیز صرف عبادت ہی کیوں نہو

گو عمر بھر عبادت میں رہے تو بھی الا لیعرفون کے مقام کو نہ پہونچا -

قفس میں ہوں اگر اچھا بھی نجانیں میرے شیون کو	۵۰۹	مرا ہونا برا کیا ہے نوا سنجان گلشن کو

مرا ہونا برا کیا ہے = کیونکہ میں اسکا ہمصفیر اور شریک تمتع نہیں ہوں -

نہیں گر ہمدمی آسان نہو یہہ رشک کیا کم ہے	۵۱۰	ندی ہوتی خدایا آرزوے دوست دشمن کو

اگر ہمدمی دوست کی آسان نہیں - خیر - مگر رشک اس ہمدمی کا جو رقیب کو حاصل ہے کیا کم ہے - پس ہی خدا آرزوے یار اغیار کو ہونے ندے -

نہ نکلا آنکھ سے تیری اک آنسو اس جراحت پر ۱۱ھ کیا سینے مین جس نے خونچکان مژگان سوزن کو

تیری = خطاب بہ معشوق - جراحت = زخم - سینے = ایہام -

خدا شرمائے ہاتون کو کہ رکھتے ہین کشاکش مین ۱۲ھ کبھی میرے گریبان کو کبھی جانان کے دامن کو

ہاتون کو = اِن اپنے یا اُسکے ہاتون کو -

ابھی ہم قتل گہ کا دیکھنا آسان سمجھتے ہین ۱۳ھ نہین دیکھا شناور جوے خون مین تیرے توسن کو

قتل گہ = مقتلِ عُشاق - آسان سمجھتے ہین = کیونکہ اپنا خون بہنے کی نوبت نہین آئی اور اسی سبب سے تیرے توسن کو جوے خون مین شناور نہین دیکھا ہے -

ہوا چرچا جو میرے پانون کی زنجیر بننے کا ۱۴ھ کیا بیتاب کان مین جنبشِ جوہر نے آہن کو

کان مین = معدن آہن مین جنبشِ شوق جو جوہر کو ہونے لگی -

خوشی کیا کھیت پر میرے اگر سو بار ابر آوے ۱۵ھ سمجھتا ہون کہ ڈھونڈھے ہے ابھی سے برق خرمن کو

ابھی سے = کھیت تیار ہونے سے پہلے -

وفاداری بشرطِ استواری اصل ایمان ہے ۱۶ھ مرے بتخانہ مین تو کعبہ مین گاڑو برہمن کو

برہمن کا بتکدہ مین مرنا وفاداری ہے اور وفا اصلِ ایمان ہے پس اس صفت کے صلہ مین برہمن کو کعبہ مین گاڑو اگرچہ بُتخانہ مین مرجاے -

شہادت تھی مری قسمت مین جو دی تھی یہ خو مجکو ۱۷ھ جہان تلوار کو دیکھا جھکا دیتا تھا گردن کو

خو = خصلت -

نہ لٹتا دن کو تو کب رات کو یون بیخبر سوتا ۱۸ھ رہا کھٹکا نہ چوری کا دعا دیتا ہون رہزن کو

چوری کا = رات کی رہزنی کا۔

سخن کیا کہہ نہیں سکتے کہ جویا ہون جواہر کے | ۵۱۹ | جگر کیا ہم نہیں رکھتے کہ کھودین جا کے معدن کو

سخن = شعر۔ جگر کیا ہم الخ = بلکہ اپنی جگہ کنی سے جواہر سخن پیدا کر لیتے ہین۔

مری شاہ سلیمان جاہ سے نسبت نہین **غالب** | ۵۲۰ | فریدون و جم و کیخسرو و داراب و بہمن کو

شاہ سلیمان جاہ = شاہ ظفر رحمۃ اللہ علیہ ہونگے۔

دھوتا ہون جب مین پینے کو اس سیم تن کے پانو | ۵۲۱ | رکھتا ہے ضد سے کھینچ کے باہر لگن کے پانو

لگن۔ تشت۔

دی سادگی سے جان پڑون کوہکن کے پانو | ۵۲۲ | ہیہات کیون نہ ٹوٹ گئے پیرزن کے پانو

ہیہات = ایہام تناسب۔

اللہ رے ذوق دشت نوردی کہ بعد مرگ | ۵۲۳ | ہلتے ہین خود بخود مرے اندر کفن کے پانو

گویا عدم کی صحرا نوردی مین ہین۔

ہے جوش گل بہار مین یان تک کہ ہر طرف | ۵۲۴ | اڑتے ہوے الجھتے ہین مرغ چمن کے پانو

الجھتے ہین = جوش گل سے الجھتے ہین۔

غالب مرے کلام مین کیونکر مزہ نہو | ۵۲۵ | پیتا ہون دھو کے خسرو شیرین سخن کے پانو

خسرو شیرین سخن = یعنے **شاہ ظفر**۔

اپنے کو دیکھتا نہین ذوق ستم تو دیکھ | ۵۲۶ | آئینہ تاکہ دیدۂ نخچیر سے نہو

جب تک چشم قربانی سے آئینہ نہو اپنی صورت کو دیکھتا نہین۔ لطف یہہ کہ

چشمِ مذبوح مین ذابح کی صورت آئینہ کی مانند نقش پذیر ہوتی ہے ۔

وان پہنچ کر جو غش آتا پئے ہم ہے ہمکو ۔ ۵۲۷ ۔ صدرہ آہنگِ زمین بوسِ قدم ہے ہمکو

پئے ہم = پس یکدیگر یعنے پیاپے ۔ صدرہ = سو مرتبہ ۔ آہنگ = قصد ۔

دل کو مین اور مجھے دل محوِ وفا رکھتا ہے ۔ ۵۲۸ ۔ کسقدر ذوقِ گرفتاریٔ ہم ہے ہمکو

گرفتاریٔ ہم = گرفتاریٔ یکدیگر ۔ دل کو مین = یعنے مین دل کو محو وفا رکھتا ہون ۔

ضعف سے نقشِ پئے مور ہے طوقِ گردن ۔ ۵۲۹ ۔ تیرے کوچہ سے کہان طاقتِ رم ہے ہمکو

پئے = پاے ۔

جانکر کیجے تغافل کہ کچھہ امید بھی ہو ۔ ۵۳۰ ۔ یہ نگاہِ غلط انداز تو سم ہے ہمکو

جانکر = عمداً ۔ امید = توقع دلبری ۔ غلط انداز = سہواً ۔ بیجانے ۔

رشکِ ہمطرحی و دردِ اثرِ بانگِ حزین ۔ ۵۳۱ ۔ نالۂ مرغِ سحر تیغِ دو دم ہے ہمکو

رشکِ ہمطرحی = ایکدم ۔ دردِ اثرِ بانگِ حزین = دوسرا دم ۔

سر اڑانیکے جو وعدے کو مکرر چاہا ۔ ۵۳۲ ۔ ہنس کے بولے کہ ترے سر کی قسم ہے ہمکو

ہنس کے بولے الخ = سر اوڑا دینگے یا نہ اوڑائینگے کیونکہ پھر قسم کسکی سر کی کھائینگے ۔

دلکے خون کرنیکی کیا وجہ ولیکن ناچار ۔ ۵۳۳ ۔ پاسِ بے رونقیٔ دیدہ اہم ہے ہمکو

یعنی لہو رونے کی کوئی وجہ نہین مگر یہ کہ ناگزیر ۔ اگر لہو نہ روئین دیدہ بے رونق رہتا ہے ۔

تم وہ نازک کہ خموشی کو فغان کہتے ہو ۔ ۵۳۴ ۔ ہم وہ عاجز کہ تغافل بھی ستم ہے ہمکو

ہماری خموشی بھی تمھاری بار خاطر ہے پس ہم بے صبر تمھارے تغافل سے کیا فریاد کر سکیں -

مقطع سلسلۂ شوق نہیں ہے یہہ شہر	۵۳۵	عزم سیر نجف و طوف حرم ہے ہمکو

مقطع = جاے انقطاع - یہہ شہر = لکھنو -

لئے جاتی ہے کہیں ایک توقع غالب	۵۳۶	جادۂ رہ کشش کاف کرم ہے ہمکو

جادہ کو کشش کاف کرم سے تشبیہ تام ہے -

تم جانو تمکو غیر سے جو رسم وراہ ہو	۵۳۷	مجکو بھی پوچھتے رہو تو کیا گناہ ہو

رسم وراہ = رسم وراہ باطنی - پوچھتے رہو = بہ پرسش ظاہری پوچھتے رہو -

بچتے نہیں مواخذۂ روز حشر سے	۵۳۸	قاتل اگر رقیب ہے تو تم گواہ ہو

بچتے نہیں = ہم - تم گواہ ہو = تم ایسی گواہی دوگی کہ قاتل بچ جائیگا اور مقتول گرفتار ہو جائیگا -

کیا وہ بھی بیگنہ کش و حق ناشناس ہیں	۵۳۹	مانا کہ تم بشر نہیں خورشید وماہ ہو

وہ = خورشید وماہ -

اُبھرا ہوا نقاب میں ہے اُن کی ایک تار	۵۴۰	مرتا ہوں میں کہ یہہ نہ کسی کی نگاہ ہو

اُبھرا ہوا الخ = اور تاروں میں نقاب کے - کسی کی = عاشق کی -

جب میکدہ چھٹا تو پھر اب کیا جگہہ کی قید	۵۴۱	مسجد ہو مدرسہ ہو کوئی خانقاہ ہو

جگہہ کی قید شراب نوشی کے لئے -

غالب بھی گر نہو تو کچھہ ایسا ضرر نہیں	۵۴۲	دنیا ہو یارب اور میرا بادشاہ ہو

مرا بادشاہ = ظفر رح

گئی وہ بات کہ ہو گفتگو تو کیونکر ہو	٥٤٣	کہے سے کچھ نہوا پھر کہو تو کیونکر ہو

کہے سے = گفتگو سے - کہو تو - استفسار از ہم نفس -

ہمارے ذہن مین اس فکر کا ہے نام وصال	٥٤٤	کہ گر نہو تو کہان جائین ہو تو کیونکر ہو

گر نہو = وصال اگر نہو - ہو تو کیونکر ہو = اگر وصال حاصل ہو تو کسطرح ہو -

ادب ہے اور یہی کشمکش تو کیا کیجے	٥٤٥	حیا ہے اور یہی گو مگو تو کیونکر ہو -

ادب سے ہے ہمکو اور حیا ہے محبوب کو - کشمکش = کشاکش شوق -

تمہین کہو کہ گذارا صنم پرستون کا	٥٤٦	بتون کی ہو اگر ایسی ہی خو تو کیونکر ہو -

گذارا = گذران -

اولجھتے ہو تم اگر دیکھتے ہو آئینہ	٥٤٧	جو تم سے شہر مین ہون ایک دو تو کیونکر ہو

اولجھتے ہو = رشک سے اسکے کہ اپنا مثل کدہر سے پیدا ہوا -

جسے نصیب ہو روزِ سیاہ میرا سا	٥٤٨	وہ شخص دن نکہے رات کو تو کیونکر ہو

وہ شخص دن الخ = کیونکہ اُسکے روزِ سیاہ کے مقابلہ مین رات اندہیری روزِ روشن ہے -

ہمین پھر اُن سے امید اور اُنھین ہماری قدر	٥٤٩	ہماری بات ہی پوچھین نہ وُو تو کیونکر ہو

ہمین پھر الخ = ہمین امید اور انہین قدر کیا ہوگی - ہماری بات ہی پوچھین نہ = ہمارا ذکر ہی نکرین - وُو = ضمیر واحد غائب -

غلط تھا ہمین خط پر گمان تسلی کا	٥٥٠	نمانے دیدۂ دیدار جو تو کیونکر ہو

تسلّی = تسلی دل کے لئے - نمانے = خط کو نمانے - دیدار جو = دیدار طلب -

بتاؤ اُس مژہ کو دیکھکر کہ مجھکو قرار	۵۵۱	یہ نیش ہو رگِ جان مین فرو تو کیونکر ہو

یہ نیش ہو رگِ جان الخ = اس مصرع مین تعقیدِ لفظی ہے یعنے نیشِ فرو شدہ برگِ جان پر قرار کیونکر ہو -

مجھے جنون نہین غالبؔ ولے بقول حضور	۵۵۲	فراقِ یار مین تسکین ہو تو کیونکر ہو

بقول حضور = بقول شاہ ظفر رح -

کسی کو دیکے دل کوئی نواسنجِ فغان کیون ہو	۵۵۳	نہو جب دل ہی سینہ مین تو پھر منہ مین زبان کیون ہو
وہ اپنی خو نچھوڑین گے ہم اپنی وضع کیون چھوڑین	۵۵۴	سبک سر بنکے کیا پوچھین کہ ہم سے سرگران کیون ہو

وہ اپنی خو نچھوڑین گے = وہ اپنی خو جو سرگرانی ہے نچھوڑین گے - ہم اپنی وضع کیون چھوڑین = ہم اپنی وضع جو خودداری ہے کیون چھوڑین -

سبک سر = احمق - سرگران - متکبّر -

کیا غمخوار نے رُسوا لگے آگ اِس محبت کو	۵۵۵	نلاوے تاب جو غم کی وہ میرا رازدان کیون ہو

غمخوار نے = میرے ہمدرد نے - جو = غمخوار -

وفا کیسی کہان کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا	۵۵۶	تو پھر اے سنگدل تیرا ہی سنگِ آستان کیون ہو

وفا کیسی کہان کا عشق = واسوخت کے طور پر دل جلی بات ہے -

یہہ کہہ سکتے ہو ہم دل مین نہین ہین پر یہ بتلاؤ	۵۵۷	کہ جب دل مین تمہین تم ہو تو آنکھون سے نہان کیون ہو

ہم دل مین نہین ہین = ہم دل مین تمھارے نہین ہین - دل مین تمھین تم ہو = دل مین ہمارے تمھین تم ہو -

غلط ہی جذب دل کا شکوہ دیکھو جرم کس کا ہی	۵۵۸	نہ کھینچو گر تم اپنے کو کشاکش درمیان کیون ہو

جذب دل کا شکوہ = ہماری کشش دل کا شکوہ - جرم کس کا ہے = جرم تمھارا ہے - نہ کھینچو گر تم اپنے کو = اگر تم کنارہ کشی نکرو -

یہ فتنہ آدمی کی خانہ ویرانی کو کیا کم ہی	۵۵۹	ہوے تم دوست جسکے دشمن اُسکا آسمان کیون ہو

یہ فتنہ = دوستی تمھاری -

یہی ہے آزمانا تو ستانا کس کو کہتے ہین	۵۶۰	عدو کے ہو لئے جب تم تو میرا امتحان کیون ہو

امتحان = امتحان محبت -

کہا تم نے کہ کیون ہو غیر کے ملنے مین رسوائی	۵۶۱	بجا کہتے ہو سچ کہتے ہو پھر کہیو کہ ہان کیون ہو

ہان کیون ہو = رسوائی کیون ہو -

بے در و دیوار سا اک گھر بنایا چاہیے	۵۶۲	کوئی ہمسایہ نہو اور پاسبان کوئی نہو

ردیف ہای ہوز

از مہر تا بہ ذرہ دل و دل ہے آئینہ	۵۶۳	طوطی کو شش جہت سے مقابل ہے آئینہ

از مہر تا بہ ذرہ دل و دل ہے آئینہ = باعتبار سوزش و طپش آفتاب سے ذرہ تک مانند دل اور دل بصورت آئینہ ہے - طوطی کو = ہر پرستار آئینہ دل کو -

ہی سبزہ زار ہر در و دیوارِ غمکدہ ۵۶۴ جسکی بہار یہ ہو پھر اُسکی خزان نپوچھہ

ہے سبزہ زار = ہے سبزہ زار کثرتِ گریہ سے - خزان = کنایہ شکست و ریخت سے غمکدہ کے -

ناچار بیکسی کی بھی حسرت اُٹھائیے ۵۶۵ دشواری رہ و ستمِ ہمرہان نپوچھہ

رہ = راہ بیکسی - ہمرہان - بیکسان ہمراہ -

ردیف یای تحتیہ

صد جلوہ روبرو ہے جو مژگان اٹھائیے ۵۶۶ طاقت کہان کہ دید کا احسان اٹھائیے

جلوۂ دلدار کی دید کا احسان اسقدر ہے کہ اُٹھا نسکئے -

ہی سنگ پر براتِ معاشِ جنونِ عشق ۵۶۷ یعنے ہنوز منتِ طفلان اٹھائیے

برات = چک روزی -

دیوار بارِ منتِ مزدور سے ہے خم ۵۶۸ ای خانمان خراب نہ احسان اٹھائیے

دیوار = دیوار جو حالتِ افتادگی مین ہو - ای = خطاب عام -

یا میرے زخمِ رشک کو رسوا نہ کیجئے ۵۶۹ یا پردۂ تبسمِ پنہان اٹھائیے

رسوا نہ کیجئے = خندۂ بے پردہ و آشکار سے رسوا نکیجئے - یا پردۂ تبسم الخ = یا غیر کے ساتھہ تبسمِ پنہان کو ترک کیجے تا میرے زخمِ رشک کا خندہ آشکار رہو -

مسجد کے زیرِ سایہ خرابات چاہئیے ۵۷۰ بھون پاس آنکھہ قبلۂ حاجات چاہئیے

بھون کنایہ طاقِ مسجد سے اور آنکھہ میخانہ سے ہے -

عاشق ہوئی ہین آپ بھی اک اور شخص پر | ۵۷۱ | آخر ستم کی کچھہ تو مکافات چاہئے

ستم کی = ستم معشوقی کی -

دے داد ای فلک دلِ حسرت پرست کی | ۵۷۲ | ہان کچھہ نہ کچھہ تلافیٔ مافات چاہئے

دلِ حسرت پرست کی = عاشق کے دل کی - تلافیٔ مافات چاہئے = معشوق سے تلافی مافات چاہئے - (عاشق ہو ئی ہین) سے (تلافی مافات چاہئے) تک قطعہ بند ہے -

سیکھے ہین مہ رخون کیلئے ہم مصوری | ۵۷۳ | تقریب کچھہ تو بھر ملاقات چاہئے

تقریب = یہی نقاشی کی تقریب -

مٔے سے غرض نشاط ہی کس رو سیاہ کو | ۵۷۴ | اک گونہ بیخودی مجھے دن رات چاہئے

بیخودی = واسطے فراموشیٔ مکارہِ دنیا کے - ع ساقی بدہ آن بادہ کہ از ہوشِ خود افتم ❖ من بارِ خودم یک نفس از دوشِ خود افتم -

ہر رنگِ لالہ و گل و نسرین جدا جدا | ۵۷۵ | ہر رنگ مین بہار کا اثبات چاہئے

بہار کا اثبات چاہئے = بہارِ قدرتِ صانع کا شہود چاہئے -

سر پای خم پہ چاہئے ہنگامِ بیخودی | ۵۷۶ | رو سوی قبلہ وقتِ مناجات چاہئے

یعنے بحسبِ گردشِ پیمانۂ صفات | ۵۷۷ | عارف ہمیشہ مستِ مٔے ذات چاہئے

(سر پای خم الخ) سے (عارف ہمیشہ الخ) تک قطعہ بند ہے - بحسب گردش

بیمانۂ صفات = بکیفیاتِ جداگانۂ لطف و قہر۔

خاموشی ہی سے نکلے ہے جو بات چاہئے	۵۷۸	نشو و نما ہے اصل سے غالب فروع کو

نشو و نما = بالیدگی۔ خاموشی ہی سے الخ = کیونکہ فکر کو خامشی سے تعلق ہے۔

سو رہتا ہے باندازِ چکیدن سرنگون وہ بھی	۵۷۹	بساطِ عجز مین تھا ایکدل یک قطرہ خون وہ بھی

بساطِ عجز مین = بساطِ انسانی مین۔ سرنگون = دل سینہ مین منقلب ہے اسی لئے اسکو قلب کہتے ہین۔

تکلف برطرف تھا ایک اندازِ جنون وہ بھی	۵۸۰	رہی اُس شوخ سے آزردہ ہم چندے تکلف سے

تکلف سے = بناوٹ سے۔ تھا ایک اندازِ جنون وہ بھی = آزردہ رہنا بھی ایک اندازِ جنون تھا۔ وہ = آزردہ رہنا۔

کہ ہوگا باعثِ افزایشِ دردِ درون وہ بھی	۵۸۱	نکرتا کاش نالہ مجکو کیا معلوم تھا ہمدم

اے ہمدم مجکو معلوم تھا کہ اثرِ نالہ سے دردِ دل بڑھجایگا۔ اگر معلوم ہوتا نالہ نکرتا۔

مرے دریای بیتابی مین ہے اک موجِ خون وہ بھی	۵۸۲	نہ اتنا بُرّشِ تیغِ جفا پر ناز فرماؤ

وہ = تیغِ جفا۔ گویا موجِ دریای بیتابی برّش مین تیغِ جفا سے سوا ہے جسکے مقابل تیغِ جفا موجِ خون آسا ہے۔

لئے بیٹھا ہے اک دو چار جامِ واژگون وہ بھی	۵۸۳	مئی عشرت کی خواہش ساقیِ گردون سے کیا کیجیے

جامِ واژگون = جامِ تہی جسمین مئی عشرت کہان۔ دو چار = کنایہ سے تھ

ستیارہ دے ہے ۔

مرے دل میں ہے غالبؔ شوقِ وصل و شکوۂ ہجران | ۵۸۴ | خدا وہ دن کرے جو اس سے مین یہ بھی کہون وہ بھی

ہے بزمِ بتان میں سخن آزردہ لبون سے | ۵۸۵ | تنگ آ گئے ہین ہم ایسے خوشامد طلبون سے

ہے بزمِ بتان الخ = خوشامد گوئی سے جنکے لب خستہ ہوگئے اُن خوشامد گویون کا ذکر ہے یا یہہ کہ نفسِ سخن بفرطِ خوشامد گوئی لبون سے خوشامد گویون کی آزردہ ہے ۔

ہے دورِ قدح وجہِ پریشانیٔ صہبا | ۵۸۶ | یکبار لگا دو خمِ مے میرے لبون سے

وجہِ پریشانیٔ صہبا = سببِ تفرقۂ شراب ۔

رندانِ درِ میکدہ گستاخ ہین زاہد | ۵۸۷ | زنہار نہ ہونا طرف ان بے ادبون سے

طرف = مقابل ۔

بیدادِ وفا دیکھ کہ جاتی رہی آخر | ۵۸۸ | ہرچند مری جان کو تھا ربط لبون سے

عہدِ وفا نے جو معشوق کے ساتھ تھا جانِ برلب رسیدہ کے ربط کو لبون کے ساتھ رہنے نہ دیا اور پاسِ عہد مین جان جاتی رہی ۔

تا ہم کو شکایت کی بھی باقی نہ رہے جا | ۵۸۹ | سُن لیتے ہین گو ذکر ہمارا نہین کرتے

سُن لیتے ہین = ہمارا ذکر دوسرون سے سُن لیتے ہین ۔

گھر مین تھا کیا کہ ترا غم اُسے غارت کرتا | ۵۹۰ | وہ جو رکھتے تھے ہم اک حسرتِ تعمیر سو ہے

تھا کیا = اسباب و اثاث البیت نہین تھا ۔ حسرت = حسرت کو کوئی کیا غارت کرے ۔

غمِ دنیا سے گر پائی بھی فرصت سر اٹھانیکی	۵۹۱	فلک کا دیکھنا تقریب تیرے یاد آنیکی

سر اُٹھا کے فلک ستمگر کی طرف حسرت سے دیکھنا تیرے یاد آنے کی تقریب ہے۔

کھلے گا کسطرح مضمون مری مکتوب کا یارب	۵۹۲	قسم کھائی ہے اُس کافر نے کاغذ کی جلانے کی

کھلے گا = ایہام۔

لپٹنا پرنیان مین شعلۂ آتش کا آسان ہے	۵۹۳	ولے مشکل ہے حکمت دل مین سوزِ غم چھپانیکی

پیچیدگی یعنے پوشیدگی شعلہ کی پرنیان مین جو مشکل ہے وہ بھی آسان تر ہے بہ نسبت اسکے کہ سوزِ غم یعنے عشق کو حکمت سے دل مین چھپائیے۔

اُنھین منظور اپنے زخمیون کا دیکھ آنا تھا	۵۹۴	اُٹھے تھے سیرِ گل کو دیکھنا شوخی بہانے کی

اپنے زخمیون کا = اپنے خستگانِ عشق کا کہ از آن جملہ گل بھی ہین۔

لکد کوبِ حوادث کا تحمل کر نہین سکتے	۵۹۵	مری طاقت کہ ضامن تھی بتون کے ناز اٹھانیکی

تحمل کر نہین سکتی = اب تحمل کر نہین سکتی۔ ضامن تھی = پہلے ضامن تھی۔

حاصل سے ہاتھ دھو بیٹھ اے آرزو خرامی	۵۹۶	دل جوشِ گریہ مین ہے ڈوبی ہوئی اسامی

حاصل سے = حصولِ اسامیِ مذکور سے۔ اسامی = اصطلاح اہل دفتر۔

اُس شمع کیطرح سے جسکو کوئی بجھا دے	۵۹۷	مین بھی جلے ہوؤن مین ہون داغِ ناتمامی

اُس شمع الخ = اُس جلتی شمع کے مانند کہ جسکو خاموش کردین۔

داغِ ناتمامی = اپنی نقصِ سوختگی کا داغ بدل ہون۔

مصرع اول	نمبر	مصرع ثانی
کیا تنگ ہم ستم زدگان کا جہان ہے	۵۹۸	جس مین کہ ایک بیضۂ مور آسمان ہے
ہے کائنات کو حرکت تیرے ذوق سے	۵۹۹	پرتو سے آفتاب کے ذرہ مین جان ہے

ذوق = شوق ۔

حالانکہ ہے یہ سیلیٔ خارا سے لالہ رنگ	۶۰۰	غافل کو میرے شیشہ پہ مَے کا گمان ہے

سیلی = طمانچہ ۔ خارا = سنگِ سخت جس سے شیشہ بنتا ہے ۔

کی اُس نے گرم سینۂ اہل ہوس مین جا	۶۰۱	آوے نہ کیون پسند کہ ٹھنڈا مکان ہے

اُس نے = معشوق نے ۔ اہل ہوس = مردمِ بوالہوس جنکا سینہ گرمیٔ عشقِ صادق سے خالی ہے ۔

کیا خوب تم نے غیر کو بوسہ نہین دیا	۶۰۲	بس چپ رہو ہمارے بھی مُنہ مین زبان ہے

نہین دیا = طنز آمیز گفتگو ہے ۔ زبان ہے = اس بات کے اثبات کے لئے یا بوسہ طلب کرنے کے لئے زبان ہے ۔

بیٹھا ہے جو کہ سایۂ دیوار یار مین	۶۰۳	فرمان روای کشورِ ہندوستان ہے

ہر ایک بیٹھنے والا پادشاہ ہے یا خود بادشاہِ ہند بیٹھا ہوا ہے ۔ ہندوستان کو یہان کے لوگون کی سیاہی و سبزیٔ رنگ کے بلحاظ سایہ سے تشبیہ تام ہے فتامل

ہستی کا اعتبار بھی غم نے مٹا دیا	۶۰۴	کس سے کہون کہ داغ جگر کا نشان ہے

ہستی کا اعتبار الخ = عشق نے خوار و بے اعتبار کر دیا ۔ جگر کا نشان ہے = یادگار یا فرزند جگر کا ہے ۔

ہے بارے اعتمادِ وفاداری اسقدر ۶۰۵ غالب ہم اسمین خوش ہین کہ نامہربان ہے

دوست کی نامہربانی پر خوش ہین باعتمادِ اپنی وفاداری کے کہ ترکِ محبت نکرینگے -

درد سے میرے ہے تجھکو بیقراری ہائے ہائے ۶۰۶ کیا ہوئی ظالم تری غفلت شعاری ہائے ہائے

میرے حال سے جو مین اس درد کو پہونچا غفلت شعاری تیری کدہر گئی جو تو بیقراری کر رہا ہے اور اس بیقراری پر افسوس ہے -

تیرے دل مین گر نتھا آشوبِ غم کا حوصلہ ۶۰۷ تو نے پھر کیون کی تھی میری غمگساری ہائے ہائے

حوصلہ = ظرف و تحمل -

کیون مری غمخوارگی کا تجھکو آیا تھا خیال ۶۰۸ دشمنی اپنی تھی میری دوستداری ہائے ہائے

دشمنی اپنی تھی الخ = مجھ سے جو دوستداری کی گویا اپنے ساتھ دشمنی کی -

عمر بھر کا تو نے پیمانِ وفا باندھا تو کیا ۶۰۹ عمر کو بھی تو نہین ہے پایداری ہائے ہائے

عمر کو بھی تو الخ = پھر پیمانِ وفا کی کیا پایداری -

زہر لگتی ہے مجھے آب و ہوائے زندگی ۶۱۰ یعنے تجھ سے تھی اسے ناسازگاری ہائے ہائے

اسے = آب و ہوای زندگی کو تجھ سے مخالفت تھی -

گلفشانی ہائے نازِ جلوہ کو کیا ہو گیا ۶۱۱ خاک پر ہوتی ہے تیری لالہ کاری ہائے ہائے

گلفشانی تیرے نازِ جلوہ کی کدہر گئی کہ وہ بالائے زمین ہوتی تھی سو آب زیرِ زمین ہو گئی -

شرمِ رسوائی سے جا چھپنا نقابِ خاک مین	۶۱۲	ختم ہے الفت کی تجھ پر پردہ داری ہائے ہائے

رسوائی = بدنامی - خاک = قبر -

خاک مین ناموسِ پیمانِ محبت مل گئی	۶۱۳	اٹھ گئی دنیا سے راہ و رسمِ یاری ہائے ہائے

خاک مین الخ = تیرے مرنے سے خاک مین الخ - اٹھ گئی الخ = تیرے اٹھ جانے سے اٹھ گئی الخ -

ہاتھ ہی تیغ آزما کا کام سے جاتا رہا	۶۱۴	دل پہ اک لگنے نپایا زخمِ کاری ہائے ہائے

تیغ زن کا ہاتھ ہی بسبب نازکی چند وار کرنے مین شل ہو گیا - یہہ کنایہ اسکی موت سے ہے -

کسطرح کاٹے کوئی شبہای تارِ برشکال	۶۱۵	ہے نظر خو کردۂ اختر شماری ہائے ہائے

کسطرح کاٹے الخ = کیونکہ اختر پردۂ ابر مین چھپے رہتے ہین - ہے نظر = ہے اپنی نظر -

گوش مہجورِ پیام و چشم محرومِ جمال	۶۱۶	ایک دل تسپر یہ نا امیدواری ہائے ہائے

نا امیدواری = گوش و چشم کی نا امیدواری -

عشق نے پکڑا نتھا غالب ابھی وحشت کا رنگ	۶۱۷	رہگیا تھا دل مین جو کچھ ذوقِ خواری ہائے ہائے

دل مین جو کچھ خواری عشق کا ذوق تھا نکلنے نپایا دون ہی رہگیا اور عشق کی رسوائی ہنوز نہوئی تھی -

سرگشتگی مین عالمِ ہستی سے یاس ہے	۶۱۸	تسکین کو دی نوید کہ مرنے کی آس ہے

ہستی = زندگی - نوید - خوشخبری -

لیتا نہین مرے دل آوارہ کی خبر	۶۱۹	ابتک وہ جانتاہے کہ میرے ہی پاس ہے

میرے ہی پاس ہے = حالانکہ دل آوارہ میرا اُسکے پاس ہے - میرے پاس نہین - یا میرا دل اسی کے پاس ہے - جا نکر خبر گیری نہین کرتا -

کیجے بیان سرورِ تپ غم کہان تلک	۶۲۰	ہر مُو مرے بدن پہ زبانِ سپاس ہے

سرورِ تپ غم = تپ مین قشعریرہ کی سی حالت ہوا کرتی ہے -

پی جسقدر ملی شبِ مہتاب مین شراب	۶۲۱	اس بلغمی مزاج کو گرمی ہی راس ہے

شبِ ماہ کو بلغمی مزاج ٹھرایا - بلغمی مزاج سفید رنگ ہوتے ہین چاندنی کے مانند -

گر خامشی سے فایدہ اخفای حال ہے	۶۲۲	خوش ہون کہ میری بات سمجھنی محال ہے

میری بات سمجھنی محال ہے = یعنے بیان و زبانِ خامشی یا آنکہ میری گفتگوی زبانی -

کس کو سناؤن حسرت اظہار کا گلا	۶۲۳	دل فردِ جمع و خرچ زبان ہای لال ہے

یعنے اپنے اظہارِ دردِ دل کی شکایتِ حسرت کس سے کرون کہ زبان ہای گنگِ مردم سے اس اظہار کی کہین داد نپائی اور دل اپنا فرد حساب زبان ہای مذکور کا ہے یعنے بہتیری زبانون کا اس فرد مین داخلہ ہے -

موسوی خانِ فطرت کا ایک مطلع اس مضمون سے ملتا ہوا ہے ؎

ہیچ کس آگہ ز شرحِ اشتیاقِ ما نشد ٭ نامۂ ما چون زبانِ لال ہرگز وا نشد

کس پردہ مین ہے آئینہ پرداز یا خدا	۶۲۴	رحمت کہ عذر خواہ لبِ بے سوال ہے

کس پردہ مین ہے = فلِلّٰہِ الطافُ خفیہ - آئینہ پرداز = آمادۂ ظہور - رحمت = رحمتِ الٰہی - لبِ بے سوال = لبِ خاموشِ مظلوم -

ہے ہے خدا نخواستہ وہ اور دشمنی	۶۲۵	اے شوقِ منفعل یہ تجھے کیا خیال ہے

اور = عطفِ استبعاد یعنے بعید ہے کہ نوبتِ دشمنی کی ہو - شوقِ منفعل = شرمندہ شوق باضافتِ مقلوب - یا صفتِ شوق یعنے اے شوقِ پشیمان -

مشکین لباسِ کعبہ علی کے قدم سے جان	۶۲۶	نافِ زمین ہے نہ کہ نافِ غزال ہے

نافِ زمین = کعبہ

وحشت پہ میری عرصۂ آفاق تنگ تھا	۶۲۷	دریا زمین کو عرقِ انفعال ہے

دریا زمین الخ = بسبب تنگیٔ زمین کے -

ہستی کے مت فریب مین آجائیو اسد	۶۲۸	عالم تمام حلقۂ دامِ خیال ہے

خیال = وہم -

تم اپنے شکوہ کی باتین نہ کھود کھود کے پوچھو	۶۲۹	حذر کرو مرے دل سے کہ اس مین آگ دبی ہے

کھودو گے تو دبی ہوی آگ شکوہ کی نکل آئیگی -

دلا یہ درد و الم بھی تو مغتنم ہے کہ آخر	۶۳۰	نہ گریۂ سحری ہے نہ آہِ نیم شبی ہے

درد و الم = دردو الم عاشقی - مغتنم ہے = کیونکہ چند روزہ ہے - آخر = انجامِ کار یعنے زوالِ عمر -

مصرع اول	نمبر	مصرع ثانی
ایک جا حرفِ وفا لکھا تھا سو بھی مٹ گیا	٦٣١	ظاہرا کاغذ ترے خط کا غلط بردار ہے
غلط بردار = غلطی کو مٹانے والی چیز جیسے ربر ۔		
جی جلے ذوقِ فنا کی ناتمامی پر نکیون	٦٣٢	ہم نہین جلتے نفس ہر چند آتشبار ہے
نفس = نالہ ہمارا یا شعر ہمارا ۔		
آگ سے پانی مین بجھتی وقت اٹھتی ہے صدا	٦٣٣	ہر کوئی درماندگی مین نالہ سے ناچار ہے
نالہ سے = نالہ کرنے سے ۔		
ہے وہی بدمستی ہر ذرہ کا خود عذر خواہ	٦٣٤	جسکے جلوہ سے زمین تا آسمان سرشار ہے
جلوہ = شرابِ تجلّی ۔ سرشار = لبریز ۔		
مجھ سے مت کہہ تو ہمین کہتا تھا اپنی زندگی	٦٣٥	زندگی سے بھی مرا جی ان دنون بیزار ہے
تو ہمین کہتا تھا اپنی زندگی = خطاب بہ غالب ۔ اپنی زندگی = اپنا سرمایۂ حیات ۔		
آنکھ کی تصویر سرنامہ پہ کھینچی ہے کہ تا	٦٣٦	تجھ پہ کھلجاوے کہ اسکو حسرتِ دیدار ہے
سرنامہ = عنوانِ خط ۔ اسکو = غالب کو ۔		
پینس مین گذرتے ہین جو کوچہ سے وہ میرے	٦٣٧	کندھا بھی کہارون کو بدلنے نہین دیتے
پینس = پالکی ۔ کندھا بھی کہارون الخ = اتنی شتابی سے گذرتے ہین ۔		
مری ہستی فضای حیرت آبادِ تمنا ہے	٦٣٨	جسے کہتے ہین نالہ وہ اسی عالم کا عنقا ہے

حیرت آبادِ تمنا = عالمِ موہوم - عنقا ہے = بلحاظِ بلند پروازی و گردن درازی -

خزان کیا فصلِ گل کہتے ہین کسکو کوئی موسم ہو	٦٣٩	وہی ہم ہین قفس ہے اور ماتم بال و پر کا ہے

کوئی موسم ہو = ہر موسم مین -

وفای دلبران ہے اتفاقی ورنہ اے ہمدم	٦٤٠	اثر فریادِ دلہای حزین کا کس نے دیکھا ہے

ہے اتفاقی = اتفاقی ہے نہ بتاثیرِ فریادِ دل ہاے عشاق - اتفاقی وہ کام جو یونہی بے سبب ہو جاے -

نہ لائے شوخیِ اندیشہ تابِ رنجِ نومیدی	٦٤١	کفِ افسوس ملنا عہدِ تجدیدِ تمنا ہے

عاشقِ نا امید کا کفِ افسوس ملنا تازہ کئی تمنا کا پیمان باندھنا ہے - عہد باندھتے وقت ہاتھ ہاتھ مین دیتے ہین - یہہ کفِ افسوس ملنے سے مشابہ ہے -

رحم کر ظالم کہ کیا بودِ چراغِ کشتہ ہے	٦٤٢	نبضِ بیمارِ وفا دودِ چراغِ کشتہ ہے

رحم کر بیمارِ وفا پر جسکی ہستی چراغِ کشتہ کے مانند ہے -

دل لگی کی آرزو بے چین رکھتی ہے ہمین	٦٤٣	ورنہ یان بیرونقی سودِ چراغِ کشتہ ہے

دل لگی = عشق و تعلقِ دلی - بیرونقی = خاموشی - چراغِ کشتہ = تمثیلِ دلِ بے سوزِ عشق کی ہے -

چشمِ خوبان خامشی مین بھی نوا پرداز ہے	٦٤٤	سرمہ تو کہوے کہ دودِ شعلۂ آواز ہے

نوا پرداز = سخنگو اشارون سے - سرمہ = چشمِ خوبان کا سرمہ -

پیکرِ عشاق سازِ طالعِ ناساز ہے ۶۴۵ نالہ گویا گردشِ سیّارہ کی آواز ہے

پیکرِ عشاق الخ = تن عاشقون کا طالعِ ناساز کا ساز ہے - سیّارہ = ستارۂ طالعِ ناساز -

دستگاہِ دیدۂ خونبار مجنون دیکھنا ۶۴۶ یک بیابان جلوۂ گل فرشِ پا انداز ہے

دستگاہ = قدرت وسامان - پا انداز ہے = پا اندازِ لیلی ہے -

عشق مجکو نہین وحشت ہی سہی ۶۴۷ میری وحشت تری شہرت ہی سہی

مین تیرا عاشق نہی - وحشی مزاج سہی - میری وحشت سبب تیری شہرت کا سہی کہ فلان معشوق کی بزمِ صحبت کا یہہ عاشق رمیدہ طبع ہے - واسوخت کی گفتگو ہے -

قطع کیجے نہ تعلق ہم سے ۶۴۸ کچھہ نہین ہے تو عداوت ہی سہی

تعلق = وابستگیٔ خاطر - کچھہ نہین ہے = محبّت کچھہ نہین ہے -

میرے ہونے مین ہے کیا رسوائی ۶۴۹ اے وہ مجلس نہین خلوت ہی سہی

میرے ہونے مین الخ = کیونکہ مین عاشقِ پاکدامن ہون -

ہم بھی دشمن تو نہین ہین اپنے ۶۵۰ غیر کو تجھہ سے محبت ہی سہی

ہم اپنے دشمن تو نہین ہین کہ تجھہ سے دوستی کرکے اپنے ساتھہ دشمنی کرینگے - غیر کو تجھہ سے محبت سہی - ہم کو نہی - واسوخت کا مضمون ہے

اپنی ہستی ہی سے ہو جو کچھہ ہو ۶۵۱ آگہی گر نہین غفلت ہی سہی

اپنی ہستی ہی الخ = اپنی ذات ہی سے ہو نہ غیر سے - یا اپنی ہی کیفیتِ

شرابِ ہستی سے ہو ۔

عمر ہر چند کہ ہے برق خرام ٦٥٢ دل کے خون کرنیکی فرصت ہی سہی

برق خرام = زود گذرندہ ۔ دل کے خون الخ = سفر کی فرطِ شتابی سے دل خون ہو جاتا ہے ۔

ہم کوئی ترکِ وفا کرتے ہین ٦٥٣ نسہی عشق مصیبت ہی سہی

ہمارے حق مین عشق نہوا ۔ ایک مصیبت ہی ہوئی ۔ مگر جھیل لینگے وفاداری نہ چھوڑینگے ۔

کچھ تو دے اے فلکِ نا انصاف ٦٥٤ آہ و فریاد کی رخصت ہی سہی

سائل کو کچھ دینا چاہیئے ۔ داد نہ دے فریاد کی رخصت تو دے ۔

ہم بھی تسلیم کی خو ڈالین گے ٦٥٥ بے نیازی تری عادت ہی سہی

تسلیم کی خو = خصلت مان لینے کی تیری بے نیازی و استغنا کو ۔

یار سے چھیڑ چلی جائے اسد ٦٥٦ گر نہین وصل تو حسرت ہی سہی

حسرت = ارمانِ وصل ۔

ہے آرمیدگی مین نکوہش بجا مجھے ٦٥٧ صبحِ وطن ہے خندۂ دندان نما مجھے

آرام طلبی مین ملامت کرنا مجھ پر بجا ہے ۔ گویا صبحِ وطن جو سببِ استراحت ہے میری نکوہشِ غفلت کے لئے خندۂ دندان نما ہے ۔ صبحِ وطن کی تشبیہ خندۂ دندان نما کے ساتھ لطفِ نمایان رکھتی ہے ۔

ڈھونڈھے ہے اُس مغنیِ آتش نفس کو جی | ۶۵۸ | جسکی صدا ہو جلوۂ برقِ فنا مجھے

مغنیِ آتش نفس = ایسا مغنی جسکا نغمہ جانسوز ہو اور اُسکی آواز برق کی مانند میرے خرمنِ ہستی کو جلادے -

مستانہ طی کرون ہون رہِ وادیِ خیال | ۶۵۹ | تا بازگشت سے نہ رہے مدعا مجھے

خیال = فکرِ شعر - تا بازگشت سے الخ = مست اپنے راہ کی بازگشت نہین جانتا کہ کہان سے آیا تھا اور کدھر کو جاتا ہے -

کرتا ہے بسکہ باغ مین تو بے حجابیان | ۶۶۰ | آنے لگی ہے نکہتِ گل سے حیا مجھے

آنے لگی ہے الخ = کیونکہ نکہتِ گل کی بے پردگی باغ مین ایسی نہین ہے جیسے تیری -

کھُلتا کسی پہ کیون مرے دل کا معاملہ | ۶۶۱ | شعرون کے انتخاب نے رسوا کیا مجھے

دل کا معاملہ = یعنے تعلقِ خاطر و گرفتاریِ دل - شعرون کے انتخاب الخ = کیونکہ عاشق لوگ شعرِ حالی کو پسند کرتے ہین -

زندگی اپنی جب اس شکل سے گذری غالب | ۶۶۲ | ہم بھی کیا یاد کرینگے کہ خدا رکھتے تھے

نعوذ باللہ من ھفوات الشعراء

اُس بزم مین مجھے نہین بنتی حیا کئے | ۶۶۳ | بیٹھا رہا اگرچہ اشارے ہوا کئے

بیٹھا رہا اگرچہ الخ = بے حیا بنکے بیٹھا رہا اگرچہ غیرون سے اشارے ہوا کئے -

دل ہی تو ہے سیاستِ دربان سے ڈر گیا | ۶۶۴ | مین اور جاؤن در سے ترے بن صدا کئے

ڈر کے چپکا چلا گیا ورنہ میرا تیرے در سے صدا نکئے ہوئے جانا بعید بات ہے -

رکھتا پھروں ہوں خرقہ و سجادہ رہن مے | ٦٦٥ | مدت ہوئی ہے دعوت آب و ہوا کیے

آب و ہوا = شراب و نغمہ ۔

بے صرفہ ہی گذرتی ہے ہو گرچہ عمر خضر | ٦٦٦ | حضرت بھی کل کہیں گے کہ ہم کیا کیا کیے

حضرت = خضر علیہ السلام ۔

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم | ٦٦٧ | تو نے وہ گنج ہائے گرانمایہ کیا کیے

مقدور ہو تو پوچھوں = پوچھ سکوں ۔ لئیم = بخیل ۔ گنج ہائے گرانمایہ =
کنایہ اجساد مقبورین سے ہے جنکا پتا نہیں ۔

کس روز تہمتیں نہ تراشا کیے عدو | ٦٦٨ | کس دن ہمارے سر پہ نہ آرے چلا کیے

تراشنا تناسبات سے آرے کی ہے ۔

صحبت میں غیر کی نہ پڑی ہو کہیں یہ خو | ٦٦٩ | دینے لگا ہے بوسہ بغیر التجا کیے

یہہ خو = خصلت بے شرمی ۔ بغیر التجا کیے = بے مانگے ۔

ضد کی ہے اور بات مگر خو بری نہیں | ٦٧٠ | بھولے سے اس نے سینکڑوں وعدہ وفا کیے

خو = بھولے سے وعدہ وفا کرنا ۔

غالب تمہیں کہو کہ ملیگا جواب کیا | ٦٧١ | مانا کہ تم کہا کیے اور وہ سنا کیے

ملیگا جواب کیا = تمہارے کہنے کا کیا جواب ملیگا ۔

رفتار عمر قطع رہ اضطراب ہے | ٦٧٢ | اس سال کے حساب کو برق آفتاب ہے

روانی عمر کی راہ نوردی بیقراری کی ہے بجلی کے مانند ۔ عمر کی تقویم کے حساب کو

جو آفتاب سے یعنے شمسی ہوا کرتا ہے برق بجاے آفتاب ہے -

مینائی مے ہے سرو نشاطِ بہار سے	٦٧٣	بالِ تدرو جلوۂ موج شراب ہے

بالِ تدرو الخ = تدرو کہ عاشق ہے سرو کا اسکے بال کو موجِ مے سے تشبیہ دی ہے -

زخمی ہوا ہی پاشنہ پای ثبات کا	٦٧٤	نے بھاگنے کی گون نہ اقامت کی تاب ہے

گون بوزنِ عون - مونث - قابو و فرصت -

جاداد بادہ نوشئی رندان ہی شش جہت	٦٧٥	غافل گمان کرے ہی کہ گیتی خراب ہے

جاداد = جایداد - غافل گمان الخ = ہوشیار کے پاس خراب نہین بلکہ خرابات ہے -

نظارہ کیا حریف ہو اُس برق حسن کا	٦٧٦	جوش بہار جلوہ کو جس کے نقاب ہے

نظارہ اس برقِ حسن کو کیا دیکھ سکے جسکے جلوۂ حسن کے لیے جوش بہار نقاب ہے یا جسکے جلوۂ حسن سے نقاب بمنزلۂ جوشِ بہار ہے -

مین نامراد دل کی تسلی کو کیا کرون	٦٧٧	مانا کہ تیرے رخ سے نگہ کامیاب ہے

دل = دل جو طالب وصل ہے - مانا = فرض کیا -

گزرا اسد مسرت پیغام یار سے	٦٧٨	قاصد پہ مجکو رشکِ سوال و جواب ہے

سوال و جواب = سوال و جواب جو قاصد نے یار سے کیے ہین -

دیکھنا قسمت کہ آپ اپنے پہ رشک آجاے ہی	٦٧٩	مین اُسے دیکھون بھلا کب مجھ سے دیکھا جاے ہے

دیکھنا قسمت = دیکھنا خوبی و بلندی قسمت -

ہاتھ دھو دل سے یہی گرمی گر اندیشہ مین ہے	۶۸۰	آبگینہ تندی صہبا سے پگھلا جائے ہے
غیر کو یارب وہ کیونکر منع گستاخی کرے	۶۸۱	گر حیا بھی اسکو آتی ہے تو شرما جائے ہے

اپنی حیا کے آنے سے جو آپ شرما جائے وہ منع گستاخی غیر کیونکر کرے -

دور چشم بد تری بزم طرب سے واہ واہ	۶۸۲	نغمہ ہو جاتا ہے وان گر نالہ میرا جائے ہے

نغمہ ہو جاتا ہے بتاثیر بزم یا بہ بیدردی اہل بزم -

گرچہ ہے طرز تغافل پردہ دار راز عشق	۶۸۳	پر ہم ایسے کھوے جاتے ہین کہ وہ پا جائے ہے

طرز تغافل = عاشق کی طرز تغافل - کھوے جاتے ہین = تغافل مین کھوے جاتے ہین - وہ پا جائے ہے = ہمارے عاشق ہونے کو وہ پا جائے ہے -

اسکی بزم آرائیان سنکر دل رنجور یان	۶۸۴	مثل نقش مدعای غیر بیٹھا جائے ہے

بیٹھنے مین دو پہلو ہین - بیٹھنا نقش مدعا کا = صورت پذیر ہونا مدعا کا - بیٹھنا دل کا = بیطاقتی و پستی دل کی -

ہو کے عاشق وہ پری رخ اور نازک بن گیا	۶۸۵	رنگ کھلتا جائے ہے جتنا کہ اڑتا جائے ہے

اڑنا پری کے مناسب ہے -

نقش کو اسکے مصور پر بھی کیا کیا ناز ہین	۶۸۶	کھینچتا ہے جسقدر اتنا ہی کھنچتا جائے ہے

کھنچتا جائے ہے = اکڑتا جائے ہے -

گرم فریاد رکھا شکل نہالی نے مجھے	۶۸۷	تب امان ہجر مین دی برد لیالی نے مجھے

تصورِ تصویرِ نہالی سے برشکِ ہم آغوشیٔ یار مجھے گرم فریاد رکھا تو بسبب گرمیٔ فریاد کے سردیٔ شب ہای ہجر نے مجھے امان دی -

نسیہ و نقدِ دو عالم کی حقیقت معلوم	٦٨٨	لے لیا مجھ سے مری ہمت عالی نے مجھے

دام و نقد دو عالم کا ناچیز تھا بجز حقیقتِ آدم کے کہ مظہر اتم ہے - اسلئے میری ہمت نے اس نسیہ و نقدِ بے حقیقت سے دست بردار ہو کے صرف مجھکو مجھ سے لے لیا - کہ لینے کے لایق میرا ہی نقدِ وجود تھا اور باقی ناچیز -

کثرت آرائی وحدت ہے پرستاریٔ وہم	٦٨٩	کر دیا کافر ان اصنامِ خیالی نے مجھے

وحدت کی جلوہ گری کثرت مین پرستش وہم کی ہے - ان بتانِ وہمی یعنے مخلوقاتِ موہومہ کی پرستش نے مجھے کافر بنا دیا -

ہوسِ گل کا تصور مین بھی کھٹکا نرہا	٦٩٠	عجب آرام دیا بے پروبالی نے مجھے

اپنے کو ایسا بلبلِ بے بال و پر چمنِ دنیا کا قرار دیا ہے کہ جس کا گل تک پہونچنا ایک طرف - آرزوی گل بھی کبھی اُسکے تصور مین نہ گذری -

کارگاہِ ہستی مین لالہ داغ ساماں ہے	٦٩١	برقِ خرمنِ راحت خونِ گرم دہقان ہے

کارخانۂ دنیا مین گل لالہ سامانِ داغ رکھنے والا ہے - گویا گرمجوشیٔ دہقان کی تربیتِ گل ہا مین اُس کے خرمنِ راحت کے جلا دینے کو بجلی ہے -

غنچہ تا شگفتن ہا برگ عافیت معلوم	٦٩٢	باوجودِ دلجمعی خوابِ گل پریشان ہے

غنچہ نا شگفتہ سے شگفتن ہا تک برگ عافیت ندارد - دیکھو با وصف تماطر
جمعی کہ گل بادشاہ چمن ہے خواب گل جو لنا یہ اوراق گل سے ہے پریشان ہے -

ہم سے رنج بیتابی کسطرح اُٹھایا جاے | ۶۹۳ | داغ پشتِ دستِ عجز شعلہ خس بدندان ہے

پشتِ دست رکھنا زاری و فروتنی کرنی - خس بدندان پکڑنا یعنے تنکا دانتوں
میں لینا پناہ دامان چاہنا - یعنے داغ سا یا بصورت پشتِ دستِ عجز ہے
اور شعلہ خس بدندان ہے - جہان رنج بیتابی اُٹھانے سے یہہ عاجز ہیں
ہم کیونکر اٹھا سکیں -

اُگ رہا ہے در و دیوار سے سبزہ غالب | ۶۹۴ | ہم بیابان میں ہیں اور گھر میں بہار آئی ہے

اُگ رہا ہے در و دیوار سے سبزہ جیسے خانہ ہای افتادہ و خراب و ویران ہیں -
اس اعتبار سے ہم صحرا میں ہیں اور بلحاظ روئیدگی کے بہارستان میں -

سادگی پر اُسکی مرجانیکی حسرت دل میں ہے | ۶۹۵ | بس نہیں چلتا کہ پھر خنجر کفِ قاتل میں ہے

یعنے سادہ لوحی محبوب پر مرجانے کا ارمان ہے کہ اپنے کشتۂ عشق کو خنجر سے
مارا چاہتا ہے - یا - اُسکی سادہ روئی پر مرنے کی حسرت ہے مگر خنجر قاتل کے
ہاتھ میں ہونے سے بمجبوری کشتۂ خنجر ہونا پڑا - پھر = مرادف بھی کا ترجمہ
نیز -

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اُس نے کہا | ۶۹۶ | میں نے یہہ جانا کہ گویا یہہ بھی میرے دل میں ہے

یہہ بھی = یہہ تقریر یا مُقرّر یا لذّت -

گرچہ ہے کس کس برائی سے ولے با این ہمہ	۶۹۷	ذکر میرا مجھہ سے بہتر ہے کہ اُس محفل مین ہے
بس ہجومِ نا امیدی خاک مین مل جائیگی	۶۹۸	یہہ جو اک لذت ہماری سعی بے حاصل مین ہے

سعی بے حاصل = وہ سعی جو حصولِ مدعا کی توقع پر کی جاتی ہے -

رنجِ رہ کیون کھینچیے واماندگی کو عشق ہے	۶۹۹	اُٹھہ نہین سکتا ہمارا جو قدم منزل مین ہے

رنجِ سفر کیون اُٹھائین - ہم عاشق واماندگی ہین - یا ہماری تحیت واماندگی کو ہے جسکی بدولت جو قدم ہمارا اُٹھہ نہین سکتا وہ منزلِ مقصود مین ہے - منزل پہونچکے ٹھیر جاتے ہین -

جلوہ زارِ آتشِ دوزخ ہمارا دل سہی	۷۰۰	فتنۂ شورِ قیامت کسکی آب و گل مین ہے

جلوہ زارِ آتشِ دوزخ ہمارا دل ہی باعتبارِ سوزِ عشق - فتنۂ شورِ قیامت بہ لحاظِ ہنگامہ پردازیِ حسن تمھاری طینت مین ہے -

ہے دلِ شوریدۂ غالب طلسمِ پیچ و تاب	۷۰۱	رحم کر اپنی تمنا پر کہ کس مشکل مین ہے

رحم کر = خطاب بہ محبوب - یعنی تیری آرزو پر جو غالب کے دلِ پرپیچ و تاب مین ہے رحم کر اور دیکھہ تمنای مذکور کس مشکل و آفت مین پڑی ہے -

دل سے تری نگاہ جگر تک اُتر گئی	۷۰۲	دونون کو اک ادا مین رضامند کر گئی

تبدیل مصرع ثانی از والہ غفرلہ - مصرع - تیغ اجل تھی دم مین کئی کام کر گئی -

شق ہوگیا ہے سینہ خوشا لذتِ فراغ	۷۰۳	تکلیفِ پردہ داریِ زخمِ جگر گئی

فراغ = فراغت پردہ داری زخم جگر سے ۔

وہ بادۂ شبانہ کی سرمستیان کہان	۷۰۴	اوٹھیے بس اب کہ لذت خواب سحر گئی

اوٹھئی بس الخ = وہ سرمستی اُتر جانے سے لذت خواب سحر گئی ۔

اُڑتی پھرے ہے خاک مری کوی یار مین	۷۰۵	بارے اب ای ہوا ہوس بال و پر گئی

بارے اب الخ = جو آرزو تھی حاصل ہوی ۔ ہوا بمعنی باد و خواہش ایہام ہے ۔

دیکھو تو دل فریبی انداز نقش پا	۷۰۶	موج خرام یار بھی کیا گل کتر گئی

موج خرام یار = یعنے موج بہار خرام یار ۔

ہر بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی	۷۰۷	اب آبروی شیوۂ اہل نظر گئی

بوالہوس = عاشق کاذب ۔ اہل نظر = عاشقان صادق ۔

نظارہ نی بھی کام کیا وان نقاب کا	۷۰۸	مستی سے ہر نگہ تری رخ پر بکھر گئی

بکھرنا رعایت نقاب کی ہے ۔

فردا و دی کا تفرقہ یکبار مٹ گیا	۷۰۹	کل تم گئے کہ ہم پہ قیامت گذر گئی

فردا = روز آیندہ ۔ دی = روز گذشتہ ۔

تسکین کو ہم نروئین جو ذوق نظر ملے	۷۱۰	حوران خلد مین تری صورت مگر ملے

شاید تیری صورت حوران جنت مین ملے اور اس ملنے سے مزہ نظر بازی کا حاصل ہو مگر ہم تجھے ندیکھین تو تسکین کا کیا ماتم نہ کرینگے ۔

اپنی گلی مین مجھکو نکر دفن بعدِ قتل ۔ ۷/۱۱ ۔ میرے پتے سے خلق کو کیون تیرا گھر ملے

میرے پتے سے = میری مدفن کے پتے سے ۔

ساقی گری کی شرم کرو آج ورنہ ہم ۔ ۷/۱۲ ۔ ہر شب پیا ہی کرتے ہین مے جسقدر ملے

شرم کرو اور مے باندازۂ حوصلہ دو ۔

تجھ سے تو کچھ کلام نہین لیکن اے ندیم ۔ ۷/۱۳ ۔ میرا سلام کہیو اگر نامہ بر ملے

یعنے بجز سلام پہونچانے کے تو اور کچھ نامہ بر سے کلام نکرنا ۔ یہہ رشک آمیز گفتگو ہے ۔

تم کو بھی ہم دکھائین کہ مجنون نے کیا کیا ۔ ۷/۱۴ ۔ فرصت کشاکش غم پنہان سے گر ملے

کشاکشِ غمِ پنہان سے اگر فرصت ملے تو ظاہرا بھی مجنون کی سی سرگذشت دیوانگی ہم بھی تم کو دکھائینگے ۔

اے ساکنانِ کوچۂ دلدار دیکھنا ۔ ۷/۱۵ ۔ تم کو کہین جو غالب آشفتہ سر ملے

آشفتہ سر = شوریدہ سر ۔ دیوانہ ۔

کوئی دن گر زندگانی اور ہے ۔ ۷/۱۶ ۔ اپنے جی مین ہم نے ٹھانی اور ہے

کوئی دن = چند روز ۔ اپنی جی مین الخ = اسمین کئی پہلو ہین ۔ موارد مختلفہ پر کہا جا سکتا ہے ۔ ظاہرا واسوخت کا مضمون ہے کہ تیرے عشق سے دست بردار ہون گے اور کوئی دوسرا یار اختیار کرینگے ۔ و علی ہذا القیاس ۔

آتشِ دوزخ مین یہہ گرمی کہان ۔ ۷/۱۷ ۔ سوزِ غم ہاے نہانی اور ہے

نہانی = دلی ۔

دے کے خط مُنہ دیکھتا ہے نامہ بر	۱۸	کچھ تو پیغام زبانی اور ہے

مُنہ دیکھتا ہے کہ مضمون مخالفِ مقصود مکتوب الیہ ہے ۔ یا کیا ہے ۔
کوئی کوئی زبانی پیام تو برخلاف ہے ۔

قاطعِ اعمار ہین اکثر نجوم	۱۹	وہ بلاے آسمانی اور ہے

وہ بلائے آسمانی = محبوب رشکِ ستارگان ۔

ہوچکین **غالب** بلائین سب تمام	۲۰	ایک مرگِ ناگہانی اور ہے

مرگِ ناگہانی = معشوقۂ تازہ یا حادثۂ نو ۔

کوئی امید بر نہین آتی	۲۱	کوئی صورت نظر نہین آتی

کوئی صورت = برآمد مدعا کی یا محبوبِ ماہ سیما کی صورت ۔

موت کا ایک دن معین ہے	۲۲	نیند کیون رات بھر نہین آتی

کیا نیند موت ہو گئی ہے جو روزِ معین پر ہی آیئے گی اور رات بھر آتی نہین ۔

آگے آتی تھی حالِ دل پہ ہنسی	۲۳	اب کسی بات پر نہین آتی ۔

اب ہم ایسے متحیر و مبہوت ہو گئے ۔

ہے کچھ ایسی ہی بات جو چپ ہون	۲۴	ورنہ کیا بات کر نہین آتی ÷ ÷

کچھ ایسی حیرت انگیز بات ہے جس سے مین خاموش ہو رہا ہون والا وہ
کونسی بات ہے جو مجھے کرنی نہین آتی ۔

کیون نہ چیخون کہ یاد کرتے ہین ۔ ۷۲۵ ۔ میری آواز گر نہین آتی

میری آواز محبوب کے یا اہل محلہ کے کان مین -

داغ دل گر نظر نہین آتا ۔ ۷۲۶ ۔ بو بھی اے چارہ گر نہین آتی

ہمارے دل کا داغ پنہان اگر تجھے دکھتا نہین تو کیا اُسکی بو بھی مشموم نہین ہوتی - دوسرے معنے - ہمارا داغ پوشیدہ خارج حس اور اُسکی بوی سوختہ بھی نامحسوس - پھر اے چارہ گر تو کیا چارہ گری کریگا -

ہم وہان ہین جہان سے ہم کو بھی ۔ ۷۲۷ ۔ کچھ ہماری خبر نہین آتی ٭

وہان = اُس عالم بیخبری مین -

مرتے ہین آرزو مین مرنے کی ۔ ۷۲۸ ۔ موت آتی ہے پر نہین آتی

موت آتی ہے الخ = ہجر دوست مین موت کی سی تو حالت ہے مگر اجل موعود جو موقوف وقت ہے نہین آتی -

کعبہ کس منہ سے جاؤگے **غالب** ۔ ۷۲۹ ۔ شرم تمکو مگر نہین آتی

کعبہ کس الخ = کیونکہ تمام عمر صنم پرستی مین بسر کی -

مین بھی منہ مین زبان رکھتا ہون ۔ ۷۳۰ ۔ کاش پوچھو کہ مدعا کیا ہے

بقرینۂ لفظ زبان - ہمزبانی - یار سے مانند اغیار کے مدعا ہے -

جب کہ تجھ بن نہین کوئی موجود ۔ ۷۳۱ ۔ پھر یہ ہنگامہ اے خدا کیا ہے

ہنگامہ = عالم ہستی -

(جبکہ تجھ بن نہین کوئی موجود) سے (ابر کیا چیز ہے ہوا کیا ہے) تک قطعہ بند ہے۔

ہان بھلا کر ترا بھلا ہوگا	۳۲	اور درویش کی صدا کیا ہے

صدا = آواز -

کہتے تو ہو تم سب کہ بتِ غالیہ مو آئے	۳۳	یک مرتبہ گھبرا کے کہو کوئی کہ وو آئے

بتِ غالیہ مو آئے = صنمِ خوشبو گیسو کے آنے کی تمنا کرتے ہو -

یہہ آئے صیغۂ تمنا ہے - کہو = خبر دو - وو آئے = وہ آیا بصیغۂ ماضی مطلق -

ہون کشمکشِ نزع مین ہان جذبِ محبت	۳۴	کچھ کہہ نسکون پر وہ مرے پوچھنے کو آئے

کچھ کہہ نسکون = بحالتِ نزع کچھ کہہ نسکون - پوچھنے کو آئے = باثرِ جذبِ محبت پوچھنے کو آئے -

ہے صاعقہ و شعلہ و سیماب کا عالم	۳۵	آنا ہی سمجھ مین مرے آتا نہین گو آئے

اُس شوخ کی آمد عالم برق وغیرہ کی مانند سراپا بیقرار و بیتاب ہے اور جسکا یہہ آنا صاعقہ وغیرہ کے مانند پر اضطراب ہے تو آنے مین محسوب ہو نہین سکتا -

ظاہر ہے کہ گھبرا کے نہ بھاگین گے نکیرین	۳۶	ہان منہ سے مگر بادۂ دوشینہ کی بو آئے

نکیرین مجھ سے قبر مین خایف ہو کے بھاگ نجائینگے - اِلّا اوسوقت کہ شاید میرے منہ سے شراب شب گذشتہ کی بو آئے -

جلاد سے ڈرتے ہین نہ واعظ سے جھگڑتے	۳۷	ہم سمجھے ہوے ہین اوسے جس بھیس مین جو آئے

یہہ شعر مسئلۂ وحدتُ الوجود پر مبنی ہے - اُسے = ایہام یعنے خدا کو یا جو

آسئے اُسکو -

ہاں اہلِ طلب کون سُنے طعنۂ نایافت | ۷ ۳۸ | دیکھا کہ وہ ملتا نہیں اپنے ہی کو کھو آئی

اپنے ہی کو کھو آئے = فنا فی اللہ ہو کے انا الحق کے مقام مین ہو آئے -

اپنا نہین وہ شیوہ کہ آرام سے بیٹھین | ۷ ۳۹ | اوس در پہ نہین بار تو کعبہ ہی کو ہو آئی

اُس در پہ = درِ محبوب پر -

کی ہمنفسون نی اثرِ گریہ مین تقریر | ۷ ۴۰ | اچھے رہے آپ اُس سے مگر مجکو ڈبو آئے

اثرِ گریہ مین = عاشقون کے اثرِ گریہ مین - اُس سے = اُس تقریر سے یا مجنوں سے - مجکو ڈبو آئے = باظہارِ خرابی میرے گریہ کی مجکو ڈبو آئے -

پھر کچھ اک دل کو بیقراری ہے | ۷ ۴۱ | سینہ جویای زخمِ کاری ہے

بیقراری ہے = آرزوی حُسن مین بیقراری ہے - زخمِ کاری = زخمِ عشق -

پھر جگر کھودنے لگا ناخن | ۷ ۴۲ | آمدِ فصلِ لالہ کاری ہے

جگر خراشی محبت کی بہ ناخنِ داغ یا شوق ہونے لگی -

قبلۂ مقصدِ نگاہِ نیاز | ۷ ۴۳ | پھر وہی پردۂ عماری ہے

نگاہِ نیاز = نگاہِ عاشق - وہی پردۂ عماری = یعنے وہی پردۂ عماری جسمین وہ محبوب پردہ نشین ہے -

چشم دلالِ جنسِ رسوائی | ۷ ۴۴ | دل خریدارِ ذوقِ خواری ہے

نظارہ پسند آنکھہ عاشق کی متاعِ رسوائیِ عشق کی بکانی والی ہے - اور دل

خریدنے والا شوق خواری عشق کا ہے۔

وہی صد رنگ نالہ فرسائی ۴۵ وہی صد گونہ اشکباری ہے

نالہ فرسائی = نالہ فرسائی جسکو رسوائی لازم ہے۔ اشکباری = اشکباری جسکو خواری لازم ہے۔

دل ہوای خرامِ ناز سے پھر ۴۶ محشرستان بیقراری ہے

قیامت مین باعتبار اُٹھنے اور پریشان ہونیکے یہہ لفظ محشر مناسب خرام ہے۔

جلوہ پھر عرضِ ناز کرتا ہے ۴۷ روز بازار جانسپاری ہے

جلوہ معشوق کا پھر اظہارِ متاعِ ناز کر رہا ہے۔ گرمی بازارِ جانسپاری عاشق ہے خریداری متاعِ ناز مین معشوق کے۔

پھر اُسی بیوفا پہ مرتے ہین ۴۸ پھر وہی زندگی ہماری ہے

وہی زندگی = جس کو محبت مین مرنا کہتے ہین۔

ہو رہا ہے جہان مین اندھیر ۴۹ زلف کی پھر سررشتہ داری ہے

اندھیر = تاریکی ظلم ۔ یہہ لفظ اور سررشتہ تناسبات سے زلف کے ہین۔

پھر ہوے ہین گواہِ عشق طلب ۵۰ اشکباری کا حکم جاری ہے

گواہِ عشق = آہ و اشکباری - جاری = مناسب اشک ہے۔

دل و مژگان کا جو مقدمہ تھا ۵۱ آج پھر اُسکی روبکاری ہے

دل عاشق کا اور کاوش معشوق کے مژگان کی یا دل و مژگان دونون

عاشق کے - توجیہ اول اس طور پر کہ مقادمۂ دلِ عاشق و کاوشِ مژگانِ معشوق جس نے اس دل کو خون کر کے عاشق کے مُنہ پر بہایا - توجیہ ثانی یہہ کہ دلِ خون گشتۂ عاشق کو خود مژگانِ عاشق نے جو اُسکے مُنہ پر بہایا آج اُسکی روبکاری ہے روبکاری کا لطفِ رنگین بلحاظ خونِ دل بہنے کے چہرۂ عاشق پر نمایان ہے واللہ اعلم -

بیخودی بے سبب نہین غالب	۵۲	کچھ تو ہے جسکی پردہ داری ہے

کچھ تو ہے الخ = یعنے خیال رُوی دوست کا ہے جسکی پردہ پوشی بیخودی کر رہی ہے -

جنون تہمت کشِ تسکین نہو گر شادمانی کی	۵۳	نمک پاشِ خراشِ دل ہے لذت زندگانی کی

اگر ہم سے اس لذتِ زندگانی پر شادمانی کی تو عشق متہم تسکین نہوگا کیونکہ لذتِ مذکور نمکپاشِ خراشِ دلِ خستۂ محبت ہے جس سے آزارِ دل صدچند ہو جائے اور مزہ باعثِ بے مزگی ٹھہرے -

کشاکش ہاے ہستی سے کرے کیا سعی آزادی	۵۴	ہوی زنجیرِ موجِ آب کو فرصت روانی کی

بالغرض زنجیرِ موجِ آب کو فرصت روانی کی بھی ہوی مگر کشاکشِ ہستی سے زنجیرِ مذکور کو رہائی کہان - کشاکش کی نسبت زنجیر سے آشکار اور کشاکش مین ہونا زنجیرِ آب کا پدیدار ہے -

پس از مردن بھی دیوانہ زیارتگاہ طفلان ہے	۵۵	شرارِ سنگ نے تربت پہ میری گلفشانی کی

نئے رنگ کی گلفشانی ہے -

نکوہش ہے سزا فریادیِ بیدادِ دلبر کی	۷۵۶	مبادا خندۂ دندان نما ہو صبحِ محشر کی

فریادیِ بیدادِ دلبر جو کوئی عاشق احمق ہوگا نکوہش اُسکی سزا ہے - ایسا نہو کہ اُسکی تضحیک کیلیے صبحِ محشر خندۂ دندان نما ہو جاے -

رگِ لیلی کو خاکِ دشتِ مجنون ریشگی بخشے	۷۵۷	اگر بووے بجای دانہ دہقان نوکِ نشتر کی

دہقان خاکِ دشتِ مجنون مین بجای دانہ اگر نوکِ نشتر بووے تو تاثیر اُس خاک کی رگِ لیلی کو ریشۂ دانۂ نوکِ نشتر بناوے - یہہ اتحادِ حسن و عشق کا مضمون ہے اور نشتر و فصدِ رگِ لیلی کی حکایت بکمالِ شہرت مقرون ہے -

پرِ پروانہ شاید بادبانِ کشتیِ مے تھا	۷۵۸	ہوی مجلس کی گرمی سے روانی دورِ ساغر کی

گویا پرِ پروانہ کے بادبانِ آتشین سے کشتیِ مے چلنے لگی اور گرمیِ مجلس سے دورِ ساغر مین روانی پیدا ہوی -

کرون بیدادِ ذوقِ پرفشانی عرض کیا قدرت	۷۵۹	کہ طاقت اُڑ گئی اُڑنے سے پہلے میرے شہپر کی

شوقِ پرفشانی جو مجھ پر ستم کر رہا ہے اُسکے عرض کرنے کی قدرت کہان کیونکہ اڑنے سے پہلے میرے شہپرِ پرواز کی طاقت اُڑ گئی -

کہانتک روؤن اُسکے خیمہ کی پیچھے قیامت ہے	۷۶۰	مری قسمت مین یارب کیا نتھی دیوار پتھر کی

خیمہ کی دیوار قنات کی ہوتی ہے نہ پتھر کی جس سے سر نہ پھوڑ سکئے -

بے اعتدالیون سے سبک سب مین ہم ہوے	۷۶۱	جتنے زیادہ ہوگئے اُتنے ہی کم ہوے

زیادہ = فضول و زیادہ سر۔

پنہان تھا دام سخت قریب آشیان کے	۷۶۲	اڑنے نپای تھے کہ گرفتار ہم ہوے

سخت = شدید یا نہایت۔

ہستی ہماری اپنے فنا پر دلیل ہے	۷۶۳	یان تک مٹے کہ آپ ہم اپنی قسم ہوے

اپنی قسم = اپنے گور کی قسم۔

تیری وفا سے کیا ہو تلافی کہ دہر مین	۷۶۴	تیرے سوا بھی ہم پہ بہت سی ستم ہوے

تیرے وفا سے تیری ہی ستمگریون کا بدلہ ہوگا۔ دوسری ستمون کا بدلہ نہوگا۔

لکھتے رہے جنون کے حکایات خونچکان	۷۶۵	ہرچند اس مین ہاتھ ہماری قلم ہوے

ہرچند اسمین الخ = ہرچند لکھنے مین ہاتھ ہمارے بجای قلم ہوے یا بریدہ ہو عشق کے حکایات خونچکان کی تاثیر سے۔

اسدرسے تیری تندئی خو جسکے بیم سے	۷۶۶	اجزای نالہ دل مین مری رزق ہم ہوے

رزق ہم = خورش یکدیگر۔

اہل ہوس کی فتح ہے ترک نبرد عشق	۷۶۷	جو پاؤن اٹھہ گئی وہی اُن کی علم ہوے

اہل ہوس = عاشقان کاذب۔ جو پاؤن اٹھہ گئے = جو پاؤن ترک نبرد عشق مین اٹھہ گئے۔

نالے عدم مین چند ہماری سپرد تھے	۷۶۸	جو وان نہ کھینچ سکے سو وہ یان آکر دم ہوے

دم = سانس۔

چھوڑی اسد نہ ہم نے گدائی مین دل لگی	۷۶۹	سائل ہوے تو عاشق اہل کرم ہوے
جو نہ نقد داغ دل کی کرے شعلہ پاسبانی	۷۷۰	تو فسردگی نہان ہے بکمین بے زبانی

اگر نقد داغ دل کی پاسبانی گرمی محبت نکرے تو افسردگی ہجران کی جسکو خاموشی لازم ہے اور وہ کمین بے زبانی مین چھپی بیٹھی ہے نقد مذکور کو تاراج و تلف کریگی واللہ اعلم۔

مجھے اُس سے کیا توقع بزمانہ جوانی	۷۷۱	کبھی کودکی مین جسنے نسنی میری کہانی

کبھی کودکی الخ = حالانکہ لڑکے کہانی سُننے کے شایق ہوا کرتے مین۔

یون ہی دُکھ کسی کو دینا نہین خوب ورنہ کہتا	۷۷۲	کہ مرے عدو کو یارب ملے میری زندگانی

کسی کو = کسی کو گو اپنا عدو ہو۔ میری زندگانی = میری زندگانی جو سراسر دُکھ ہے۔

ظلمت کدہ مین میرے شب غم کا جوش ہے	۷۷۳	اک شمع ہے دلیل سحر سو خموش ہے

ظلمت کدہ = خانۂ تاریک۔ دلیل = رہبر۔

نے مژدۂ وصال نہ نظارۂ جمال	۷۷۴	مدت ہوی کہ آشتی چشم و گوش ہے

مژدۂ وصال = مژدۂ وصال گوش کو۔ نظارۂ جمال = نظارۂ جمال چشم کو۔ مدت ہوی الخ = مدت ہوی کہ رشک باہمی سے شنید و دید مذکور کے یہہ دونون فارغ مین اور فیما بین چشم و گوش کے صلح ہے۔

مَے نے کیا ہی حسن خود آرا کو بے حجاب	۷۷۵	اے شوق یان اجازت تسلیم ہوش ہے

ای شوق الخ = اجازتِ تسلیم ہوش سے ہے جو لازم تاثیرِ مے مذکور ہے یعنے حسن بے حجاب از مَی کے نظارہ کو تسلیم ہوش چاہئے ۔

گوہر کو عقدِ گردنِ خوبان مین دیکھنا ۷۷۶ کیا اوج پر ستارہ گوہر فروش ہے

عقدِ گردنِ خوبان = سلک مروارید جو گردنِ خوبان مین ہو ۔ اوج = یہہ لفظ مناسبِ گردن سے ہے ۔ کیا اوج پر الخ = کس بلندی پر اخترِ طالع جوہری کا ہے جسکے گوہر نے عقدِ مذکور مین جا پائی ۔ ستارہ مین دو پہلو ہین ۔ اول اخترِ بخت ثانی گوہرِ عقد ۔

دیدار بادہ حوصلہ ساقی نگاہ مست ۷۷۷ بزمِ خیال میکدۂ بے خروش ہے

یعنے بزمِ تصورِ دوست یا بزمِ مراقبہ کی شراب دید باطنی اور بینندہ کا حوصلہ ساقی اور نظرِ مشاہدہ یا نظرِ فکر اُسکی بمشابہ مست ہے ۔

اے تازہ واردانِ بساطِ ہوائے دل ۷۷۸ زنہار اگر تمھین ہوسِ نای و نوش ہے

بساط = فرشِ بزم ۔ ہوا = خواہش ۔ زنہار ۔ بمعنی ہان کلمۂ تاکید ہے ۔
نای و نوش = نغمہ و شراب ۔

دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو ۷۷۹ میری سنو جو گوشِ نصیحت نیوش ہے

دیکھو مجھے = میری حالت دیکھو ۔ عبرت نگاہ = عبرت بین ۔ نصیحت نیوش = نصیحت شنو ۔ نصیحت کا بیان بیتِ مابعد مین ہے ۔ عبرت = عبورِ طبیعت کا غفلت سے طرف آگاہی کے ۔

ساقی بجلوہ دشمنِ ایمان و آگہی ۷۸۰ مطرب بنغمہ رہزنِ تمکین و ہوش ہے

ساقی کے جلوہ کو مے و مستی لازم اور یہہ دونون صفتین ایمان و آگہی کے دشمن ہین - اسی طرح مصرع ثانی - تمکین = بردباری -

یا شب کو دیکھتے تھے کہ ہر گوشۂ بساط	۷۸۱	دامانِ باغبان و کفِ گلفروش ہے

بساط = فرشِ بزم - دامان = یعنے دامان پُر از گل ہای رنگا رنگ -

لطفِ خرامِ ساقی و ذوقِ صدای چنگ	۷۸۲	یہ جنتِ نگاہ وہ فردوسِ گوش ہے

ذوق = مزہ - یہہ جنتِ نگاہ = جنت باعتبار حرکتِ اشجار کے -

وہ فردوسِ گوش = فردوس بلحاظ آوازِ خوشِ حوران کے -

یا صبحدم جو دیکھیے آکر تو بزم مین	۷۸۳	نے وہ سرور و سوز نہ جوش و خروش ہے

سُور = برای مہلہ بمعنی جشن شادی -

آتے ہین غیب سے یہہ مضامین خیال مین	۷۸۴	**غالب** صریرِ خامہ نوای سروش ہے

صریر = آواز - سروش = فرشتہ -

آکہ میری جان کو قرار نہین ہے	۷۸۵	طاقتِ بیدادِ انتظار نہین ہے

قرار نہین ہے = ہجر مین قرار نہین ہے - بیداد = ستم -

دیتے ہین جنت حیاتِ دہر کے بدلے	۷۸۶	نشہ باندازۂ خمار نہین ہے

نشہ باندازۂ الخ = شراب طہور جنت کی مستی باندازۂ دردسرِ حیاتِ دنیا نہین ہے -

گریہ نکالے ہے تری بزم سے مجکو	۷۸۷	ہاے کہ رونے پہ اختیار نہین ہے

ہا ہی کہ الخ = گریہ کے ضبط پر قادر نہین ہون اسلئے بے اختیار روتا ہون -

ہم سے عبث ہے گمانِ رنجشِ خاطر	۸۸	خاک مین عشاق کی غبار نہین ہے

گمانِ رنجشِ خاطر = محبوب یا احباب کو گمانِ مذکور - غبار = کینہ و کدورت -

دل سے اٹھا لطفِ جلوہاے معانی	۸۹	غیرِ گل آئینۂ بہار نہین ہے

دل سے اٹھا لطف الخ = کیونکہ دل آئینہ دار بہارستانِ معانی کا ہے جو ہمیشہ بہار ہے بمضمونِ این مصرع - وین گلستان ہمیشہ خوش باشد - غیرِ گل الخ = آئینہ دار بہار کا گل ہے مگر ع گل ہمین پنج روز و شش باشد -

قتل کا میرے کیا ہے عہد تو بارے	۹۰	واے اگر عہد استوار نہین ہے

عہد = اقرار - بارے = حاصل کلام -

تو نے قسم میکشی کی کھائی ہے غالب	۹۱	تیری قسم کا کچھ اعتبار نہین ہے

میکشی = ترکِ میخواری -

ہجومِ غم سے یان تک سرنگونی مجکو حاصل ہے	۹۲	کہ تارِ دامن و تارِ نظر مین فرق مشکل ہے

تارِ دامن = تارِ دامن کا وہ سرا جو بجانب پائین ہو مراد ہے -
دیکھنے والا جتنا سرنگون ہوگا نظر نیچی ہوگی -

رفوے زخم سے مطلب ہے لذت زخمِ سوزن کی	۹۳	سمجھیو مت کہ پاسِ درد سے دیوانہ غافل ہے

دیوانہ = دیوانہ جو خستۂ سنگِ طفلان ہے -

وہ گل جس گلستان مین جلوہ فرمائی کرے غالب	۹۴	چٹکنا غنچۂ گل کا صداے خندہ دل ہے

یعنے شگفتگی غنچہ کے دل کی عاشقانہ و باخبرانہ ہے نہ غافلانہ -
غنچہ کے چٹکنے کو صدائے خندہ سے اور غنچہ کو دل سے تشبیہ تام ہے -

پا بدامن ہو رہا ہون بسکہ مین صحرا نورد	۹۵	خار پا ہین جوہر آئینۂ زانو مجھے

از بسکہ مین صحرا نورد پابدامنِ عزلت یا پابدامنِ صحرا ہو رہا ہون پہلی حالت مین جوہر میرے آئینۂ زانو یعنے کاسۂ زانو کے میرے خار پا بن گئے ہین دوسری حالت مین خارہائے شکستۂ پا آئینۂ زانو کے جوہر بن گئے ہین واللہ اعلم -

دیکھنا حالت مری دل کی ہم آغوشی کے وقت	۹۶	ہے نگاہِ آشنا تیرا سر ہر مو مجھے

یعنے کمالِ شوقِ دلی سے تیرے ہر سر مو کو نگاہ آشنا دیکھتا ہون -
اور ہر مو سے نگاہِ آشنا کا لطف پاتا ہون - تارِ مو کی تشبیہ تارِ نگاہ سے باعتبار اشتراکِ صفتِ درازی و باریکی ظاہر ہے -

ہون سراپا سازِ آہنگِ شکایت کچھ نہ پوچھ	۹۷	ہے یہی بہتر کہ لوگون مین نہ چھیڑے تو مجھے

آہنگ = نغمہ - نہ چھیڑے = ایہام -

جس بزم مین تو ناز سے گفتار مین آوے	۹۸	جان کالبدِ صورت دیوار مین آوے

اس شعر مین جان بخشی گفتارِ یار کا ذکر ہے بسبیلِ مبالغہ تو جان بخشی جانفزائی گفتارِ ناز سے صورتِ دیوار جسمین استعدادِ زندگی نہین ہے جی اٹھے -
جان بخشی گفتارِ محبوب مین غلو کیا ہے -

تب ناز گرانمایگی اشک بجا ہے ۷۹۹ جب لخت جگر دیدۂ خونبار مین آوی

گرانمایگی = گرانقدری - جب لخت جگر الخ = یعنے اشک کے ساتھہ جگر کے ٹکڑے بھی ہون -

دے مجکو شکایت کی اجازت کہ ستمگر ۸۰۰ کچھہ تجکو مزہ بھی مرے آزار مین آوے

گلۂ دل آزاری کی رخصت دے تا اے ظالم کچھہ تجکو مزہ بھی اس شکایت کے سننے سے آوے کیونکہ ظالم اپنے ظلم کے سننے سے محظوظ ہوتے ہین -

اُس چشم فسونگر کا اگر پاوے اشارہ ۸۰۱ طوطی کیطرح آئینہ گفتار مین آوی

وہ چشم جادوگر جو جادو کا آئینہ ہے اگر اشارہ کرے تو جیسے طوطی آئینہ کو دیکھکے باتین کرتی ہے آئینہ اشارۂ چشم مذکور سے باتین کرنے لگے -

کانٹون کی زبان سوکھہ گئی پیاس سے یارب ۸۰۲ اک آبلہ پا وادی پرخار مین آوے

مصرع ثانی جملۂ دعائیہ ہے -

مرجاؤن نکیون رشک سے جب وہ تن نازک ۸۰۳ آغوش خم حلقۂ زنار مین آوے

آغوش سے تشبیہ حلقۂ زنار کی ظاہر ہے -

غارتگر ناموس نہو گر ہوس زر ۸۰۴ کیون شاہد گل باغ سی گلزار مین آوی

زر = زر قیمت گل نہ زر گل -

تب چاک گریبان کا مزہ ہی دل نالان ۸۰۵ جب اک نفس الجھا ہوا ہر تار مین آوی

نفس = تار نفس - ہر تار مین آوے = ہر تار گریبان چاک چاک مین آوے -

آتشکدہ ہے سینہ مرا رازِ نہاں سے | ۸۰۶ | اے وائے اگر معرضِ اظہار مین آوے

رازِ نہاں = رازِ جانسوزِ محبت و عشق - اے وائے الخ = اے وائے اگر آتشکدہ یا رازِ مذکور معرضِ اظہار مین آوے -

حُسنِ مہ گرچہ بہنگامِ کمال اچھا ہے | ۸۰۷ | اُس سے میرا مہِ خورشید جمال اچھا ہے

بہنگامِ کمال = بدر ہونے کے زمانہ مین - اُس سے = مہ سے - خورشید جمال = جمالِ خورشید دارندہ - اسم صفت - میرا مہ = میرا محبوب - اُس سے الخ = کیونکہ خورشید کو کاہش نہین - ہمیشہ بدر کے مانند کامل رہتا ہے -

بوسہ دیتے نہین اور دل پہ ہے ہر لحظہ نگاہ | ۸۰۸ | جی مین کہتے ہین کہ مفت آئے تو مال اچھا ہے

بوسہ دیتے نہین = ہمارے دل مین بوسہ نہین دیتے - مفت آئے تو مال اچھا ہے = دلِ عاشق بغیر بہای بوسہ کے ملجائے تو اچھا ہے -

اور بازار سے لے آئے اگر ٹوٹ گیا | ۸۰۹ | ساغرِ جم سے مرا جامِ سفال اچھا ہے

جامِ سفال اچھا ہے = باعتبار ارزانی و فراوانی کے -

بے طلب دین تو مزہ اُسمین سوا ملتا ہے | ۸۱۰ | وہ گدا جسکو نہو خوئے سوال اچھا ہے

اچھا ہے = خبر گدا کی -

اون کے دیکھے سے جو آجاتی ہے منہ پر رونق | ۸۱۱ | وہ سمجھتے ہین کہ بیمار کا حال اچھا ہے

بیمار = بیمارِ عشق -

دیکھئے پاتے ہین عشاق بتون سے کیا فیض	۱۲/۱	اک برہمن نے کہا ہی کہ یہہ سال اچھا ہی

برہمن = جوسی ۔

ہم سخن تیشہ نے فرہاد کو شیرین سے کیا	۱۳/۱	جسطرح کاکہ کسی مین ہو کمال اچھا ہی

شیرین سے = یعنے صورت شیرین سے تراشیدہ تیشۂ فرہاد کی ۔ یا گفتگوی کوہکنی ہم سخنی سے مراد ہے ۔ کمال = مراد سنگ تراشی فرہاد سے ہے ۔

قطرہ دریا مین جو ملجاسے تو دریا ہو جاے	۱۴/۱	کام اچھا ہے وہ جسکا کہ مآل اچھا ہے

مآل = انجام کار ۔

خضر سلطان کو رکھے خالق اکبر سرسبز	۱۵/۱	شاہ کے باغ مین یہہ تازہ نہال اچھا ہے

نہال = شاہزادہ ۔

ہمکو معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن	۱۶/۱	دل کے خوش رکھنے کو غالب یہہ خیال اچھا ہے

یہہ رندانہ گفتار ہے ۔ اس سے انکار جنت نکلتا ہے یا یون تاویل کیجے کہ جنت مین ہم جیسے بدعملون کو دخل نہو گا ۔

نہوی گر مرے مرنے سے تسلی نہ سہی	۱۷/۱	امتحان اور بھی باقی ہو تو یہہ بھی نہ سہی

نہوی تسلی = اُس شوخ جفاجو کو تسلی نہوی ۔ امتحان = آزمایش جان نثاری ۔ یہہ بھی نسہی = کیونکہ مرنے کے بعد اور کیا امتحان ہوگا ۔ ایسا امتحان ہونا بھی نسہی ۔

خار خار الم حسرت دیدار تو ہے	۱۸/۱	شوق گلچین گلستان تسلی نسہی

یعنے شوق کو خلشِ حسرتِ دیدار بس ہے - گلزارِ تسلیِ وصال کی گل چینی حاصل نہوی نسہی -

ایکدن گرنہوا بزم مین ساقی نسہی	۸۱۹	مے پرستان خُمِ مے منہ سی لگائی ہی بنی

منہ سے لگائے = اپنے ہاتھون منہ سے لگائیے -

گر نہین شمع سیہ خانۂ لیلی نسہی	۸۲۰	نفسِ قیس کہ ہی چشم و چراغ صحرا

سیہ خانہ = خیمۂ پلاسِ سیاہ جو مسکنِ لیلی تھا - شمعِ سیہ خانۂ لیلی = یعنے رونق افروزِ خانۂ لیلی - یہان مصرع ایسا ہوتا تو اچھا تھا مصرع قیسِ دلسوختہ ہے چشم و چراغ صحرا -

نوحۂ غم ہی سہی نغمۂ شادی نسہی	۸۲۱	ایک ہنگامہ پہ موقوف ہے گھر کی رونق

ایک ہنگامہ پہ = کوئی ایک ہنگامہ پر -

نہوی غالب اگر عمرِ طبیعی نسہی	۸۲۲	عشرتِ صحبتِ خوبان ہے غنیمت سمجھو

عشرتِ صحبت الخ = گویہہ عشرت عمر کاہ ہے - عمرِ طبیعی = زندگی دراز جو سو برس کے قریب یا اس سے متجاوز ہو -

کہ اپنے سایہ سی سر پاؤن سی ہی دو قدم آگے	۸۲۳	عجب نشاط سے جلاد کے چلے ہین ہم آگے

یعنے اپنے سایہ سے اپنا سر اپنے پاؤن سے دو قدم آگے چل رہا ہے - سر کا قدم سے آگے ہونا کٹانے کے ذوق و شوق مین جلاد کے روبرو سراسر لطف کی بات ہے حالانکہ سایہ ہر شخص کے تقدیم اُسکے قدم کو ہو نہین سکتی -

قضا نے تھا مجھے چاہا خراب بادۂ الفت | ۸۲۴ | فقط خراب لکھا بس نچل سکا قلم آگے

فقط خراب لکھا الخ = بادۂ الفت لکھہ نسکا بتاثیر مستی شراب عشق ۔

غم زمانہ نے جھاڑی نشاط عشق کی مستی | ۸۲۵ | وگرنہ ہم بھی اُٹھاتے تھے لذت الم آگے

جھاڑی = اتاری ۔ لذت الم = لذت الم عاشقی ۔

خدا کیواسطے داد اس جنون شوق کی دینا | ۸۲۶ | کہ اُسکی در پہ پہونچتے ہین نامہ بر سے ہم آگے

داد اس جنون شوق کی دینا = اس جنون عشق کی دادرسی کرنی چاہئے ۔

یہ عمر بھر جو پریشانیان اوٹھائین ہین ہم نے | ۸۲۷ | تمھارے آئیو اے طُرّہ ہاے خم بخم آگے

ظاہرا بددعا معلوم ہوتی ہے درباطن دعای نیک ہے کہ ہماری عمر بھر کی پریشانیان طُرّہ ہاے پُرخم محبوبان کے پیش آئین تو زینت وآرائش اُن کی صدچند ہوجائگی لفظ عمر نے بھی جو شبہ بہ زلف دراز ہے لطف شعر کو رسا کر دیا ۔

دل و جگر مین پرافشان جو ایک موجۂ خون ہے | ۸۲۸ | ہم اپنے زعم مین سمجھے ہوے تھے اسکو دم آگے

پرافشان = بال افشان یعنے حرکت کنان ۔ زعم = گمان ۔ دم = ایہامی لفظ ہے بمعنی نفس و روح فارسی مین و بمعنی خون عربی مین ۔

قسم جنازہ پہ آنیکی میری کھاتے ہین غالب | ۸۲۹ | ہمیشہ کھاتے تھے جو میری جان کی قسم آگے

قسم جنازہ الخ = یعنے قسم کھاتے ہین کہ غالب کے جنازہ پر نہ آئینگے ۔ ہمیشہ کھاتے تھے = نہایت محبت سے ہمیشہ کھاتے تھے ۔

شکوہ کے نام سے بے مہر خفا ہوتا ہے | ۸۳۰ | یہہ بھی مت کہہ کہ جو کہئے تو گلا ہوتا ہے

یہہ بھی = یعنے خفا ہونا -

اک ذرا چھیڑئے پھر دیکھئے کیا ہوتا ہی	۸۳۱	پڑہیون مین شکوہ سی یون راگ سی جیسی باجا

باجا = ساز - چھیڑئے = ایہام - کیا ہوتا ہے = شور وغوغا ہوتا ہی -

شکوہ جور سے سرگرم جفا ہوتا ہے	۸۳۲	گو سمجھتا نہین پر حسن تلافی دیکھو

پر حسن تلافی دیکھو = کیونکہ محبوب کا سرگرم جفا ہونا عین مدعای عشاق باوفا ہے اگر اس بات کو سمجھتا تو ایسا نکرتا -

آپ اٹھا لاتے ہین گر تیر خطا ہوتا ہے	۸۳۳	کیون نہ ٹھیرین ہدف ناوک بیداد کہ ہم

آپ اٹھا لاتے ہین الخ = اس سے ہمارا ناوک انداز سمجھتا ہے کہ ہم کمال آرزومند ہدف تیر بیداد ہونیکے ہین -

کہ بھلا چاہتے ہین اور برا ہوتا ہے	۸۳۴	خوب تھا پہلے سی ہوتی جو ہم اپنی بدخواہ

تقاضای واژونی بخت یا آسمان اگر اپنا برا چاہتے تو شاید بھلا ہوتا - یا دوستکا بھلا چاہتے ہین اپنا بھلا جان کے اور وہ برا ہوتا ہے -

لب تک آتا ہی جو ایسا ہی رسا ہوتا ہے	۸۳۵	نالہ جاتا تھا پری عرش سی میرا اور اب

ایسا ہی = بہت ہی -

قطعہ

شاہ کی مدح مین یون نغمہ سرا ہوتا ہی	۸۳۶	خامہ میرا کہ وہ ہی باربد بزم سخن

باربد = مطرب خسرو پرویز جو ہمیشہ باریاب رہتا تھا -

ای شہنشاہ کواکب سپہ مہر علم | ۸۳۷ | تیرے اکرام کا حق کس سے ادا ہوتا ہے

مہر علم = بلند نشان - اکرام = بزرگی -

سات اقلیم کا حاصل جو فراہم کیجیے | ۸۳۸ | تو وہ لشکر کا تری نعل بہا ہوتا ہے

نعل بہا = وہ زر جو مراجعت کیلیے لشکر بیگانہ کو دین -

ہر مہینہ مین جو یہ بدر سے ہوتا ہے ہلال | ۸۳۹ | آستان پر ترے مہ ناصیہ سا ہوتا ہے

آستان پر ترے الخ = بدر کی پیشانی گھستے گھستے ہلال ہو جاتی ہے -

مین جو گستاخ ہون آئین غزلخوانی مین | ۸۴۰ | یہہ بھی تیرا ہی کرم ذوق فزا ہوتا ہے

ذوق فزا = شوق افزاے گستاخی -

رکھیو غالب مجھے اس تلخ نوائی مین معاف | ۸۴۱ | آج کچھ درد مرے دل مین سوا ہوتا ہے

تلخ نوائی = شکوہ کی گفتگو -

یہہ رشک ہے کہ وہ ہوتا ہے ہمسخن تم سے | ۸۴۲ | وگرنہ خوف بدآموزی عدو کیا ہے

مجھے صرف یہہ رشک ہے کہ میرا عدو تم سے ہمکلام ہوتا ہے -

چپک رہا ہے بدن پر لہو سے پیراہن | ۸۴۳ | ہمارے جیب کو اب حاجت رفو کیا ہے

ہمارے جیب الخ = کیونکہ گریبان کی دھجیان چپکنے سے اُن کے خون سے باہم ملجاتی ہین -

جلا ہے جسم جہان دل بھی جل گیا ہوگا | ۸۴۴ | کریدتے ہو جواب راکھہ جستجو کیا ہے

کریدتے ہو الخ = دل سوختۂ عاشق کی تلاش ہے دوبارہ جلانیکے لئے -

رگون مین دوڑتے پھرنے کے ہم نہین قائل | ۸۴۵ | جب آنکھ سے ہی نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہے

آنکھ سے ہی نہ ٹپکا = اشک خونین ہو کے آنکھ سے ہی نہ ٹپکا۔

وہ چیز جسکے لئے ہمکو ہو بہشت عزیز | ۸۴۶ | سوای بادۂ گلفام مشکبو کیا ہے

بادۂ گلفام مشکبو = شراب طہور جنت۔

رہی نہ طاقت گفتار اور اگر ہو بھی | ۸۴۷ | تو کس امید پہ کہیے کہ آرزو کیا ہے

تو کس امید الخ = کیونکہ امید بر آمد آرزو کی کچھ نہ رہی۔

ہوا ہے شہ کا مصاحب پھرے ہے اتراتا | ۸۴۸ | وگرنہ شہر مین **غالب** کی آبرو کیا ہے

اتراتا = ناز کرتا۔ اترانا = خودنمائی۔

مین انھین چھیڑون اور کچھ نہ کہین | ۸۴۹ | چل نکلتے جو مے پیے ہوتے

مین انھین الخ = کیونکہ اپنے مین ہین۔ چل نکلتے = از خود رفتہ یعنی اپنے سے باہر ہو جاتے۔ چل نکلنا = آوارہ ہونا اور حد سے گذر جانا۔

قہر ہو یا بلا ہو جو کچھ ہو ٭ | ۸۵۰ | کاشکے تم مرے لئے ہوتے

کاشکے تم الخ = یہہ تمنا بسبب کمال محبوبیت حسن کے ہے۔

میری قسمت مین غم گر اتنا تھا | ۸۵۱ | دل بھی یارب کئی دیے ہوتے

اتنا غم کھانے کئی دل درکار ہین۔

آ ہی جاتا وہ راہ پر **غالب** | ۸۵۲ | کوئی دن اور بھی جیے ہوتے

وہ = محبوب۔ جیے ہوتے = ہم جیے ہوتے۔

غیر لین محفل مین بوسہ جام کے	۸۵۳	ہم رہین یون تشنہ لب پیغام کے

محفل مین = تمھاری محفل مین۔ تشنہ لب پیغام کے = خواہشمند تمھارے بلاوے کے۔

خستگی کا تم سے کیا شکوہ کہ یہہ	۸۵۴	ہتکھنڈے ہین چرخ نیلی فام کے

خستگی = خستہ دلی۔ ہتکھنڈا = دستور و عادت و تجربہ۔ ترکیبی معنے تیغہ یا چھرا ہاتھہ کا۔

خط لکھینگے گرچہ مطلب کچھہ نہو	۸۵۵	ہم تو عاشق ہین تمھارے نام کے

خط لکھینگے = تمھارے نام خط لکھینگے۔

رات پی زمزم پہ مے اور صبحدم	۸۵۶	دھوئے دھبے جامۂ احرام کے

زمزم = چاہ معروف۔ جامۂ احرام = دو چادر سفید جو حج مین ایک باندہین ایک اوڑھین۔

دل کو آنکھون نے پھنسایا کیا مگر	۸۵۷	یہہ بھی حلقہ ہین تمھارے دام کے

مگر = شاید۔ یہہ بھی = آنکھین۔

شاہ کے ہے غسل صحت کی خبر	۸۵۸	دیکھئے کب دن پھرین حمام کے

دن پھرین = دن اچھے آئین۔

پھر اس انداز سے بہار آئی	۸۵۹	کہ ہوے مہر و مہ تماشائی +

بہار آئی = زمین پر بہار آئی۔ مہر و مہ = ساکنان آسمان۔

قطعہ

مصرع اول	نمبر	مصرع ثانی
دیکھو اے ساکنانِ خطۂ خاک	۸۶۰	اسکو کہتے ہیں عالم آرائی
کہ زمیں ہو گئی ہے سر تا سر	۸۶۱	روکشِ سطحِ چرخِ مینائی
روکش = مقابل یا خجل کن -		
سبزہ کو جب کہیں جگہہ نہ ملی	۸۶۲	بن گیا روئے آب پر کائی
بن گیا = سبزہ بن گیا - کائی = جامۂ غوک -		
سبزہ و گل کے دیکھنے کے لئے	۸۶۳	چشمِ نرگس کو دی ہے بینائی
دی ہے = کرشمہ بہار کی مسیحائی نے دی ہے -		
ہے ہوا میں شراب کی تاثیر	۸۶۴	بادہ نوشی ہے بادہ پیمائی
یعنے ہوا خوری میں اس موسم کی شراب خوری کی تاثیر ہے پس بادہ نوشی کار بیفایدہ ہے - ہوا میں = یعنے بادِ بہار میں -		
کیوں نہ دنیا کو ہو خوشی غالب	۸۶۵	شاہ دیندار نے شفا پائی
دنیا = تمام اہلِ دنیا - دنیا و دین صنعت طباق ہے -		
تغافل دوست ہوں میرا دماغِ عجز عالی ہے	۸۶۶	اگر پہلو تہی کیجے تو جا میری بھی خالی ہے
اپنی خالی دماغی سے تغافل احباب کو بزمِ عشرت میں پسند کرتا ہوں - یہہ لوگ مجھ سے پہلو تہی کریں تو میری جا سے بھی خالی ہے - پہلو تہی میں جا سے کا خالی ہونا ایک بدیہی نیا مضمون پر لطف ہے پس تغافلِ یاران		

اپنی ہمسری کا محل نہوا۔ ایسے تغافل کا کیا مضایقہ ۔ جای کسی کی بزم مین خالی ہونا کنا یہ اس سے ہے کہ اہل بزم اسکے منتظر ہین ۔ جاے فلانی پیدا وسبز خالی است ہر سہ مقام یاد شخصی گویند ۔ بہار عجم ۔

رہا آباد عالم اہل ہمت کے نہونے سے	۸۶۷	بھرے ہین جسقدر جام وسبو میخانہ خالی ہے

یعنی اہل ہمت کا ہونا موجب ویرانی عالم ہے کہ یہہ لوگ حاصل روی زمین اور دنیا بھر کے خزانہ خالی کردیتے ہین ۔ تمثیل اہل ہمت کی جام وسبو ہے کہ یہہ جس کثرت سے میخانہ مین ہونگے شراب خانہ اُسیقدر خالی ہو جائیگا ۔

خلش غمزۂ خونریز نپوچھ	۸۶۸	دیکھ خونابہ فشانی میری

خلش غمزہ = خلش تیر غمزہ میرے دل مین ۔ خونابہ فشانی = دیدۂ گریان سے خونابہ فشانی ۔

کیا بیان کرکے مرا روئینگے یار	۸۶۹	مگر آشفتہ بیانی میری

روئینگے = میرے بعد روئینگے ۔ یار = احباب ۔
آشفتہ بیانی = پریشان سخنی شاعری مین ۔

ہون زخود رفتۂ بیدای خیال	۸۷۰	بھول جانا ہے نشانی میری

بیدا = بالفتح بیابان ۔ خیال = بلند فکر شعر جسکو ہر کوئی نہ پاسکے اور نہ پہونچ سکے بھول جانا = راہ سے بھٹک جانا یا گم گشتگی ۔ نشانی = سنگ نشان یا علامت وپہچان ۔

متقابل ہے مقابل میرا	۸۷۱	رُک گیا دیکھ روانی میری

متقابل = متضاد - تقابل = باہمدیگر روبرو شدن - متقابل ہے = یعنے میرا ضد ہے - مقابل = طرف سخن - روانی = روانیٔ طبع و فکر -

قدرِ سنگِ سرِ رہ رکھتا ہوں	۸۷۲	سخت ارزان ہے گرانی میری

گرانی = ایہام بمعنیٔ گرانبہائی و گران وزنی -

گرد بادِ رہِ بیتابی ہوں	۸۷۳	صرصرِ شوق ہے بانی میری

صرصر = باد تند و ہوائے تیز - شوق = عشق -
بانی = بنیادگری گرد باد کی بادِ صرصر سے ظاہر ہے -

نقشِ نازِ بتِ طنّاز بآغوشِ رقیب	۸۷۴	پای طاؤس پئے خامۂ مانی مانگے

نقشِ نازِ صنمِ طنّاز کا رقیب کے آغوش میں ایسا بدنشین و بدنما ہے کہ اُسکی تصویر کھینچنے کو پای زشتِ طاؤس واسطے خامۂ مانی مصور چین کے چاہئے کیونکہ نگار طنّاز بمثابۂ نقشِ بالِ طاؤس اور آغوش رقیب بمنزلہ پای طاؤس یا پنجۂ طاؤس ہے لہذا پای طاؤس کا خامۂ نقاشی نقشِ مذکور کے لئے ضرور ہوا واللہ اعلم -

تو وہ بدخو کہ تحیّر کو تماشا جانے	۸۷۵	غم وہ افسانہ کہ آشفتہ بیانی مانگے

تحیّر کو = حیرانیٔ عاشق کو جسکا لازم سکوت ہے - غم = غمِ عشق -
آشفتہ بیانی مانگے = پریشان گفتاری چاہے جو ضدِ حیرانی ہے -

شعلہ تا نبضِ جگر ریشہ دوانی مانگے	۸۷۶	وہ تپ عشق تمنا ہے کہ پھر صورتِ شمع

تمنا ہے = مجھے آرزو ہے - شعلہ = تپ مذکور کا شعلہ - نبض جگر = نبضِ جگرِ شمع کنایہ ہے رشتہٴ شمع سے جسمین رشتہ دوانی شعلہ کی روشن ہے -

یان نالہ کو اور الٹا دعوی رسائی ہے	۸۷۷	وان کنگرِ استغنا ہردم ہے بلندی پر

یان نالہ کو = ہمارے نالہٴ نارسا کو -

جو داغ نظر آیا اک چشم نمائی ہے	۸۷۸	ازبسکہ سکھاتا ہے غم ضبط کی اندازی

غم = غمِ عشق - داغ = داغ عشق - چشم نمائی ہے = یعنے تہدید ہے تعلیم ضبط مین - چشم نمائی = ترسانیدن باشارہ وگردش چشم - اشرف برقیبان نظرت چشم نمائی است بمن - بہار عجم -

لکھدیجیو یارب اُسے قسمت مین عدو کی	۸۷۹	جس زخم کی ہوسکتی ہو تدبیر رفو کی

رقیب کیلئے ظاہراً دعای نیک ہے حقیقتہً دعای بد ہے کیونکہ زخم رفو پذیر عاشقِ کاذب کے لائق ہے نہ صادق کے -

دل مین نظر آتی تو ہے اک بوند لہو کی	۸۸۰	اچھا ہے سرانگشتِ حنائی کا تصور

تصورِ مذکور دل مین بجاے ایک بوند لہو کی ہے یا ایک بوند لہو جو دل مین ہے اس تصور سے وہ بھی اشکِ خونین ہو کے بہجاے -

یان تو کوئی سنتا نہین فریاد کسو کی	۸۸۱	کیون ڈرتے ہو عشاق کی بیحوصلگی سے

بے حوصلگی سے = یعنے مظنہ کم ظرفی عشاق سے ستم کشی مین -
یان = عالم جان نثاری محبت و عاشقی مین - کوئی = یعنے دشنہ و خنجر
کسو کی = یعنے جگر و گلو کی -

خنجر نے کبھی بات نہ پوچھی ہو گلو کی	۸۸۲	دشنہ نے کبھی منہ نہ لگایا ہو جگر کو

دشنہ نے کبھی الخ = یہان کی یہہ حالت ہے -

حسرت مین رہی ایک بتِ عربدہ جو کی	۸۸۳	صد حیف وہ ناکام کہ اک عمر سے **غالب**

صد افسوس وہ عاشقِ نامراد کہ مدتِ دراز سے ای غالب حسرتِ عربدہ مین
صنم عربدہ جو کے رہجائے اور وہ اُسکے نصیب نہو - عربدہ جو کی معنی جنگ جو
(کیون ڈرتے ہو) سے (بتِ عربدہ جو کی) تک قطعہ بند ہے -

حیران کئے ہوئے مین دلِ بیقرار کے	۸۸۴	سیماب پشت گرمیٔ آئینہ دے ہے ہم

پشت گرمیٔ آئینہ حیرانی مین سیماب سے عیان اور
تعلق سیماب کا
پشتِ آئینہ سے نمایان ہے -

معشوق شوق و عاشق دیوانہ چاہیے	۸۸۵	ہے وصل ہجر عالم تمکین و ضبط مین

ان دو صفتون سے جو معشوق و عاشق متصف ہون اُن کیلئے وصل عین
ہجر ہو جاتا ہے لہذا برخلاف ان صفتون کے شوخی معشوق مین اور دیوانگی
و شورش عشقِ عاشق مین چاہیئے -

چاہئے اچھون کو جتنا چاہئے	۸۸۶	یہہ اگر چاہین تو پھر کیا چاہئے

جتنی محبت کیجئے اچھے لوگون سے کیجئے - یہہ لوگ درعوض ہم سے محبت کرینگے تو ہمین اور کیا چاہئے - اس مضمون کا ضد حسن مطلع ہی -

صحبت رندان سی واجب ہے حذر	۸۸۷	جائے مے اپنے کو کھینچا چاہئے

کھینچا چاہئے = ایہام ہے یعنے پینا چاہئے اور روک رکھنا چاہئے -

چاہنے کو تیرے کیا سمجھا تہا دل	۸۸۸	باری اب اس سے بہی سمجھا چاہئے

ع کہ عشق آسان نمود اول وسے افتاد مشکل ہا - سمجھا چاہئے = انتقام لیا چاہئے -

چاک مت کر جیب بے ایام گل	۸۸۹	کچھ اُدھر کا بہی اشارا چاہئے

اُدھر کا = گل کا یا خالق فصل بہار کا -

دوستی کا پردہ ہے بیگانگی	۸۹۰	منہ چھپانا ہم سے چھوڑا چاہئے
دشمنی نے میری کھویا غیر کو	۸۹۱	کسقدر دشمن ہے دیکھا چاہئے

محبوب کی دشمنی نے میرے ساتھ رقیب کو کھو دیا جس دشمنی کی دیکھنے سی رقیب بھی آوارہ ہو گیا - بوجہہ کھو بیٹھنے رقیب کے جیب میرا کسقدر دشمن ہے - دیکھنا - یا خود رقیب کی دشمنی نے میرے ساتھ رقیب کو حبیب کی صحبت سے گم گشتہ کیا - اس پر رقیب میرا کتنا دشمن ہے خیال کیا چاہئے واللہ اعلم -

اپنی رسوائی مین کیا چلتی ہے سعی	۸۹۲	یار ہی ہنگام آرا چاہیے

اپنی = عاشق کی - ہنگامہ آرا = رسوائی کا ہنگامہ آرا -

منحصر مرنے پہ ہو جسکی امید	۸۹۳	ناامیدی اُسکی دیکھا چاہیے

یعنے مرینگے تو امید برآئیگی -

غافل ان مہ طلعتون کیواسطے	۸۹۴	چاہنے والا بھی اچھا چاہیے

غافل = منادی اے غافل - مہ طلعتون کیواسطے = معشوقان ماہ صورت کیلئے - چاہنے والا بھی الخ = انکا عاشق بھی ان جیسا خوبصورت چاہئے -

چاہتے ہین خوبرویون کو اسد	۸۹۵	آپ کی صورت تو دیکھا چاہیے

صورت = حیثیت و حالت -

ہر قدم دوری منزل ہے نمایان مجھسے	۸۹۶	میری رفتار سے بھاگے ہے بیابان مجھسے

میری بیراہہ روی یا رفتار سست سے بیابان دور ہوا جاتا ہے بمصداق شعر سعدی رح ؎ ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی + کاین رہ کہ تو میروی بہ ترکستان است -

درس عنوان تماشا بہ تغافل خوشتر	۸۹۷	ہے نگہ رشتۂ شیرازۂ مژگان مجھسے

دیباچہ کتاب دیدار یار کا درس یعنے محبوب کا دیدار انجانی کے ساتھ بہت اچھا ہے کہ ہم تبغافل یعنے انجان اسکو دیکھین اور وہ اس دیکھنے کو

نہ دیکھے لہذا تماشائی تغافل کے سبب اپنی نگاہ رشتۂ شیرازۂ مژگان بنگئی ہی یعنے طرفِ ثانی کو محسوس نہین ہوتی ۔

وحشتِ آتشِ دل سی شبِ تنہائی مین ۔ ۸۹۸ ۔ صورتِ دود رہا سایہ گریزان مجھسی

شبِ تنہائی = شبِ فراق ۔ صورتِ دود = جیسے آتش سے دود گریزان ہوتا ہے ۔

غمِ عشاق نہو سادگی آموزِ بتان ۔ ۸۹۹ ۔ کسقدر خانۂ آئینہ ہی ویران مجھسی

غم عاشقون کا معشوقون کو سادہ وضعی کی تعلیم نکرے کہ وہ اپنی آراستگی کو بھول جائین اور خانۂ آئینہ ویران پڑا رہے ۔

اثرِ آبلہ سے جادۂ صحرای جنون ۔ ۹۰۰ ۔ صورتِ رشتۂ گوہر ہی چراغان مجھسی

اثر = اثرِ سوزش ۔

بیخودی بسترِ تمہیدِ فراغت ہو جو ۔ ۹۰۱ ۔ پر ہی سایہ کیطرح میرا شبستان مجھسے

بطفیلِ بیخودی جو بسترِ تمہیدِ فراغت ہو جیو ایسے پاؤن پھیلا دئے ہین کہ اپنا شبستان اپنے سے پر ہو گیا ہے جیسے سایہ کا شبستان سایہ سے

شوقِ دیدار مین گر تو مجھے گردن مارے ۔ ۹۰۲ ۔ ہو نگہ مثلِ گلِ شمع پریشان مجھسے

اگر تو شمع کیطرح میری گردن مارے تو شوقِ دیدار مین میری نگہ گلِ شمع کی مانند شاخ شاخ ہو جاسے یعنے ایک نگہ کے کئی نگاہ ہو جائین ۔

بیکسی ہای شبِ ہجر کی وحشت ہی ہے ۔ ۹۰۳ ۔ سایہ خورشیدِ قیامت مین ہے پنہان مجھسے

بیکسی ہاے شب ہجر کی وحشت کیا کہون کہ میرا سایہ بھی مجھے تنہا چوڑ کے خورشید محشر مین جا چھپا ہے - پنہان ہونا سایہ کا تاریکی شب مین پیدا ہے - خورشید محشر مین نہان ہونا کنایہ بالکل نمایان نہونے سی ہے -

گردش ساغر صد جلوۂ رنگین تجھہ سے	۹۰۴	آئینہ داری یک دیدۂ حیران مجھہ سے

گردش ساغر الخ = جلوہ تیرے سے علاقہ رکہتا ہے -
دیدۂ حیران = جو دیدہ مجھہ سے تعلق رکہتا ہے - آئینہ داری = جلوہ دہی و نمایش -

نگہ گرم سے اک آگ ٹپکتی ہے اسد	۹۰۵	ہے چراغان خس و خاشاک گلستان مجھہ سے

نگہ گرم = اپنی نگہ گرم -

نکتہ چین ہی غم دل اسکو سنائی نہ بنے	۹۰۶	کیا بنے بات جہان بات بنائی نہ بنے

نکتہ چین ہے = محبوب نکتہ چین ہے -

کھیل سمجھا ہے کہین چھوڑ نہ دے بھول نہ جائے	۹۰۷	کاش یون بھی ہو کہ بن میرے ستائی نہ بنے

کھیل سمجھا ہے = ستانے کو کھیل سمجھا ہے -

غیر پھرتا ہے لئے یون ترے خط کو کہ اگر	۹۰۸	کوئی پوچھے کہ یہہ کیا ہے تو چھپائی نہ بنے

یون = یون آشکارا -

اس نزاکت کا برا ہو وہ بھلے ہین تو کیا	۹۰۹	ہاتھہ آوین تو انہین ہاتھہ لگائی نہ بنے

ہاتھہ لگائے نہ بنے نزاکت کے سبب -

کہہ سکے کون کہ یہہ جلوہ گری کسکی ہی | ۹۱۰ | پردہ چھوڑا ہی وہ اُسنے کہ اٹھائی نہ بنے

نمایشِ حسن کس محبوب کی ہے مجازی خواہ حقیقی - شق ثانی مین پردہ سے کاینات مراد ہے -

موت کی راہ نہ دیکھون کہ بن آئی نہ رہے | ۹۱۱ | تم کو چاہون کہ نہ آؤ تو بلائی نہ بنے

موت کا آنا تمہارے آنے سے بہتر ہے کہ اسکا انتظار نکرون تو بھی آئی بغیر نرہیگی - برخلاف اس کے تمہارا آنا کسی موقع پر نچاہون تو پھر کبھی بلانا نہ بنے گا - ہر چند ہمین انتظار ہو تمہین نہ آنے مین وہی اصرار ہوگا - واللہ اعلم -

بوجھہ وہ سر سے گرا ہی کہ اٹھائی نہ اُٹھے | ۹۱۲ | کام وہ آن پڑا ہے کہ بنائے نہ بنے

بنائے نہ بنے = کارسازی ہو نسکے -

عشق پر زور نہین ہی یہہ وہ آتش **غالب** | ۹۱۳ | کہ لگائی نہ لگے اور بجھائے نہ بنے

ای **غالب** عشق پر زور نہین ہے بلکہ یہہ وہ آتش ہے کہ ہاتھون سے سلگانے سے نہ سلگے مگر سوزِ عشق سے سلگے اور جیسے آتشِ دنیا کو خاموش کرتے ہین اسکا خاموش کرنا نہ بنے -

چاک کی خواہش اگر وحشت بعریانی کرے | ۹۱۴ | صبح کی مانند زخم دل گریبانی کرے

اگر ہماری وحشتِ جنون برہنگی مین چاکِ گریبان کی خواہش کرے تو مانند صبح کے ہمارا زخم دل گریبان ہو جاے - صبح کا زخمِ دل کنایہ ہی آفتاب

یا سفیدۂ صبح سے اور گریبان خطوطِ شعاع یا خیوطِ ابیض سے۔ تمام یا اس غزل کی ردیف کے مصدری ہین ۔

جلوہ کا تیرے وہ عالم ہی کہ گر کیجے خیال | ۹۱۵ | دیدۂ دل کو زیارتگاہِ حیرانی کرے

خیال = جلوۂ مذکور کا خیال ۔

ہی شکستن سی بھی دل نومید یارب کب تلک | ۹۱۶ | آبگینہ کوہ پر عرضِ گرانجانی کرے

محبوبانِ سنگ طینت جو کوہ وقار ہین اُنکی بے پروائی سے عاشق کا شیشۂ دل شکستگی سے بھی ناامید ہے پس یہہ شیشہ کب تک کوہ پر اپنی گرانجانی یعنے نہ ٹوٹنے کا اظہار کرے اور یہہ التفات نکرین ۔

میکدہ گر چشمِ مستِ ناز سی پاوی شکست | ۹۱۷ | موی شیشہ دیدۂ ساغر کی مژگانی کرے

اگر شراب خانہ چشمِ مستِ محبوب سے شکست پاوے تو بتاثیر اس چشمِ خوش مژگان کے بال شیشہ کا دیدۂ ساغر کا پلک ہو جاے ۔ موی شیشہ کی جگہہ موی ساغر کہین تو بلیغ تر ہو گا تا دیدۂ و مژگان مین مباعدت نہو ۔

خط عارض سی لکہا ہی زلف کو الفت نے عہد | ۹۱۸ | یک قلم منظور ہی جو کچھہ پریشانی کرے

محبت نے خط عارض محبوب سے عہد نامہ زلف کو لکہا ہے کہ پریشانی جو زلف سے حاصل ہو ہمین یک قلم منظور ہے کیونکہ اب زوالِ حسن کا زمانہ ہے ۔

وہ آکر خواب مین تسکینِ اضطراب تو دے | ۹۱۹ | ولی مجھے تپشِ دل مجال خواب تو دے

وہ = محبوب ۔ تسکینِ اضطراب تو دے = تسکینِ اضطراب تو دیگا ۔

کرے ہے قتل لگاوٹ مین تیرا رو دینا ۹۲۰ تری طرح کوئی تیغ نگہ کو آب تو دے

لگاوٹ = مرادف لگاو بمعنی پیوند و نسبت و قرابت و خویشی - یہان مراد آمیزش و تعلق دلی سے ہے - آب تو دے = رو دینے سے لگاوٹ مین آب تو دے -

دکھا کے جنبش لب ہی تمام کر ہمکو ۹۲۱ نہ دے جو بوسہ تو منہ سے کہین جواب تو دے

تمام کر = مار ڈال - جواب = جواب صاف -

پلا دے اوک سے ساقی جو ہم سے نفرت ہے ۹۲۲ پیالہ گر نہین دیتا نہ دے شراب تو دے

اوک = بکاف عربی و باواو مجہول چلّو - فارسی کف آب عربی غرفہ - پیالہ گر نہین الخ = یعنے چلّو سے پلا دے -

سرشک سر بصحرا دادہ نور العین دامن ہے ۹۲۳ دل بیدست و پا افتادہ برخوردار بستر ہے

دامن = اپنا دامن یا دامن صحرا - برخوردار = طفل برخوردار -

خوشا اقبال رنجوری عیادت کو تم آئے ہو ۹۲۴ فروغ شمع بالین طالع بیدار بستر ہے

اقبال رنجوری = دولت بیماری - عیادت = بیمار پرسی - خوشا اقبال الخ کیونکہ تمھارے پرتو قدم سے یہہ طالع بیدار حاصل ہے - شمع بالین = کنایہ محبوب سے ہے ایہام ہے یعنے شمع کا فروغ یا محبوب کا بستر کے لئے اختر طالع بیدار ہو گیا ہے -

بطوفان گاہ جوش اضطراب شام تنہائی ۹۲۵ شعاع آفتاب صبح محشر تار بستر ہے

تبدیل مصرع اول از والہ غفرلہ مصرع تپ پڑا اضطراب شام تنہائی کی سوزش مین ۔

ابہی آتی ہی بو بالش سی اُسکی زلف مشکین کی	۹۲۶	ہماری دید کو خواب زلیخا عار بستر ہے

بالش = تکیہ - دید = دیدار جو ضد ہے خواب کا ۔

خطر ہی رشتۂ الفت رگ گردن نہو جاوے	۹۲۷	غرور دوستی آفت ہی تو دشمن نہو جاوے

رگ گردن نہو جاوے = یعنے مانند رگ گردن نہو جاوے ۔ رشتہ کو رگ سے تشبیہ تام ہے ۔ رگ گردن مراد ہے نمایان ہونے سے رگ مذکور کے حالت غضب وتکبر وگردن کشی مین ۔

سمجھ اُس فصل مین کوتاہی نشو ونما غالب	۹۲۸	اگر گل سرو کی قامت پہ پیراہن نہو جاوے

روئیدگی وبالیدگی موسم بہار کا قصور جان اگر گلبن اتنا نہ پھولے کہ گل پیراہن قامت سرو نہو جاوے ۔ نشو ونما = روئیدگی وبالیدگی ۔

فریاد کی کوئی لی نہین ہے	۹۲۹	نالہ پابند نَے نہین ہے

یعنے نالۂ پنہان دلی جو راز کے مانند بے آواز ہوا کرتا ہے مانند نے کے پابند نغمہ نہین ہے ۔ لَے = بالفتح صدا وآواز وشوق وآرزو ۔ یہان پہلے معنے مراد ہین ۔

کیون بوتے ہین باغبان تونبے	۹۳۰	گر باغ گدای مے نہین ہے

تونبا = بضم اول وسکون واو ونون ۔ مذکر ۔ کدوی خشک سر بریدہ

کہ گدایانِ ہنود در آن آب و طعام گذارند۔ **دلیلِ ساطع**۔ اس لفظ کے معنے سے معنے شعر کے ظاہر ہین۔ چونکہ ہندو فقیر تو بنے سے پانی بھی پیا کرتے ہین گدائی مٹی کا لطف بھی ظاہر ہو گیا۔

ہر چند ہر ایک شے مین تو ہے	۹۳۱	پر تجھ سی کوئی شے نہین ہے

تجھ سی = تیرے مانند۔ کوئی شے = کوئی چیز۔

ہان کھائیو مت فریب ہستی	۹۳۲	ہر چند کہین کہ ہے نہین ہے

عالمِ ہستی ظاہر آ ہے مگر حقیقۃً معدوم ہے۔

شادی سے گذر کہ غم نہووے	۹۳۳	اُردی جو نہو تو دے نہین ہے

اُردی = ماہ بہار۔ دے = فصلِ خزان۔

کیون ردِّ قدح کرے ہے زاہد	۹۳۴	مے ہے یہہ مگس کی قے نہین ہے

مگس کی قے = یعنے شہد جو مگسِ شہد کے پیٹ مین سے نکلتا ہے یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا فِيْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ۔ الآیہ

ہستی ہے نہ کچھ عدم ہے **غالب**	۹۳۵	آخر تو کیا ہے ای نہین ہے

ای = اگر۔

پوچھ نسخۂ مرہم جراحت دل کا	۹۳۶	کہ اسمین ریزۂ الماس جزو اعظم ہے

جراحت دل کا = زخمِ دلِ عاشق کا۔ اسمین = مرہم مین۔ ریزۂ الماس = ریزۂ الماس جو خراشندہ جراحت ہے۔

بہت دنون مین تغافل نے ترے پیدا کی	۹۳۷	وہ اک نگہہ کہ بظاہر نگاہ سے کم ہے

بہت دنون مین = بہت دنون کی مشق مین - تغافل = انجان دیکھنا -
وہ اک نگاہ الخ = یعنے دیکھنے سے تو کم ہے ظاہراً مگر درحقیقت نگاہ معمولی سے بہت بڑی ہوی اور کہین زیادہ ستمگر ہے -

ہم رشک کو اپنے بھی گوارا نہین کرتے	۹۳۸	مرتے ہین ولے اُنکی تمنا نہین کرتے

محبوب کی تمنا نہین کرتے کہ ایسے خوبرو کا وصال او رہم - اس تمنا پر ہمکو ہم پر رشک آتا ہے -

درپردہ اُنھین غیر سے ہے ربط نہانی	۹۳۹	ظاہر کا یہہ پردہ ہے کہ پردا نہین کرتے

یہہ پردہ ظاہری ہے کہ پروای غیر نہین کرتے آشکارائی مین رابط نہانی کو چھپانے کیلئے -

گرہی ہے بادہ ترے لب سے کسب رنگ فروغ	۹۴۰	خط پیالہ سراسر نگاہ گلچین ہے

لب کی جگہہ رخ بہتر ہے کیونکہ تشبیہہ گل کی لب سے مسموع نہین -

کبھی تو اس دل شوریدہ کی بھی داد ملے	۹۴۱	کہ ایک عمر سے حسرت پرست بالین ہے

کبھی تو اس دل دیوانہ کو اپنا ہم بالین وہم بستر کیجیو کہ ایک مدت سے حسرت پرست اسکا ہے -

اسد ہے نزع مین چل بیوفا براے خدا	۹۴۲	مقام ترک حجاب و وداع تمکین ہے

تمکین = بردباری -

کیون نہو چشم بتان محو تغافل کیون نہو | ۹۴۳ | یعنے اس بیمار کو نظارہ سی پرہیز ہے

تغافل = انجان ہونا دیکھنے سے - نظارہ سی = دیکھنے سے

مرتے مرتے دیکھنی کی آرزو رہجائیگی | ۹۴۴ | واے ناکامی کہ اُس کافر کا خنجر تیز ہے

اس کافر کا خنجر تیز ہے لہذا فرصت دیکھنی کی ندیگا اور آرزو اُس کافر کو یا اوسکے خنجر کو دیکھنے کی ہمارے دلمین رہجائیگی -

عارض گل دیکھہ روی یار یاد آیا اسد | ۹۴۵ | جوشش فصل بہاری اشتیاق انگیز ہی

اشتیاق انگیز = شوق انگیز یا عشق انگیز -

دیا ہے دل اگر اُسکو بشر ہی کیا کہئے | ۹۴۶ | ہوا رقیب تو ہو نامہ بر ہے کیا کہئے

قاصد نے دل اگر دیا ہے محبوب کو تو آدمی ہے اوسے کیا کہئے - نامہ بر رقیب میرا ہوا تو ہو قاصد ہے اسے کیا کہئے -

یہ ضد کہ آج نہ آوی اور آئے بن نرہے | ۹۴۷ | قضا سے شکوہ ہمین کسقدر ہی کیا کہئے

حالانکہ ہم آج ہی آنے کو قضا کے چاہتے ہین وقت پر اپنے تو آہی رہیگی -

رہی ہے یون گہ و بیگہ کہ کوی دوست کو اب | ۹۴۸ | اگر نکہئے کہ دشمن کا گھر ہے کیا کہئے

دشمن یون صبح و شام کوچۂ دوست مین رہے ہے کہ اب اگر نکہئے کہ وہ کوچہ دشمن کا گھر ہے تو کیا کہئے -

زہی کرشمہ کہ یون دی رکھا ہی ہمکو فریب | ۹۴۹ | کہ بن کہے ہی اُنھین سب خبر ہے کیا کہئے

اونھین = محبوب کرشمہ ساز کو -

کہ یہ کہی کہ سر رہگذر ہے کیا کہئے	۹۵۰	سمجھکے کرتے ہین بازار مین وہ پرسش حال

پرسش حال = غالب سے پرسش حال - یہہ کہے = غالب یا عاشق اُنکا یہہ کہے -

ہماری ہاتھ مین کچھہ ہی مگر ہی کیا کہئے	۹۵۱	تمہین نہین ہی سر رشتۂ وفا کا خیال

کچھہ سر رشتۂ وفا ہمارے ہاتھ مین ہے مگر کیا کہئے کہ ہے کیونکہ تمہین اس سر رشتہ کا خیال نہین -

ہمین جواب سے قطع نظر ہی کیا کہئے	۹۵۲	اُنھین سوال پہ زعم جنون ہی کیون لڑئی

اُنھین اپنے رد سوال پر گھمنڈ دیوانہ پن کے لڑنے کا ہے - کیون لڑین ہم اسلئے ہم نے جواب سے چشم پوشی کی - اب کیا کہین ہم -

ستم بہای متاع ہنر ہے کیا کہئے	۹۵۳	حسد سزای کمال سخن ہی کیا کیجے

حسد = رشک حسودان - سخن = شاعری - ستم = ستم بیدردان و نافہمان -

سوای اسکی کہ آشفتہ سر ہے کیا کہئے	۹۵۴	کہا ہی کس نے غالب برا نہین لیکن

کہا ہے کس نے الخ = کس نے کہا ہے کہ غالب برا نہین - اچھا ہے - یہہ استفہام انکاری ہے - آشفتہ سر = دیوانہ -

کرگئی وابستۂ تن میری عریانی مجھے	۹۵۵	دیکھکر در پردہ گرم دامن افشانی مجھے

کرگئی وابستۂ تن الخ = میری عریانی مجھے وابستۂ تن کرگئی - وابستۂ تن

کیونکہ عریانی نے مجھے سرگرم دامن افشانی دیکھا جوکنایہ ہے ترک تعلق و تجرید و ترکِ لباس سے ۔

مرحبا مین کیا مبارک ہو گرانجانی مجھے	۹۵۶	بن گیا تیغ نگاہِ یار کا سنگ فسان

بن گیا = مین خود سراپا سنگِ ندکور بنگیا ۔ مرحبا مین ۔ شاباش رے مین ۔ گرانجانی ۔ سخت جانی لفظِ گران مناسب سنگ ہے ۔

جانتا ہو محو پرسشہای پنہانی مجھے	۹۵۷	کیون نہو بے التفاتی اُسکی خاطر جمع ہے

بے التفاتی اسکی = بے توجہی ظاہری محبوب کی ۔ خاطر جمع ہے = محبوب خاطر جمع ہے ۔ محو پرستشہای پنہانی = اپنے پرُس و جوی باطنی کا محو ۔

لکھدیا منجملہ اسبابِ ویرانی مجھے	۹۵۸	میری غمخانہ کی قسمت جب رقم ہونی لگی

میرے لئے ویرانی کو بجاے اسباب لکھدیا یا خود مجھکو باعث ویرانی لکھدیا ۔ شق ثانی مین اسباب کو باضافت پڑہنا چاہئے

اسقدر ذوق نوای مرغ بستانی مجھے	۹۵۹	بدگمان ہوتا ہو وہ کافر نہوتا کاشکے

بدگمان ہوتا ہے = بدگمان ہوتا ہے میرے سننے سے نالہ بلبل کو جو محبت گل مین ہے اور مظنہ سے میرے تعلق دلی کے گل کیطرف ۔ نوای مرغ بستانی = نواے بلبل جو عشق گل مین ہے ۔

تم نے کیون سونپی ہے میرے گھر کی دربانی مجھے	۹۶۰	وعدہ آنے کا وفا کیجے یہ کیا انداز ہے

میرے گھر کی دربانی = میرے گھر کی دربانی انتظار مین اپنے آنیکے

کہ مین باہر کہین جا نہین سکتا۔

دی مری بہائی کو حق نی ازسرِ نو زند گی	۹۶۱	میرزا یوسف ہی غالب یوسف ثانی مجہی

ازسرِ نو زندگی = ایہام ہے یوسف علیہ السلام کی زندگی دوبارہ کا کنوین سے نکلنے کے بعد۔

یاد ہی شادی مین بھی ہنگامۂ یارب مجہی	۹۶۲	سبحۂ زاہد ہوا ہی خندۂ زیرِ لب مجہی

یارب = نالہ و شیون۔ سبحہ = سبحہ جس پر ذکر یارب ہوا کرتا ہے اور خندۂ زیرِ لب دانہ ہاے سبحہ مین ہے باعتبار سوراخ رشتہ کے۔

ہی کشادِ خاطرِ وابستہ درِ رہن سخن	۹۶۳	تہا طلسم قفل ابجد خانۂ مکتب مجہی

میرے خاطرِ وابستہ سخن کی کشایش گرو مین شعر کے ہے لہذا مکتب جانا میرے لئے قفل بجد کا طلسم تہا۔ طلسم وہ شکل لاینحل جو شعبدہ سے تیار کرین۔ قفل بجد مین چند حلقہ پہلو دار اور پہلو پر حلقون کے چند حرف ابجد کندہ ہوتے ہین۔ جب وہ حرف بہ ترتیب ابجد ضظغ تک مرتب ہون تو قفل کُھل جاتا ہے ورنہ نہین کہلتا۔ لطف شعری یہ کہ مکتب مین ابجد کی تعلیم ہوا کرتی ہے۔ لفظ سخن مین ایہام ہے بمعنی شعر و حروف قفل بجد۔ واللہ اعلم۔

یارب اس آشفتگی کی داد کس سے چاہیے	۹۶۴	رشک آسایش پہ ہی زندانیون کی اب مجہی

میری دیوانگی کی دانائی کی داد کون دیگا کہ صحرا نوردی مین آسایش بند کی بھی تھی

زندانیون پر رشک کرکے اب چاہتی ہے خود زندانی ہوجاے جیسے پہلے چارہ گرون نے چاہا تھا -

طبع ہی مشتاقِ لذت ہای حسرت کیا کرون	۹۶۵	آرزو سی ہی شکستِ آرزو مطلب مجھے

جو کچھہ آرزو کرتا ہون اس سے شکست دینا آرزو کا میرا مدعا ہے کیونکہ حسرتِ ناکامی کے لذتون کی میری طبیعت مشتاق ہے نہ حصول آرزو کے لذتون کی کہ یہہ شیوہ ہواپرستون کا ہے اور وہ عاشقون کا -

حضورِ شاہ مین اہلِ سخن کی آزمایش ہی	۹۶۶	چمن مین خوش نوایانِ چمن کی آزمایش ہی
قد و گیسو مین قیس و کوہکن کی آزمایش ہی	۹۶۷	جہان ہم ہین وہان دار و رسن کی آزمایش ہی

قد و گیسو مین = عشقِ قد و گیسوی لیلی و شیرین مین - جہان ہم ہین الخ = جس مقامِ فنا فی اللہ مین ہم ہین وہان منصور کی مانند عشقِ قدِ دار و گیسوی رسن کا امتحان ہے - وہان = یعنے مقامِ انا الحق مین -

کرینگے کوہکن کی حوصلہ کا امتحان آخر	۹۶۸	ہنوز اس خستہ کی نیروی تن کی آزمایش ہے

کرینگے = شیرین یا خسرو وغیرہ کرینگے - آخر = خود کشی سے - آزمایش ہی = کوہکنی مین آزمایش ہی -

نسیمِ مصر کو کیا پیرِ کنعان کی ہوا خواہی	۹۶۹	اسے یوسف کی بوی پیرہن کی آزمایش ہی

نسیمِ مصر کو کیا الخ = یعنے نسیمِ مصر کو حضرتِ یعقوب علیہ السلام کی ہوا خواہی سے کیا علاقہ - نسیم و ہوا کا لطف دیکھو - بوی پیرہن کی آزمایش ہے = کہ عالمِ محبت مین بوی مذکور اپنا کیا اثر تبلاتی ہے

حضرت یعقوب علیہ السلام پر ۵ یکروز صبا بوی گلی بردہ بیعقوب بگریست کہ این نکہت پیراہن ماعیت -

وہ آیا بزم مین دیکھو نہ کہیو پھر کہ غافل تھے | ۹۷۰ | شکیب و صبر اہل انجمن کی آزمایش ہی

وہ = وہ یوسف ثانی - نہ کہیو پھر کہ غافل تھے = نہ کہیو پھر ای اہل بزم کہ ہم انجان تھے -

رہی دل ہی مین تیر اچھا جگر کی پار ہو بہتر | ۹۷۱ | غرض شست بت ناوک فگن کی آزمایش ہے

امتحان اُسکے نشانہ زنی کا ہے خواہ تیر دل مین رہجاے یا جگر کے پار ہو جاے - ان دو ہدف سے خطا نکرے -

نہین کچھہ سبحہ و زنار کی پھندے مین گیرائی | ۹۷۲ | وفاداری مین شیخ و برہمن کی آزمایش ہی

نہین کچھہ سبحہ و زنار الخ = کیونکہ دونون پھندے کچے تاگے کے ہین - وفاداری مین الخ = اہل سبحہ و زنار مین رشتہ وفا کسکا چست اور کس کا سست ہی اسکا امتحان ہے -

پڑارہ ای دل وابستہ بیتابی سے کیا حاصل | ۹۷۳ | مگر پھر تاب زلف پرشکن کی آزمایش ہی

وابستہ = وابستہ زلف - آزمایش ہے = نشانہ زنی سے آزمایش ہی -

رگ و پی مین جب اُترے زہر غم تب دیکھیی کیا ہو | ۹۷۴ | ابھی تو تلخی کام و دہن کی آزمایش ہے

اُترے = نفوذ کرے - ابھی تو تلخی الخ = ہنوز ابتدا مین بالائی وسطحی و سرسری امتحان ہے -

وہ آوینگے مرے گھر وعدہ کیسا دیکھنا غالب ۹۷۵ نئے فتنون مین اب چرخِ کہن کی آزمایش ہے

اب چرخ کہن امتحان میرا کیا چاہتا ہے فتنہ نو کو میرے گھر لا کے - نیا فتنہ کنایہ یار کے آنے سے ہے جو پہلے کبھی آیا نتھا - وعدہ = وعدہ آنے کا -

کبھی نیکی بھی اُسکے جی مین گر آجاے ہے مجھسے ۹۷۶ جفائین کر کے اپنی یاد شرما جاے ہے مجھسے

کبھی اُسکے دلمین میرے ساتھہ نیکی کا خیال آجاے تو کچھہ فائدہ نہین کیونکہ وہ اپنی جفائین جو مجھپر ہوی ہین یاد کرکے محجوب ہو جاتا ہے اور ہمارا مطلوب حاصل نہین ہوتا -

خدایا جذبۂ دلکی مگر تاثیر اُلٹی ہے ۹۷۷ کہ جتنا کھینچتا ہون اور کھنچتا جاے ہے مجھسے

کھنچتا جاے ہے = ہٹتا جاے ہے -

وہ بدخو اور میری داستانِ عشق طولانی ۹۷۸ عبارت مختصر قاصد بھی گھبرا جاے ہے مجھسے

محبوب بیدماغ ونازک مزاج اور عشق کی کہانی طولانی - سخن مختصر - یہہ حال دیکھکر قاصد بھی گھبراتا ہے - فقرہ (عبارت مختصر) کو ماقبل سے تعلق نہین محض تقریب کلام کیلئے ہے -

اُدھر وہ بدگمانی ہے اِدھر یہ ناتوانی ہے ۹۷۹ نہ پوچھا جاے ہے اُس سے نہ بولا جاے ہے مجھسے

محبوب کو مجھپر بدگمانی ہے کہ مین اُسکا عاشق ہون لہذا میرا حال اُس سے پوچھا نجاے ہے اور مجھے یہہ ناتوانی ہے کہ اپنا حال مجھسے بولا نجاے

سنبھلنے دے مجھے اے ناامیدی کیا قیامت ہے	۹۸۰	کہ دامانِ خیالِ یار چھوٹا جائے ہے مجھسے

ناامیدی = نومیدیٔ وصال -

تکلف برطرف نظارگی مین بھی سہی لیکن	۹۸۱	وہ دیکھا جائے کب یہہ ظلم دیکھا جائے ہے مجھسے

محبوب کے نظارگیون مین مین بھی شریک سہی مگر وہ ہماری آنکھون سے دیکھا جاے - یہہ ظلم کب مجھہ سے دیکھا جائیگا - نظارگی = بینندہ -

ہوئے ہین پانون ہی پہلی نبردِ عشق مین زخمی	۹۸۲	نہ بھاگا جائے ہے مجھسے نہ ٹھہرا جائے ہے مجھسے

نہ ٹھہرا جاے ہے = بخوفِ جان ٹھہرا نجاے ہے -

قیامت ہے کہ ہووے مدعی کا ہمسفر غالب	۹۸۳	وہ کافر جو خدا کو بھی نہ سونپا جائے ہے مجھسے

مدعی = رقیب بیوفا - غالب = منادی - کافر = محبوب - ۵

عشق انکو ہے جو یار کو اپنے دمِ رفتن ✤ کرتے نہین غیرت سے خدا کی بھی حوالے

زبسکہ مشقِ تماشا جنون علامت ہے	۹۸۴	کشاد و بستِ مژہ سیلیٔ ندامت ہے

ازبسکہ تماشاے حسن کی مشق با علامتِ دیوانگی ہے لہذا کشاد و بستِ مژگان حالتِ نظارہ مین چشمِ بینندہ کیلئے ندامت کا طمانچہ ہے -

نجانون کیونکہ مٹے داغِ طعنِ بدعہدی	۹۸۵	تجھے کہ آئینہ بھی ورطۂ ملامت ہے

توجو آئینہ دیکھکے اپنی آرایش کرتا ہے داغِ طعنِ بدعہدی یعنے نئے عاشقون کو پیدا کرنیکا دھبا اپنے پر لگا لیتا ہے - مین نہین جانتا تجھہ سے یہہ داغ کیونکر مٹے گا اور اس ورطۂ ملامت یعنے آئینہ سے تجھے کیسے رہائی

ہوگی - آئینہ کی تشبیہ چشمہ و ورطہ سے روشن ہے -

نگاہ عجز سر رشتۂ سلامت ہے ۹۸۶ پیچ و تاب ہوس سلک عافیت مت توڑ

نگاہ عجز معشوق کیطرف جو عشاقِ پاکباز کی نگاہ ہے امن و سلامتی کا سر رشتہ ہے - اس سلک کو پیچ و تاب ہوشیاری کی نظر تند سے توڑیو مت کہ یہہ نگاہ باعثِ رسوائی ہے - پیچ و تاب کشمکش -

جنونِ ساختہ و فصلِ گل قیامت ہے ۹۸۷ وفا مقابل و دعوای عشق بے بنیاد

وفا مد نظر و روبرو عاشقِ صادق کے اور باین وجہ اسکی عاشقی کا دعوے بے بنیاد - کیونکہ وفای عاشقِ صادق پاکدامن مانع ہوا و ہوس ہے اور جنونِ عشق عاشقِ بوالہوس کا ساختہ ہے فصلِ گل مین یا بہارِ حسنِ معشوقی مین حالانکہ فصلِ مذکور مین جنونِ ساختہ محال عادی ہے پس یہہ عجیب معاملہ ہے - یہہ تینون شعر میرزا صاحب کے پایۂ بلاغت سے گرے ہوے ہین کیونکہ بالکل انمین تعقیدِ معنوی ہے -

میرا ذمہ دیکھکر گر کوئی بتلا دے مجھے ۹۸۸ لاغر اتنا ہون کہ گر تو بزم مین جا دے مجھے

لاغری مین مبالغہ ہے یعنے تو فکر نکر اور اپنے بزم مین مجھے جا دے - مین [illegible] ہون کہ رقیب مجھے نہ بتلا سکیگا -

وان تلک کوئی کسی حیلہ سے پہنچا دے مجھے ۹۸۹ کیا تعجب ہے کہ اسکو دیکھکر آجای رحم

دیکھکر = مجھے دیکھکر -

منہ نہ کھلاوے نہ کھلا پر بہ انداز عتاب | ۹۹۰ | کھول کر پردہ ذرا آنکھیں ہی دکھلا دے مجھے

منہ نہ کھلاوے = بصیغۂ مضارع - لفظ پردہ آنکھ کے مناسب اور بانداز عتاب آنکھ دکھلانے میں ایہام ہے بمعنی نمایش خشم و چشم نمائی -

یاں تلک میری گرفتاری سے وہ خوش ہے کہ میں | ۹۹۱ | زلف گر بن جاؤں تو شانہ میں الجھا دے مجھے

الجھانا = بالضم پیچ دینا - الجھاؤ = مذکر - پیچ و پریشانی - الجھن = مونث - شکن اور پیچ - دلیل ساطع -

بازیچۂ اطفال ہے دنیا مرے آگے | ۹۹۲ | ہوتا ہے شب و روز تماشا مرے آگے

تماشا = حوادث و انقلابات کا تماشا -

اک کھیل ہے اورنگ سلیماں مرے نزدیک | ۹۹۳ | اک بات ہے اعجاز مسیحا مرے آگے

اورنگ سلیمان = جو ہوا پر اڑتا تھا بہ تسخیر جنات - اعجاز مسیحا = جو احیاے اموات کیلئے قم باذن اللہ فرماتے تھے -

جز نام نہیں صورت عالم مجھے منظور | ۹۹۴ | جز وہم نہیں ہستی اشیا مرے آگے

ہستی اشیا = یعنی جو موہوم و معدوم ہے -

ہوتا ہے نہاں گرد میں صحرا مرے ہوتے | ۹۹۵ | گھستا ہے جبیں خاک پہ دریا مرے آگے

ہوتا ہے نہاں الخ = بلحاظ میری صحرا گردی کے گھستا ہے جبیں الخ = باعتبار میری اشکباری کے -

مت پوچھ کہ کیا حال ہے میرا ترے پیچھے | ۹۹۶ | تو دیکھ کہ کیا رنگ ہے تیرا مرے آگے

جیسے تو میرے آگے تنگدل و متوحش ہے اسیطرح مین تیرے پیچھے ہون

سچ کہتے ہو خودبین و خود آرا ہون کیون ہون	۹۹۷	بیٹھا ہی بت آئینہ سیما مری آگے

بت آئینہ سیما کا دیکھنے والا ہون جو آئینہ بہت دیکھیگا ہر آئینہ خودبین و خودآرا ہوگا - سچ کہتے ہو = مجھہ کو سچ کہتے ہو -

نفرت کا گمان گذری ہے مین رشک سی گذرا	۹۹۸	کیونکر کہون لو نام نہ اُنکا مرے آگے

رشک سے = نام لینے والون کے رشک سے -

ایمان مجھے روکی ہے جو کھینچی ہی مجھے کفر	۹۹۹	کعبہ مرے پیچھے ہے کلیسا مری آگے
عاشق ہون پہ معشوق فریبی ہی مرا کام	۱۰۰۰	مجنون کو بُرا کہتی ہے لیلا مرے آگے
خوش ہوتی ہین پر وصل مین یون مر نہین جاتی	۱۰۰۱	آئی شب ہجر انکی تمنا مرے آگے

شب ہجران مین جو مر جانے کی تمنا تھی وہ تمنا تب وصل مین میری آگے آئی -

ہی موجزن اک قلزم خون کاش یہی ہو	۱۰۰۲	آتا ہی ابھی دیکھیے کیا کیا مرے آگے

یعنے ایک بڑا دریا اشک خونین کا آنکھون سے میرے موجزن ہے بقرینہ لفظ دیکھیے جو مصرع ثانی مین ہے -

ہم پیشہ و ہم مشرب و ہمراز ہے میرا	۱۰۰۳	**غالب** کو بُرا کیون کہو اچھا مری آگے

غالب کو بُرا کیون (کہو اچھا) مرے آگے -

نکہیو طعن سے پھر تم کہ ہم ستمگر ہین	۱۰۰۴	مجھے تو خو ہے کہ جو کچھہ کہو بجا کہیے

مرے ایجا بجا کہنے پر نکہیو کہ ہم ستمگر ہین کیونکہ مجھے تو یہہ خو ہے کہ جو کچھہ

تم کہو میں اُس پر بجا کہوں -

وہ نیشتر سہی پر دل میں جب اُتر جاوے ۔ ۱۰۰۵ ۔ نگاہِ ناز کو پھر کیوں نہ آشنا کہیے

دل میں = دل میں عاشق کے -

نہیں ذریعۂ راحت جراحتِ پیکان ۔ ۱۰۰۶ ۔ وہ زخمِ تیغ ہے جسکو کہ دلکشا کہیے

جراحتِ پیکان ذریعۂ راحت نہیں ہے بوجہ تنگیٔ زخم کے جو پیکان میں ہے
اور زخمِ تیغ دلکشا ہے بوجہ کشادگیٔ زخمِ تیغ کے -

کبھی شکایتِ رنجِ گران نشین کیجے ۔ ۱۰۰۷ ۔ کبھی حکایتِ صبرِ گریزپا کہیے

گران نشین = مرادفِ گرانپا و گران خیز - نشینندہ بگرانی ضد سبک خیز -
گریزپا = گریزندہ -

نہیں نگار کو اُلفت نہو نگار تو ہے ۔ ۱۰۰۸ ۔ روانیٔ روش و مستیٔ ادا کہیے

روش = رفتار - یا چال -

نہیں بہار کو فرصت نہو بہار تو ہے ۔ ۱۰۰۹ ۔ طراوتِ چمن و خوبیٔ ہوا کہیے

فرصت = ثبات و قرار -

سفینہ جب کہ کنارہ پہ آلگا غالبؔ ۔ ۱۰۱۰ ۔ خدا سے کیا ستم و جورِ ناخدا کہیے

سفینہ = کشتی - ناخدا = ناوخدا -

رونے سے اور عشق میں بیباک ہوگئے ۔ ۱۰۱۱ ۔ دھوئے گئے ہم اتنے کہ بس پاک ہوگئے

پاک ہوگئے = بے حیا ہوگئے -

صرفِ بہای مَے ہوئے آلاتِ میکشی ۔ ۱۰۱۲ ۔ تھی یہ ہی دو حساب سو یون پاک ہوگئی

یہ = ادائے بہای مَے بعوضِ آلاتِ میکشی ۔

پوچھے ہے کیا وجود و عدم اہلِ شوق کا ۔ ۱۰۱۳ ۔ آپ اپنی آگ کے خس و خاشاک ہوگئے

اپنی آگ کے = اپنی آتشِ شوق کے ۔

نشہ ہا شادابِ رنگ و ساز ہا مستِ طرب ۔ ۱۰۱۴ ۔ شیشۂ مَے سروِ سبزِ جوئبارِ نغمہ ہے

شادابِ رنگ = بارنگِ سیراب ۔ شیشۂ مے الخ = لبِ جوئے نغمہ کا سروِ شیشۂ سبز مے ہے ۔

ہمنشین مت کہہ کہ برہم کر نہ بزمِ عیشِ دوست ۔ ۱۰۱۵ ۔ وان تو میرے نالہ کو بھی اعتبارِ نغمہ ہے

برہم کر نہ = برہم نکر اپنے نالہ سے ۔ وان تو الخ = پس نالۂ میرا سببِ سرگرمی بزمِ مذکور کا ہوگا نہ باعثِ برہمی ۔

عرضِ نازِ شوخیٔ دندان برای خندہ ہی ۔ ۱۰۱۶ ۔ دعویٔ جمعیتِ احباب جای خندہ ہے

اظہارِ نازِ شوخیٔ دندان ہنسنے کے لئے ہے اپنی بے ثباتی و ناپایداری پر اسیطرح دعوای جمعیتِ احباب کہ یہہ جمعیت بھی تدریجاً ٹوٹنے والی اور احباب دندان کی مانند متفرق ہونیوالے ہین ۔

ہی عدم مین غنچہ محوِ عبرتِ انجامِ گل ۔ ۱۰۱۷ ۔ یکجہان زانو تامل در قفای خندہ ہی

انجامِ گل = پریشان انجامی ۔ غنچہ کو زانو تامل بلحاظ سربگریبان زانو ہونے غنچہ کے کہا ہے ۔

کلفتِ افسردگی کو عیشِ بیتابی حرام | ۱۰۱۸ | ورنہ دندان در دل افشردن بنائے خندہ ہے

کدورتِ دلگی محبت کو بیتابی محبت کا عیش نصیب نہیں ورنہ دانت دل میں یا جگر میں چبھونا (جو کنایہ خونِ دل اپنا پینے یا اپنا جگر کھانے سے ہے عالم شکیبائی میں) بنائے خندۂ عیش کی ہے۔ لبِ زخمِ دل سے جو بفشارِ دندان پیدا ہوتا ہے خندۂ دندان نما کیا خوب ہویدا ہوتا ہے۔

سوزشِ باطن کے ہیں احباب منکر ورنہ یاں | ۱۰۱۹ | دل محیطِ گریہ و لب آشنائے خندہ ہے

سوزش سبب گدازِ دل اور مبالغۃً وہ گداز موجدِ محیطِ بے ساحل ہوا۔
اسکو شورش پڑھیں تو ابلغ ہوگا یعنے لفظ شورش بدو شین معجمہ بمعنی دیوانگی جسمیں ایہام شورِ دریا کا بھی ہے چاہئے تا دیوانوں کی دونوں حالت پر جو مصدرِ گریہ و خندہ ہوتے ہیں دلالت کرے فافہم۔

حسنِ بے پروا خریدارِ متاعِ جلوہ ہے | ۱۰۲۰ | آئینہ زانوئے فکرِ اختراعِ جلوہ ہے

بمضمونِ فاحببت حسنِ مستغنی اپنے متاعِ جلوہ کا خریدار یعنے خواہاں ہے آئینہ جو کنایہ مظاہر سے ہے اختراعِ جلوہ کے لئے زانوئے فکر ہوگیا ہے آئینہ زانو پر رکھتے ہیں۔ آئینہ زانو کاسہ زانو کو کہتے ہیں۔ لطف ظاہر۔ مجازی معنے بھی تھوڑے تغیر سے یوں ہی ہوں گے۔

تا کجا اے آگہی رنگِ تماشا باختن | ۱۰۲۱ | چشمِ واگردیدہ آغوشِ وداعِ جلوہ ہے

اے آگہی تو تماشائی جلوہ کو کہاں تک کھوئیگی چاہئے دیدۂ دل سے اس جلوہ کا

تماشا کرنا کیونکہ آنکھ کھلے تک جو صورتِ آغوش کشادہ ہے جلوہ بیدرو دھو جاتا ہے۔

مشکل کہ تجھہ سے راہ سخن وا کرے کوئی	۱۰۲۲	جب تک دہانِ زخم نہ پیدا کرے کوئی

دلِ مجروحِ الفت کا دہانِ زخم گویا راہ سخن ہے دلبر کے ساتھہ۔ قابلیت ہمکلامی محبوب کی اسی دہانِ زخم سے حاصل ہوتی ہے نہ دہانِ تکلم سے۔

کب تک خیال طرۂ لیلا کرے کوئی	۱۰۲۳	عالم غبارِ وحشتِ مجنون ہے سربسر

عالم تیرہ و تار کو باعتبار سیاہی کے طرۂ لیلی یعنے سامانِ زینت ہم جمال کرتے ہیں حالانکہ عالم مذکور غبارِ وحشتِ مجنون یعنے گردبیابانِ وحشت ہے۔

ہان درد بنکے دل مین مگر جا کرے کوئی	۱۰۲۴	افسردگی نہین طرب انشای التفات

بیدردی عشق نہین ہے خوشی پیدا کرنیوالی توجہ محبوب کی مگر سراپا دردِ عشق ہوکے محبوب کے دل مین کوئی عاشق جا کرے تو منشا اسکی توجہ کا ہوگا۔

آخر کبھی تو عقدۂ دل وا کرے کوئی	۱۰۲۵	رونے سے اے ندیم ملامت نکر مجھے

آخر کبھی تو الخ = کیونکہ رونے سے دل کہلتا ہے۔

کیا فایدہ کہ جیب کو رسوا کرے کوئی	۱۰۲۶	چاکِ جگر سے جب رہ پرسش نہ وا ہوی

رہ پرسش = رہ پرسش معشوق کی چاکِ جگر عاشق کو۔ جیب کو رسوا کرے = گریبان کو پھاڑکے جیب کو رسوا کرے۔

تا چند باغبانی صحرا کرے کوئی	۱۰۲۷	لختِ جگر سے ہے رگ ہر خار شاخ گل

لختِ جگر = باغبان مذکور یعنے عاشق۔ کوئی = عاشق۔

ناکامیٔ نگاہ ہے برقِ نظارہ سوز	۱۰۲۸	تو وہ نہین کہ تجھکو تماشا کرے کوئی

ناکامی = باعثِ ناکامی۔

ہر سنگ و خشت ہے صدفِ گوہرِ شکست	۱۰۲۹	نقصان نہین جنون سے جو سودا کرے کوئی

کوئی عاشق بذریعۂ جنون سنگ و خشتِ طفلان مول لے تو اس سودے مین نقصان نہین بلکہ گوہرِ شکست حاصل ہونیکا فائدہ ہے کیونکہ سنگ و خشت اس گوہر کے صدف ہین۔

سر بر ہوئی نہ وعدۂ صبر آزما سے عمر	۱۰۳۰	فرصت کہان کہ تیری تمنا کرے کوئی

وعدۂ صبر آزما سے جسکے لئے صبرِ ایوبؑ چاہئے - تیری تمنا کرے جسکے لئے عمرِ نوحؑ چاہئے۔

ہے وحشتِ طبیعتِ ایجاد یاس خیز	۱۰۳۱	یہہ درد وہ نہین کہ نہ پیدا کرے کوئی

وحشت = بیماریٔ وحشت - نہ پیدا کرے = تشخیص نکرسکے بلکہ بعد تشخیص مایوسی علاج سے مرضِ مذکور کے ظاہر ہوتی ہے۔

بیکاریٔ جنون کو ہے سر پیٹنے کا شغل	۱۰۳۲	جب ہاتھہ ٹوٹ جائین تو پھر کیا کرے کوئی

ہاتھہ ٹوٹ جائین = سر پیٹتے پیٹتے ہاتھہ ٹوٹ جائین۔

حسنِ فروغِ شمعِ سخن دور ہے اسد	۱۰۳۳	پہلے دلِ گداختہ پیدا کرے کوئی

دلِ گداختہ = دل گداختہ شمع کی مانند۔

ابنِ مریم ہوا کرے کوئی	۱۰۳۴	میرے دکھہ کی دوا کرے کوئی

حضرت عیسی معجز دم ہون تو کیا - ہوا کرین - میرے درد عشق کی دوا کرین تو سمجھون -

شرع و آیین پر مدار سہی | ۱۰۲۵ | ایسے قاتل کا کیا کرے کوئی

مدار = قرار مکافات - ایسے قاتل کا = ایسے قاتل خوبرو کا -
کیا کرے = کیا بدلہ کرے -

چال جیسے کڑی کمان کا تیر | ۱۰۲۶ | دل مین ایسے کی جا کرے کوئی

جسکی چال ایسی سخت و تند ہوگی تو دل اسکا کیسا ہوگا -

بات پر وان زبان کٹتی ہے | ۱۰۲۷ | وہ کہین اور سنا کرے کوئی

کوئی = عاشق -

بک رہا ہون جنون مین کیا کیا کچھ | ۱۰۲۸ | کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

کوئی = معشوق -

نہ سنو گر برا کہے کوئی | ۱۰۲۹ | نکہو گر برا کرے کوئی

برا کہے = غیبت کرے - نکہو = مذمت نکرو -

کون ہے جو نہین ہے حاجتمند | ۱۰۳۰ | کس کی حاجت روا کرے کوئی

کسکی حاجت الخ = کیونکہ سب محتاج ہین -

کیا کیا خضر نے سکندر سے | ۱۰۳۱ | اب کسے رہنما کرے کوئی

کسے = کسکو -

بہت سہی غم گیتی شراب کم کیا ہے | ١٠٤٢ | غلام ساقی کوثر ہون مجکو غم کیا ہے

شراب کم کیا ہے = شراب کم کیا ہے ازالۂ غم کے لئے -

تمہاری طرز و روش جانتے ہین ہم کیا ہی | ١٠٤٣ | رقیب پر ہے اگر لطف تو ستم کیا ہے

تم جسپر لطف کرتے ہو اُسپر ستم بھی کرتے ہو پس تمہارا لطف رقیب پر
عین ستم ہے ہمپر کیا ہے -

سخن مین خامۂ غالب کی آتش افشانی | ١٠٤٤ | یقین ہی ہمکو بھی لیکن اب اُسمین دم کیا ہی

آتش افشانی = گرم بیانی -

جوہر تیغ بسر چشمۂ دیگر معلوم | ١٠٤٥ | ہون مین وہ سبزہ کہ زہر آب اُگاتا ہی مجھے

سبزۂ جوہر تیغ کا اُگنا اور کسی چشمہ پر نہین ہوتا - مین سبزۂ جوہر ہون کہ زہر آب
جو تیغ کو دیتے ہین مجھے اُگاتا ہے -

مدعا محو تماشای شکست دل ہے | ١٠٤٦ | آئینہ خانہ مین کوئی لئے جاتا ہی مجھے

مین خواہان اپنی شکست دل کے دیکھنے کا ہون آئینہ خانہ مین جاکر صورت
پرستی کیا کرون - مجھے آئینہ خانہ مین بھلا کوئی کیا لیجائیگا - دوسرا پہلو -
محبوب اپنے ساتھ آئینہ خانہ مین مجھے لئے جاتا ہے - مدعا اُسکا یہہ ہے
کہ میری شکست دل کو وہان تماشا کرے بوجہ رشک اس بات کے کہ عاشق کے
دل کیطرف اُسکی توجہ نہوی آئینہ خانہ کیطرف ہوی -

نالہ سرمایۂ یک عالم و عالم کف خاک | ١٠٤٧ | آسمان بیضۂ قمری نظر آتا ہے مجھے

عالم یکشتِ خاک ہے برنگِ قمری اور نالہ وشیون قمری کی مانند عالم کا سرمایہ ہے
پس میری نظر مین آسمان بیضۂ قمری ہے جس سے قمری عالم پیدا ہوی ہے -

زندگی مین تو وہ محفل سی اُٹھا دیتے تھے | ۱۰۴۸ | دیکھون اب مرگئے پر کون اوٹھاتا ہی مجھے

کون اُٹھاتا ہے مجھے = ایہام یعنے میرے مُردے کو کون اوٹھاتا ہے -

روندی ہوی ہی کوکبہ شہریار کی | ۱۰۴۹ | اترائے کیون نہ خاک سرِ رہگذار کی

کوکبہ = جمعیت - اترائے = ناز کرے -

جب اوسکے دیکھنے کیلئے آئین بادشاہ | ۱۰۵۰ | لوگون مین کیون نمود نہو لالہ زار کی

نمود = نمایش -

بھوکے نہین ہین سیر گلستان کے ہم ولے | ۱۰۵۱ | کیونکر نکھائیے کہ ہوا ہے بہار کی

نکھائیے = ایہام -

ہزارون خواہشین ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے | ۱۰۵۲ | بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

ہزارون خواہشین = عاشقی مین ہزارون خواہشین - دم نکلے = فرطِ ذوق سے دم نکلے - بہت نکلے = وصلِ معشوق سے بہت نکلے -

ڈرے کیون میرا قاتل کیا رہیگا اُسکی گردن پر | ۱۰۵۳ | وہ خون جو چشمِ تر سے عمر بھر یون دمبدم نکلے

خونِ مذکور چشمِ گریان مین نہین ٹھیرتا اُسکی گردن پر کیا ٹھیریگا - دمبدم = ایہام -

بھرم کھلجاے ظالم تیری قامت کی درازیکا | ۱۰۵۴ | اگر اُس طرۂ پرپیچ وخم کا پیچ وخم نکلے

یعنے تیرا قدِ دراز اُسکے مقابل پست ہو جائیگا - طرہ اتنا دراز ہو کہ تیرے

قدسے بڑہ جاے -

مگر لکھوائی کوئی اوسکو خط تو ہمسے لکھوائی	۱۰۵۵	ہوی صبح اور گھر سے کان پر رکھکر قلم نکلے

ہم اس آرزو مین نکلتے ہین تا مضمون خط کو معلوم کرین کہ کیا لکھوا تا ہے -

ہوی اس دور مین منسوب مجہسے بادہ آشامی	۱۰۵۶	پہر آیا وہ زمانہ جو جہان مین جام جم نکلے

عہد جمشید مین شراب نکلی اور جمشید نے جام مے بنایا -

کہان میخانہ کا دروازہ غالب اور کہان واعظ	۱۰۵۷	پر اتنا جانتے ہین کل وہ جاتا تہا کہ ہم نکلے

وہ جاتا تہا کہ ہم نکلے = وہ جاتا تہا دروازہ مذکور پر اور ہم وہان سے نکلے

کوہ کے ہون بار خاطر گر صدا ہو جائیے	۱۰۵۸	بے تکلف اے شرار جستہ کیا ہو جائیے

کوہ جیسے صاحب تمکین کے بار خاطر ہو جاتے ہین اگر ہم نالہ ہو جائین کیونکہ آواز گونجکے کوہ سے بھی فریاد آتی ہے پس جل بجہکر خاکستر ہو جائیے مانند شرر کے -

بیضہ آسا ننگ بال و پر ہے یہ کنج قفس	۱۰۵۹	از سر نو زندگی ہو گر رہا ہو جائیے

بیضہ بال و پر نکلے پر رہنے کی جگہہ نہین - قفس کنایہ زمین و آسمان سے ہے - اس قفس بیضہ مانند سے نکلین تو اسمین پہنسے نہین نکل ہی جائین -

مستی بذوق غفلت ساقی ہلاک ہے	۱۰۶۰	موج شراب یک مژہ خوابناک ہے

اثر غفلت ساقی سے موج شراب مژہ خوابناک ہو گئی - غفلت کو خواب لازم ہی مستی بھی جسمین سراسر غفلت ہے غفلت ساقی پر مر رہی ہے -

غفلت = تغافل -

جوشِ جنون سے کچھ نظر آتا نہین اسد	۱۰۶۱	صحرا ہماری آنکھ مین یکمشت خاک ہے

جوشِ جنون کی خاک سر پر اڑانے سے صحرا ایک کف خاک آنکھ مین گری ہوئی ہے جو مانع دیدن ہے

لبِ عیسیٰ کی جنبش کرتی ہے گہوارہ جنبانی	۱۰۶۲	قیامت کشتۂ لعل بتان کا خواب سنگین ہے

جنبشِ لبِ عیسیٰ بجاے اسکے کہ کشتۂ لعل بتان کو خواب عدم سے بیدار کرے خواب مذکور کے لئے گہوارہ جنبانی کر رہی ہے کیونکہ اعجاز مسیح یہان موثر نہین ہوتا اور ہوا بھی تو اسکی زندگی مرگ سے بدتر ہے لہذا کشتۂ مذکور کا خواب عجب گران ہے -

آمدِ سیلابِ طوفانِ صداے آب ہے	۱۰۶۳	نقشِ پا جو کان مین رکھتا ہے انگلی جادہ سے

گویا طوفانِ صداے آب کے سیلاب کی آمد ہے - نقش پا بشکل گوش ہوتا ہے -

بزم مے وحشت کدہ ہے کس کی چشمِ مست کا	۱۰۶۴	شیشہ مین نبض پری پنہان ہے موج بادہ سے

چشمِ مست کو آہو فرض کیا ہے اور وحشت لازم آہو ہے -

ہون مین بھی تماشائی نیرنگِ تمنا	۱۰۶۵	مطلب نہین کچھ اس سے کہ مطلب بھی بر آوے

تمنا کی شعبدہ بازیون کا تماشا دیکھنے والا ہون فقط اس مطلب بر آے یا نہ برآئے یکسان ہے -

سیاہی جیسے گر جاوے دمِ تحریر کاغذ پر ۔ ۱۰۶۶ ۔ مری قسمت میں یون تصویر ہے شبہائے ہجران کی

میرے صفحۂ قسمت پر قلمِ تقدیر سے شبِ ہجران کی سیاہی یون بے اندازہ گر گئی ہے ۔ گر جاوے = بے اندازہ گر جاوے ۔

ہجومِ نالہ حیرت عاجزِ عرضِ یک افغان ہے ۔ ۱۰۶۷ ۔ خموشی ریشۂ صد نیستان سے خس بدندان ہے

ہجومِ نالہ عاجزِ حیرتِ اظہارِ یک فغان ہے ۔ خموشی جو لازمِ حیرت ہے صد نیستانِ نالہ کے ریشہ سے خس بدندان ہے ۔

تکلف برطرف ہے جانستان تر لطفِ بدخویان ۔ ۱۰۶۸ ۔ نگاہِ بے حجابِ ناز تیغِ تیزِ عریان ہے

ہوئی یہ کثرتِ غم سے تلف کیفیتِ شادی ۔ ۱۰۶۹ ۔ کہ صبحِ عید مجھکو بدتر از چاکِ گریبان ہے

چاکِ گریبان = چاکِ گریبان جو ماتم مین ہوا کرتا ہے ۔

دل و دین نقد لا ساقی سے گر سودا کیا چاہے ۔ ۱۰۷۰ ۔ کہ اس بازار مین ساغر متاعِ دستگردان ہے

اس متاعِ عاریت و قرض کے لئے دل و دین نقد سے آ ۔ لطفِ دستگردان بلحاظِ ساغر اظہر ۔

غم آغوشِ بلا مین پرورش دیتا ہے عاشق کو ۔ ۱۰۷۱ ۔ چراغِ روشن اپنا قلزمِ صرصر کا مرجان ہے

حالانکہ بادِ تند کشندۂ چراغِ تابان ہے مگر چراغِ وجودِ عاشق دریاے صرصر کا مرجان یعنے پلا ہوا ہے ۔ مرجان = مونگا ۔

خموشیون مین تماشا ادا نکلتی ہے ۔ ۱۰۷۲ ۔ نگاہ دل سے تری سرمہ سا نکلتی ہے

دل کو خاموشی سے تعلق ہے جیسے سرمہ کو ۔ لہذا بنا بر خموشیہا نگاہ تیری

دل عاشق سے انداز تماشا دکھانیوالی یعنی سرمہ آلود نکلتی ہے۔

فشار تنگیٔ خلوت سے بنتی ہے شبنم	۱۰۷۳	صبا جو غنچہ کے پردہ مین جا نکلتی ہے

فشار تنگیٔ خلوت سے = دباؤ سے تنگیٔ خلوت غنچہ کے۔

نہ پوچھ سینۂ عاشق سے آب تیغ نگاہ	۱۰۷۴	کہ زخم روزن در سے ہوا نکلتی ہے

آب تیغ نگاہ معشوق گرمیٔ سوز سے سینۂ خستۂ عاشق کے ہوا بنکر یون نکلتا ہے جیسے روزن در سے ہوا نکلتی ہے۔

جس جا نسیم شانہ کش زلف یار ہے	۱۰۷۵	نافہ دماغ آہوئے دشت تتار ہے

نافہ اس شانہ زنی کے اثر سے ناف آہو نہین بلکہ دماغ آہو یعنی سرمایہ اسکے غرور کا ہے۔

کس کا سراغ جلوہ ہے حیرت کو اے خدا	۱۰۷۶	آئینہ فرش شش جہت انتظار ہے
ہے ذرہ ذرہ تنگیٔ جا سے غبار شوق	۱۰۷۷	گر دام یہہ ہے وسعت صحرا شکار ہے

وجود عاشق کا ذرہ ذرہ تنگیٔ جا جیسے کے غبار شوق کی مانند پھیل گیا ہے۔ شوق کی وسعت ظاہر ہے۔ جب غبار شوق دام ہے تو وسعت صحرا اس دام کا شکار ہے۔

دل مدعی و دیدہ بنا مدعا علیہ	۱۰۷۸	نظارہ کا مقدمہ پھر روبکار ہے

دیدہ بنا مدعا علیہ = کیونکہ دیدہ اپنے نظارہ سے باعث گرفتاریٔ دل ہوا ہے بلحاظ تعلق نظارہ بروی محبوبان روبکار کا لطف ظاہر ہے۔

چھڑکے ہے شبنم آئینۂ برگ گل پر آب	۱۰۷۹	اے عندلیب وقت وداع بہار ہے

آب بر آئینہ ریزند قفای سفری -

بے پردہ سوی وادیٔ مجنون گذر نکر ۔۔ ۱۰۸۰ ۔۔ ہر ذرہ کے نقاب مین دل بیقرار ہی

بے حجاب وادیٔ مجنون کیطرف گذار نکر کیونکہ یہان ہر ذرۂ خاک کے نقاب مین دلِ بیقرارِ مجنون پوشیدہ تڑپ رہا ہے - میر تقی سے ہر ذرہ خاک اسکی گلی مین ہے بیقرار * یان کونسا ستم زدہ ماٹی مین ملگیا -

اے عندلیب یک کفِ خس بہرِ آشیان ۔۔ ۱۰۸۱ ۔۔ طوفانِ آمد آمدِ فصلِ بہار ہے

اے عندلیب یک کفِ خس اپنی پناہ کیلئے جمع کر کیونکہ اَلغرِیقُ یَتَشَبَّثُ بِکُلِّ حَشِیش - ڈوبتا ہر تنکی پر ہاتھہ مارتا ہے -

دل مت گنوا خبر نہ سہی سیر ہی سہی ۔۔ ۱۰۸۲ ۔۔ اے بیدماغ آئینہ تمثال دار ہے

تجھی آگاہی نسہی کہ اسمین کون ہے - تماشای ظاہر ہی سہی جیسے آئینہ با تصویر کو دیکھا کرتے ہین - اے بیدماغ یعنے ای حواس باختہ - قلوب المومنین عرش اللہ تعالی -

غفلت کفیلِ عمر و اسد ضامنِ نشاط ۔۔ ۱۰۸۳ ۔۔ ای مرگِ ناگہان تجھے کیا انتظار ہے

عمر غفلت مین گذرتی ہے اور غالب نشاطِ زندگی کا غافلانہ ضامن ہوگیا ہی - ای مرگ مفاجا اسکی خبر کیون نہین لیتی -

آئینہ کیون ندون کہ تماشا کہین جسے ۔۔ ۱۰۸۴ ۔۔ ایسا کہان سے لاؤن کہ تجھہ سا کہین جسے

بہر دو پہلوی حقیقت و مجاز - آئینۂ دل یا آئینۂ صورت تجھے کیون ندون

اور ایسا تماشا کیون نکرون جسے تماشا کہین - دوسرا محبوب ایسا کہان سے
لاؤن جسے تجھ سا کہین -

حسرت نے لا رکھا تری بزم خیال مین | ۱۰۸۵ | گلدستۂ نگاہ سویدا کہین جسے

بزم مین گلدستہ رکھتے ہین - میری حسرت دل نے تیرے بزم خیال مین
گلدستۂ بصر بصیرت کو لا رکھا ہے جو عبارت داغ سویدا سے ہے -

پھونکا ہے کس نے گوش محبت مین اے خدا | ۱۰۸۶ | افسون انتظار تمنا کہین جسے

کس نے اے خدا گوش عشق مین افسون انتظار پھونکا ہے جو مراد تمنا سے ہے -
تمنا ملزوم اور انتظار اسکا لازم ہے -

ہے چشم تر مین حسرت دیدار سے نہان | ۱۰۸۷ | شوق عنان گسیختہ دریا کہین جسے

چونکہ گریہ مانع دیدن ہے سیل بے زنہار شوق یعنے اشک کو جسے دریا کہین
حسرت دیدار نے دیدۂ تر مین روک رکھا ہے -

شبنم بہ گل لالہ نہ خالی ز ادا ہے | ۱۰۸۸ | داغ دل بیدرد نظرگاہ حیا ہے

کیونکہ دل مین فقط داغ ہو اور درد نہو وہ داغ شرم و حیا کا مصداق فیہ نظر
ہے یعنے حیا اسپر طعنہ زن ہے - حیا کو شبنم سے تشبیہ دی ہے
باعتبار عرق آلودگی حیا کے - واللہ اعلم -

دل خون شدۂ کشمکش حسرت دیدار | ۱۰۸۹ | آئینہ بدست بت بدمست حنا ہے

بدست بت بدمست حنا نہین ہے بلکہ ہمارا آئینۂ دل ہے جو کشمکش حسرت

دیدار سے خون ہوگیا ہے - آئینہ کا محبوب کے ہاتھ میں حنا ہو جانا ایک نئے
رنگ کا مضمون ہے -

شعلے سے نہ ہوتی ہوس شعلہ نے جو کی ۱۰۹۰ جی کسقدر افسردگی دل پہ جلا ہے

ہوس شعلہ = یعنے جی کا جلنا افسردگی دلپر - جو کی = جو گرمی کی -

تمثال میں تیری ہے وہ شوخی کہ بصد ذوق ۱۰۹۱ آئینہ بہ انداز گل آغوش کشا ہے

آئینہ بغل کشا بصد یارگی ہے گل شگفتہ کی مانند تیری صورت کی شوخی سے -

خوئے تری افسردہ کیا وحشت دل کو ۱۰۹۲ معشوقی و بے حوصلگی طرفہ بلا ہے

خوئی سرد مہری نے تیری ہماری تپش دل کو جو لازم عشق ہے افسردہ کر دیا ہے
ایسی معشوقی جسمیں حوصلہ دلربائی نہو نہایت بری ہے -

مجبوری و دعوائے گرفتاری الفت ۱۰۹۳ دست تہ سنگ آمدہ پیمان وفا ہے

بید ستری میں دعوائے عشقبازی کر رہے ہیں - ہمارا دست زیر سنگ جو تمثیل
بید ستری ہے دست پیمان دوستی ہو گیا ہے -

معلوم ہوا حال شہیدان گذشتہ ۱۰۹۴ تیغ ستم آئینۂ تصویر نما ہے

معلوم ہوا کہ اُن شہیدوں کا خون شمشیر ستم قاتل سے ابتک دھویا نگیا
اور تیغ مذکور آئینہ تصویر نما اُن کے لئے ہو گئی ہے -

اے پرتو خورشید جہانتاب ادھر بھی ۱۰۹۵ سایہ کیطرح ہم پہ عجب وقت پڑا ہے

عجب وقت = روز سیاہ -

ناکردہ گناہون کی بھی حسرت کی ملی داد ۔ ١٠٩٦ ۔ یارب اگر ان کردہ گناہونکی سزا ہے

باوجود گناہ کرنے کی حسرت کے ہم نے خوفِ الہی سے بہتیرے گناہ جو نہین کیے اسکی بھی جزا ہمین ملے۔

منظور تھی یہ شکل تجلی کو نور کی ۔ ١٠٩٧ ۔ قسمت کھلی ترے قد و رخ کے ظہور کی

تجلی چاہتی تھی کہ اس شکل مین آپ جلوہ گری کرے۔
زہے قسمت تیرے شکل قد و رخ کی کہ جسمین تجلی نے ظہور کیا۔

اک خونچکان کفن مین کرورون بناؤ ہین ۔ ١٠٩٨ ۔ پڑتی ہے آنکھہ تیرے شہیدون پہ حور کی

بناؤ = آرائشین۔ آنکھہ = چشم شوق۔

لڑتا ہے مجھہ سے حشر مین قاتل کہ کیون اٹھا ۔ ١٠٩٩ ۔ گویا ابھی سنی نہین آواز صور کی

لڑتا ہے کہ ہمارا کشتہ ہو کے آواز صور پر کیون اٹھا۔ جب ہم آواز دین تو اوٹھنا۔ صور پھنکا کرے۔

آمد بہار کی ہے جو بلبل ہے نغمہ سنج ۔ ١١٠٠ ۔ اڑتی سی اک خبر ہے زبانی طیور کی

پرندے آمد بہار مین بولنے لگتے ہین۔ اڑتی = ایہام۔

گو وان نہین پہ وان کے نکالے ہوے تو ہین ۔ ١١٠١ ۔ کعبہ سے ان بتون کو بھی نسبت ہے دور کی

عرب ایام جاہلیت مین بتون کو کعبہ شریف کے اندر بٹھا کے پوجتے تھے انحضرت علیہ الصلوۃ والسلام جب مبعوث ہوے تو کعبہ مین تشریف لیجا کے یہہ آیۃ شریف پڑھ کے جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا۔

چوب دستی سے بتون کی طرف اشارہ کرنے لگے تو بُت اوندھے منہ گرنے لگے۔ اُن مین جو مورتین انبیا علیہم السلام کی تھین حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُنکو زمین مین گڑوا دین۔ دوسرے پتلے توڑ توڑ کے آستانِ کعبہ کے پتھرون مین دے گئے۔

گرمی سہی کلام مین لیکن نہ اسقدر	۱۱۰۲	کی جس سے بات اُس نے شکایت ضرور کی

شکایت ضرور کی = سامع نے شکایت ضرور کی۔

یہ رنج کہ کم ہے مے گلفام بہت ہے	۱۱۰۳	غم کھانے مین بودا دلِ ناکام بہت ہے

چونکہ بودا دل ہمارا غم کھا نہین سکتا۔ ہمین شراب گلرنگ کم ہونیکا رنج بہت ہے۔ کم بہت مین تضاد ہے۔

کہتے ہوے ساقی سے حیا آتی ہے ورنہ	۱۱۰۴	ہے یون کہ مجھے دُردِ تہ جام بہت ہے

اپنی دُرد خواری ساقی سے کہتے شرم آتی ہے ورنہ بات یہہ ہے شراب صاف نہو تو دُرد بھی مجھے کافی ہے۔

نے تیر کمان مین ہے نہ صیاد کمین مین	۱۱۰۵	گوشے مین قفس کے مجھے آرام بہت ہے

کیا زاہد کو مانون کہ نہو گرچہ ریائی	۱۱۰۵	پاداشِ عمل کی طمع خام بہت ہے

کیونکہ زہد اگرچہ ریائی نہو مگر جزای عمل کی طمع کیوجہ سے خالصاً للہ نہوا۔

ہین اہلِ خرد کس روشِ خاص پہ نازان	۱۱۰۶	پابستگیٔ رسم و رہِ عام بہت ہے

اہلِ خرد پر طعن ہے کہ یہہ لوگ بالکل پابند رسم و عادتِ عوام ہو کر کس روشِ خاص پر ناز کرتے ہین۔

زمزم ہی پہ چھوڑو مجھے کیا طوفِ حرم سے | ۱۱۰۷ | آلودہ بہ مے جامۂ احرام بہت ہے

مجھکو چاہِ زمزم ہی پر رہنے دو - طوفِ حرم سے مجھکو کیا سروکار - تا اپنی جامۂ احرام کو جو بہت آلودہ شراب ہے دھولون -

ہے قہر گر اب بھی نہ بنے بات کہ انکو | ۱۱۰۸ | انکار نہین اور مجھے ابرام بہت ہے

نہ بنے بات = نہ بنے بات وصل کی - انکار نہین = انکار نہین وصل سے قہر = غضب - ابرام = اصرار -

خون ہوکے جگر آنکھ سے ٹپکا نہین اے مرگ | ۱۱۰۹ | رہنے دے مجھے یان کہ ابھی کام بہت ہے

دنیا مین کام خونِ جگر رونے کا بہت رہگیا ہے - جب سب مصیبتین جھیل لون تو اے موت تب آنا - جگر = تمام جگر -

مدت ہوئی ہے یار کو مہمان کئے ہوئے | ۱۱۱۰ | جوشِ قدح سے بزم چراغان کئے ہوئے

جوشِ قدح = کثرتِ جامِ مے -

کرتا ہون جمع پھر جگرِ لخت لخت کو | ۱۱۱۱ | عرصہ ہوا ہے دعوتِ مژگان کئے ہوئے

لفظِ دعوتِ مژگان صرف برعایتِ بزم و مہمان ہے جو مطلع مین گذرا ورنہ زینتِ مژگان بہتر تھا - لختِ جگر آرایشِ مژگان ہے نہ غذائے مژگان - لخت لخت = پارہ پارہ -

پھر وضعِ احتیاط سے رکنے لگا ہے دم | ۱۱۱۲ | برسون ہوئے ہین چاک گریبان کئے ہوئے

یعنے ضبطِ شورشِ دیوانگی سے جی گھبرانے لگا ہے جو کنایہ ہے گریبان

نہ پھاڑنے سے - اب چاکِ گریبان سے جی کو آسایش ہوگی -

پھر گرم نالہ ہای شرربار ہے نفس	۱۱۱۳	مدت ہوی ہے سیر چراغان کئی ہوے

گرم نالہ ہاے شرربار ہے چراغان کرنیکے لئے -

پھر پرسشِ جراحتِ دل کو چلا ہی عشق	۱۱۱۴	سامانِ صدہزار نمکدان کئے ہوے

پرسش کی جاپہ لفظِ چارہ یا مرہم مناسب تہا - عشق کی پرسش گویا جراحت مذکورپہ نمکپاشی کرنی ہے -

پھر بھر رہا ہی خامۂ مژگان بخون دل	۱۱۱۵	سازِ چمن طرازی داماں کئے ہوے

سازِ چمن طرازی = سامانِ چمن نگاری -

باہم گر ہوے ہین دل و دیدہ پھر رقیب	۱۱۱۶	نظارہ وخیال کا سامان کئے ہوے

نظارہ وخیال کا سامان = محبوب کے نظارہ وخیال کا سامان - اس مین لف ونشر غیر مرتب ہے -

دل پھر طوافِ کوی ملامت کو جا ہی ہے	۱۱۱۷	پندار کا صنم کدہ ویران کئے ہوے

طوافِ کوی ملامت = وہ نکوہش و سرزنش جو کوچۂ عاشقی مین حاصل ہو -
پندار کا صنم کدہ الخ = اپنے تکبر وخود پرستی کے تبکدہ کو ڈھائے ہوے -

پھر شوق کر رہا ہے خریدار کی طلب	۱۱۱۸	عرضِ متاعِ عقل و دل و جان کئی ہوے

خریدار = معشوق -

دوڑے ہے پھر ہر ایک گل و لالہ پر خیال	۱۱۱۹	صد گلستان نگاہ کا سامان کئی ہوے

گل و لالہ کنایہ ہے محبوبانِ گلرو لالہ رخسار سے۔ یا نامۂ دلدار کے فقرا ستِ رشکِ گلزار سے جسکا ذکر ما بعد ہے۔
مصرعِ ثانی حال ہے خیال کا۔ سو گلستان کے نظارہ کا سامان گل و لالۂ مذکور کے تماشے کیلئے کئے ہوے۔

مانگے ہے پھر کسی کو لبِ بام پر ہوس	۱۱۲۰	زلفِ سیاہ رخ پہ پریشان کئے ہوے

ہوس = اسی کا شوقِ جلوہ گری یا آرزوی عاشق۔

چاہے ہے پھر کسی کو مقابل مین آرزو	۱۱۲۱	سرمہ سی تیز دشنۂ مژگان کئے ہوے

کسی کو = قاتل کو سامنے چاہے ہے اپنے شہید ہونیکے لئے۔ دوسرا مصرع حال ہے قاتل مذکور کا۔

اک نوبہارِ ناز کو تاکے ہے پھر نگاہ	۱۱۲۲	چہرہ فروغِ مے سے گلستان کئے ہوے

نوبہارِ ناز کو = یارِ نازنین کو۔ دوسرا مصرع حال ہے نوبہارِ ناز کا۔

نوید امن ہے بیدادِ دوست جان کیلئے	۱۱۲۳	رہی نہ طرزِ ستم کوئی آسمان کیلئے

مصرعِ ثانی مین تعلیل ہے یعنے کیونکہ اس بیداد کے بعد آسمان کیلئے کوئی طرزِ ستم باقی نرہی۔

بلا سے گر مژۂ یار تشنۂ خون ہے	۱۱۲۴	رکھون کچھ اپنی بھی مژگان خونفشان کیلئے

بلا سے مژۂ یار خونریزی اغیار کرے۔ میری خونریزی نکرے۔ مین چاہتا ہون اس رشک سے لہو روؤن اور آرایشِ مژگان کرون۔

رہا بلا مین بھی مین مبتلای آفتِ رشک	۱۱۲۵	بلای جان ہے ادا تیری اک جہان کیلئے

تیرا بلا زدۂ ادا ہوکے رشک مین دنیا بھر کے بلا زدگانِ ادا کے مبتلا رہا ۔

فلک نہ دور رکھ اُس سے مجھے کہ مین ہی نہین	۱۱۲۶	دراز دستیِ قاتل کے امتحان کیلئے

پس مجھے اُس سے نزدیک رکھ ۔ اور دوسرون کو دُور رکھ ۔ دراز دستیِ ستم
قاتل دور دستون کی خبر لیگی ۔ مبالغہ ہے اُسکے دست دراز مین کہ بہت دُور تک
پہونچ جائیگا ۔

گدا سمجھ کے وہ چپ تھا مری خوشامد سے	۱۱۲۷	اُٹھا اور اُٹھکے قدم مین نے پاسبان کیلئے

محبوب جب اُٹھا مین اوٹھکے مین نے بھی قدم پاسبان کے پکڑے کہ بھید میرا
ظاہر نکرے ۔

بقدرِ شوق نہین ظرف تنگنایِ غزل	۱۱۲۸	کچھ اور چاہیے وسعت مری بیان کیلئے

بیان = بیانِ شوق ۔

دیا ہے خلق کو بھی تا اُسے نظر نہ لگے	۱۱۲۹	بنا ہے عیش تجمل حسین خان کیلئے

اُسے = اضمار قبل الذکر یعنے تجمل حسین خان کو ۔
دیا ہے کا فاعل خالق تعالی ۔

زمانہ عہد مین اُسکے ہے محوِ آرایش	۱۱۳۰	بنینگے اور ستارے اب آسمان کیلئے

آرایش = مراعاتِ نام ممدوح یعنے تجمل ہے ۔

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے	۱۱۳۱	سفینہ چاہیے اس بحر بیکران کیلئے

سفینہ = کشتی اور بیاض ۔ ایہامی لفظ ہے ۔

ادای خاص سے غالب ہوا ہی نکتہ سرا | ۱۱۳۴ | صلای عام ہی یارانِ نکتہ دان کیلئے

یارانؔ = شاعران -

تمت بالخیر
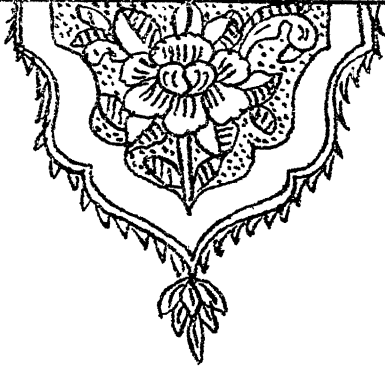
شرح بعض ابیات قصاید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سازِ یک ذرہ نہین فیضِ چمن سے بیکار | ۱ | سایۂ لالۂ بیداغ سویداے بہار

سامان ذرہ بھر کا فیض نشو و نماے چمن سے بیکار نہین۔
یہہ دعوی ہوا۔ دلیل اسکی لالۂ بیداغ کا سایہ۔ باآنکہ سایہ کو ثبات و قرار
نہین فیض مذکور سے قرارپذیر ہوکے دل بہار کا سویدا بنجاتا ہے۔

مستیِ بادِ صبا سے ہے بعرضِ سبزہ | ۲ | ریزۂ شیشۂ مَی جوہرِ تیغِ کہسار

پہناے سبزہ مین اثرِ مستیِ صبا سے جوہرِ تیغِ کہسار ریزہ ہاے شیشۂ شکستہ
شراب ہوگئے ہین۔ تیغِ کوہ = بلندیِ کوہ۔ عرض و جوہر یہان ایہام
تناسب ہے۔

مستیِ ابر سے گلچینِ طرب ہے حسرت | ۳ | کہ اس آغوش مین ممکن ہے دو عالم کا فشار

مستیِ ابر کو دیکھہ کے حسرتِ نظارہ طرب اندوز ہے کہ آغوشِ کشادۂ ابر
مین دو عالم کے دو معشوقون کو ایک جگہہ فشار دینا ممکن ہے۔

کوہ و صحرا ہمہ معمورِیِ شوقِ بلبل | ۴ | راہِ خوابیدہ ہوی خندۂ گل سے بیدار

معموری = معمورہ (نسخہ) راہ خوابیدہ = راہ دور و دراز و ہموار -

کاٹ کر پھینکئے ناخن تو باندازِ ہلال	۵	قوتِ نامیہ اسکو بھی نچھوڑے بیکار

ناخنِ بریدہ ہلالیت سے بدریت کو پہنچ جاے -

کفِ ہر خاک بگردون شدہ قمری پرواز	۶	دام ہر کاغذِ آتش زدہ طاؤس شکار

طاؤس شکار = بلحاظ سبز ہونے شرارون کے فیضِ ہوا سے -

میکدہ مین ہو اگر آرزوِ گل چینی -	۷	بھول جا یک قدحِ بادہ بہ طاقِ گلزار

قدحِ مذکور بہ اثرِ ہوا گلِ گلاب ہوجائیگا -

قصیدہ

ہو وہ سرمایۂ ایجاد جہان گرمِ خرام	۸	ہر کفِ خاک ہے وان گردۂ تصویرِ زمین

جہان = جس جگہہ -

نسبت نام سے اسکے ہے یہہ رتبہ کہ رہے	۹	ابداً پشتِ فلک خم شدۂ نازِ زمین

نسبتِ نام = یعنے ابوتراب - یہہ رتبہ = زمین کو یہہ رتبہ -

بُرشِ تیغ کا اسکے ہے جہان مین چرچا	۱۰	قطع ہو جاے نہ سررشتۂ ایجاد کہین

قطع ہو جاے = چرچہ سے بُرشِ مذکور سے قطع ہو جاے -

کفر سوز اسکا وہ جلوہ ہے کہ جس سے ٹوٹے	۱۱	رنگِ عاشق کیطرح رونقِ بتخانۂ چین

ٹوٹے = شکستہ ہووے -

کس سے ممکن ہو تری مدح بغیر از واجب	۱۲	شعلۂ شمع مگر شمع پہ باندھے آئین
غم شبیر سے ہو سینہ یہاں تک لبریز	۱۳	کہ رہیں خون جگر سے مری آنکھیں رنگین

تبدیل مصرع ثانی از والہ غفرلہ ع کہ رہیں صورت مقتل مری آنکھیں رنگین

یا ع کہ رہیں صورت مشہد مری آنکھیں رنگین۔

دل الفت نسب و سینۂ توحید فضا	۱۴	نگہ جلوہ پرست و نفس صدق گزین

توحید = بلا اضافت۔

صرف اعدا اثر شعلہ و دود دوزخ	۱۵	وقف احباب گل و سنبل فردوس برین

احباب = بغیر اضافت کے۔

غزل

اُس قدح کا ہے دور مجکو نقد	۱۶	چرخ نے لی ہے جس سے گردش وام

تبدیل مصرع اول از والہ غفرلہ ع نقد ہے مجکو اُس قدح کا دور۔

تمت بالخیر

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ تعالی و تقدس والمنۃ للہ عز و جل کہ این شرح دیوان اردوی

شاعر نازک خیال صاحب کمال بلند پایہ او فرہ مایہ میرزا غالب دہلوی رحمہ اللہ

مصنفہ فخر الشارحین زبدۃ الکاملین اوستاد قیامت بنیاد سخن فہم واقعی حضرت
مولانا مولوی شیخ محمد عبد العلی المتخلص بہ والہ الدکنی المدراسی المولد
الحیدرآبادی المسکن والمدفن رحمۃ اللہ علیہ وقدس اللہ سرہ بمدد ربّ
المشرق والمغرب بجد وجہد بلیغ شاعر ادیب صاحب الفضائل والمناقب
مولوی محمد عبد الواجد صاحب جزاہ اللہ الواہب خلف الصدق حضرت شارح
مرحوم ومغفور بحسب وصیت حضرت شارح مغفور ومبرور بنا بر افادۂ طلبۂ علم ادب
بحلیۂ طبع مزیّن گردید وبزیور خاتمہ آراستہ گشتہ بمنصۂ ظہور رسید امید کہ
مقبول خواطر خواص وعوام شواد ـ

قطعہ تاریخ ختم این شرح بزبان فارسی از افکار گوہر بار سر آمد
تاریخ گویان زمان سخنگوی سخندان شاعر طباع شیرین بیان
کہنہ مشاق علم وفن والا مناصب عالی مناقب حضرت مولانا
مولوی محمّد عبد الحی صاحب المتخلص بہ وصف مددگار پیمایش

وبندوبست علاقہ سرکار عالی مدظلہ

مولوی عبدالعلی والہ تخلص
در فصاحت برتر از حسان ثابت
خاک راہ اوج فکرش کاخ گردون
طوطیان را قند در منقار ریزد
تا نوشتہ شرح بر دیوان غالب
طرفہ شرحی کز سطور خویشتن
چشم پوشیدن ز رویش نیست آسان
از حنای خاتمہ تا گشت رنگین

اوستاد و عم من فخر الاماثل
در بلاغت بہتر از سحبان وائل
خانہ زاد بحر طبعش ابر ہاطل
ای فدای یک نوالش صد عنادل
آیت تحسین ز گردون گشت نازل
ہمچو نخل طور افروزد مشاعل
دل گرفتن از کفش خیلی است مشکل
حرف او شد سبز اندر دیدہ و دل

وصف روشن طبع گفتا سال ختمش
انشراح دل بود زاین شرح حاصل

سنہ ۱۳۱۱ ہجری

قطعہ تاریخ آغاز طبع از افکار لآلی بار آشنای اسرار جلی وخفی جناب میرزا محمد تقی صاحب المتخلص بہ تقی دام لطفہ

ای تقی طبع ہوی حضرت والہ کی شرح
طبع کا سال لکھا مین نے یہہ منقوطہ مین

جسکے سب اہل سخن تھے بدل و جان طالب
للہ الحمد ہوی شرح کلام غالب

۱۳۱۰ + ۱ = ۱۳۱۱

ولہ قطعہ تاریخ انجام طبع

جب شرح جناب والہ سے
تاریخ لکہی مین نے بہی تقی
لکہہ ڈالی دین مکرر تیرہ کو بس ۱۳۱۳
دستور عمل تاریخ کا ہے
ہر ایک صدی مین بے دقت

غالب کا ہوا شہرہ یکسر
جو یاد رہیگی تا محشر
اس مصرع مین سن ہی مضمر
ہر مشق مورخ سمجہین اگر
لکہہ سکتے ہین تاریخ اکثر

قطعات تواریخ از افکار گوہربار شاعر خوش فکر سخن فہم ستودہ مناقب جناب مولوی سید عبد الصمد صاحب واصفی تخلص حیدرآبادی نبیرۂ حضرت مولانا واصف مرحوم تلمیذ عالیجناب فیضمآب نواب فصیح الملک بہادر داغ دہلوی

کی شرح آپنے کیا اچھی جناب والہ
اے واصفی یہہ کہدو تاریخ صاف تم بہی
کیا اس سے بڑہکی ہوگی مضمون کی صراحت
اے واصفی کہا ہے مین نے یہہ عیسوی سن

ولہ

اہل سخن مین جسکے سب چشم و دل سے طالب
آئینہ بنگیا اب گویا کلام غالب
پوشیدہ جسقدر تہے سب کہل گئی مطالب ۱۳۱۳ھ
طیار ہوگئی اب شرح کلام غالب
۱۸۹۶ع

تواریخ از کلام معجز نظام شاعر ادیب ماہر لبیب ستودہ مناقب
جناب مولوی محمد عبد الواجد صاحب فرزند و شاگرد حضرت شارح مرحوم
و مدرس فارسی مدرسہ کلان انگریزی بلدہ علاقہ سرکار عالی

رباعی در تاریخ اختتام این شرح

واجد بہ سخنوران چنین دادہ نوید   کاین شرح جناب الہا گشتہ پدید
افزونی از آنجا چو برون رفتہ بینش   گو مختصر مفید از روے امید

۱۳۱۱ھ

قطعہ اول ایضاً در تاریخ اختتام

چون نوشتہ قبلگاہی شرح بر دیوان غالب   یافت از وی جملہ مضمونہای پنہانی عیانی
گوہر سن بعد اتمامش چنین سفتہ دل من   موشگافیہای فکر قبلگہ بحر معانی

۱۳۱۱ھ

قطعہ دوم در تاریخ آغاز طبع

افلاک ہم برین حل انجم نثار کردند   از نہ فلک ملایک گفتند سبز ہر زد
از اہل شعر واجد در محفلی کہ خوانند   یابند فیض از وی ہم کہ ز بزم و ہم مہ
آغاز طبع راسن پروانۂ دلم گفت   بین شمع رہنما در شرح جناب والہ

۱۳۱۲ھ

قطعات در تاریخ انجام طبع

قطعه سوم

ز ارباب نظر هر کس که دیدش — بود این شرح یا باغ و چمن گفت
سن طبعش چو پرسیدم ز واجد — فرح افزای ارواح سخن گفت

۱۳۱۳ھ

قطعه چهارم

بیاد دار و بخوان این کتاب واجد — ز راه صدق که فخر حسب بود این شرح
از آنکه زادهٔ طبع جناب واله هست — بسی بزرگ ز روی نسب بود این شرح
چگونه شاد نشد روح میرزا نوشه — بحسن حل غوامض عجب بود این شرح
بدرس سنه روح القدس رسید بگفت — مفید طالب علم ادب بود این شرح

سنه ۱۳۱۳ھ

قطعه پنجم

قبلگاهی حضرت عبد العلی نامور — آنکه اقلیم سخن را بود زیبا شهریار
هر قدر مدحش کنی ایدل تو در علم ادب — نزد ارباب خرد باشد یکی از صد هزار
راست میگویم که مثلش ماهر علم ادب — هم سخنور هم محقق بوده کم در روزگار
شاهد فضل و کمال او چه میخواهی دگر — میکند تصدیق او هر یک ادیب ذی وقار

اوستادی در سخن او مسلّم آمدست
فخر بروی میکنند خویش استناد و اعتبار

چاپ شد این شرح بر غالب که از تصنیف اوست
زانکه هر کس طالبش بود از صغار و هم کبار

چون شدم سائل ز والاجاه سال جان افزاش را
گفت دل مقصود و قایل شد ازین حل آشکار

۱۳۱۳ھ

قطعه ششم

مولای بنده حضرت والہ ادیب فحل
یکتا ز راه حق و یقین بود در فنش

شد چاپ شرح دلکش از روی آنجناب
شد نقش مطلب اسد اللہ خان سنش

۱۳۱۳ھ

قطعه هفتم

حضرت والہ والا گوهر
شرح غالب چو نوشته اوّل

زانکه حلال دقایق او بود
عالمی یافته فیض ازین حل

صاحب شعر و سخن بود بلے
یافت این رتبه ز فیاض ازل

هان ندانی که جناب طوبیٰ
آنکه در فضل بلاشک افضل

آنکه دانشور و هم اہل زبان
آنکه نازان بدرش علم و عمل

آنکه مے آمد اگر مے آمد
علم را نیز رسوله بمثل

آنکه بد حشش نبود طاقت من
زانکه او فخر حکیمان اجل

آنکه چشم عرب و چشم عجم
سر بسر خاک درش را مکحل

چه قدر وصف کمالاتش کرده | کرده مدحش چه قدر مستعمل
بی طمع بی غرض و بی آزی | دور از ریب و مبرا ز خلل
حاسدے گر بزند زنگ حسد | راهی آقاست برنگ صیقل
هر کرا درد سرر شک بود | رایش از بهر صداعش صندل
با همه از پئے آن کرده رقم | که بود ذات شریفش اعدل
سال این حل طلبیدم چو شده | چاپ از فضل خدا عز و جل
بندهٔ ناقص واجد گفتا | شرح استاد محقق اکمل

۱۳۱۳ھ

قطعه هشتم

واجد تو بیا سیر کن این شرح نوی را | هر معنی چون خار دریجا شده گلشن
چون طالب این شرح بکو پیر و جوان بود | زان روی ضروری شده اش چاپ نمودن
در فخر نظامی که بود فخر مطابع | شد طبع بصد صحت و هم با خطر روشن
این مصرع برجسته سن و صدق عیان کرد | این شرح بود از ره انصاف به برهن

۱۳۱۳ھ

قطعه نهم

حضرت عبد العلی عالی نسب | در حسب استاد فن فخر زمن
در سخن گمنام بوده پیش ازو | گشته از وی نامور ملک زمن

بسکه دارد آب و تاب دلفروز — لفظ او گویا بود دُرِّ عدن

بگذر از جُهال بدطینت که خوب — می شناسد رتبه اش صاحب سخن

در دیار روم و ایران اینچنین — باد او مشهور چون اندر وطن

شرح بر دیوان غالب چون نگاشت — حل مشکل گشته بر وجه حسن

نیست این شرح لغات و لفظها — هست این شرح غوامض جان من

این غوامض را نداند هر کسے — جز کسے کو عمر کرده وقف فن

این بتان معنی زیبای او — می پرستد گر شناسد برهمن

چاپ شد این شرح و واجد نوشت — عالم تحقیق شمع انجمن ۱۳۱۳ھ

قطعه دهم

حضرت واله که از فیض سیده بجهان — مغفرت وافر حق باد ابر مدفن او

شرح چنین مختصر و نفع رسان کرده رقم — فیض و کرم معدن او علم و هنر مخزن او

شاعر و شارح همه دان رتبه هر دو ست عیان — شعر حسین است و نکو شرح بود احسن او

دل سنه چاپه آن کرده طلب چرخ بگفت — شاعری و شارحی اهل معانی سن او ۱۳۱۳ھ

قطعه یازدهم

هر که در گوش کرده این حل را — جلوه گر گشته بر لب او وه

ملہم آمد بہ بزم سال و بگفت | شرح دیوان میرزا نوشہ

۱۳۱۳ھ

قطعہ دوازدہم

حل کلام غالب مرحوم کا دشوار تھا — کیونکہ مرزا کی تراشین اور مضامین ہین نئے

لیکن اب مشکل نہین ہی کیونکہ اس پر لکھدیے — قبلگاہی حضرت والہ نے عمدہ حاشیے

چھپ گئی یہ شرح میری کوشش اور محنت سے آج — فضل سے اتمام کو پہنچا دیا اللہ نے

چشم بد کو کور کردو اور سن لو ہم سے سن — مژدہ او دل مشکلین حل ہوگئین اس شرح سے

قطعہ سیزدہم بزبان اردو

چھپ گئی یہ شرح دلکش حسین ہے حل دقایق

اور جسکا دکھن اور اتر مین چرچا ہو گیا ہے

سال طبع اسکا ادب کہتا ہے اپنے دل سے واجد

حل کلام غالب دہلی کا زیبا ہو گیا ہے

بالخیریت

قطعۂ تاریخی